ع ۵۰۱۲
قصیدہ
تا
معلم الطلباء

نیچر نے انسان مین علم کا بیج بویا ھے مگر پھل
لانیکے واسطے وہ محنت کشاورزی کا محتاج ھے

# فضیلت

یا

## معلم الطلبا

جس کو

خاک سار سراج الدین متولی سپرنٹنڈنٹ
پرنٹنگ اینڈ اسٹیشنری آفس ریاستِ سرمور۔
و اڈیٹر سرمور گزٹ ناہن نے
تیار کرکے

سرمور سٹیٹ پریس ناہن مین چھاپہ کیا

TO

# His Highness

## The Honorable Maharajah

Sir SHAMSHER PRAKASH Bahadur

G. C. S. I.

*Prince of Sirmoor*

The Eminent & Accomplished Statesman

AND

*Leader of all the advancing Civilization of Northern India*

This humble and worthless work

IS DEDICATED

*As a token of Esteem, Admiration,*

GRATEFULNESS, AND LOYALTY

BY

*His Faithful and Devout Servant*

SIRAJUDDIN

Mutwalli.

# دیباچہ

سال رواں کے وسط کے قریب اتفاق سے میرے ہاتھہ مین ایک انگریزی
کتاب ہوٹو اکسل ان سٹڈی ("How to excel in study.")
نام آگئی - مین نے اُس کو دیکھنا شروع کیا معلوم ہوا کہ فاضل مولف کتاب نے
یورپ کے مشہور علمی ممالک اور امریکہ کے علما و فضلا کے اُن اقوال کو جو مضمون مطالعہ
اور متعلمان کی سب قسم کی ضروریات کی نسبت لکھے ہین نہایت محنت اور جان
فشانی کے ساتھہ جمع کر کے اُن کو مناسب مقامات پر بیان کیا ہے اور اُن پر
اپنی راے بڑے شرح و بسط کے ساتھہ لکھی ہے -

جون جون مین کتاب کو پڑھتا جاتا تھا - کتاب کی خوبی مجھے یہ خیال دلاتی جاتی
تھی کہ ہمارے مُلک کے طالب علمون اور اہل انگلستان مین صرف وہی فرق
نہین ہے جو ایک غریب اور امیر طالب علم مین ہوتا ہے - بلکہ اُن کے پاس
اور اُن کی زبان مین اس قسم کا بیش بہا علمی سرمایہ ہے جو علمی دُنیا مین اُن کے
ممتاز ہونے کا جزو اعظم ہے -

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنون را
بلاے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

یہ خیال گو بہت سے دنون مین پیدا ہوا ہو اور رہتا ہو - مگر کسی اور دل کی

طالب علمون کی زار اور قابل رحم حالت کا تصور میری آنکھون سے جلتے ہوے آنسوون کے نکال لانے کے واسطے کچھ کم نہ تھا۔

کتاب مین طالب علمون کے لیے جن امور سے احتیاط اور پرہیز کا التزام اور اُن کی غفلت کی صورت مین جن خوف ناک نتائج مین ابتلا ر بیان کیا ہے۔ اُس کا اگر مین اپنی حالت اور واقفیت سے اندازہ کر سکتا ہون تو طالب علمون کی نازک حالت کی تصویر اور بھی زیادہ دردناک اور پُرآشوب دکھائی دیتی تھی۔

کس قدر قابل رحم ہین وہ بچے جن کو کم فہم محافظ نے باغ سے پھول توڑ لانے کے واسطے کہا ہے مگر یہ نہین بتایا کہ پھولون کے ساتھ ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہین اور کس قدر زیادہ قابل رحم ہین وہ بیمار بچے جن کو وہ دوائی پلائی جاوے جو ایک اندھے پنساری کی دُکان سے لائی گئی تھی اور جس مین ایک روز بیشتر زہر ملایا گیا تھا۔

مین کتاب مین ابھی بہت دور نہین جا چکا تھا جب یہ خیال بڑے زور کے ساتھ میرے ذہن مین آیا کہ اس کتاب کا ہماری ملک کی زبان مین ترجمہ ہونا چاہیے کیونکہ ہمیشہ سے مین یہی خیال کرتا ہون اور کرتا رہون گا کہ کوئی ملک اور قوم ترقی نہین کر سکتی جب تک کہ علوم اور فنون اُس کی اپنی زبان مین نہ آجاوین درآن حالے کہ یہ بھی ویسا ہی صحیح ہے کہ دیے سے دیا جلتا ہے۔

مین اس مختصر دیباچہ مین اپنے کسی خیال کی نسبت کوئی بحث نہین کرنا چاہتا اگر کوئی صاحب میرے اس خیال کے مخالف ہون

ویسا ہی رہے گا۔

یہ ایک کیسی صاف بات ہے کہ اہل انگلستان کو ہمارے مقابلے مین معراج ترقی
کے آخری درجے پر پہونچنے کے لیئے صرف اپنی زبان کی تحصیل کافی اور وافی
ہے گو تحقیقاً یا تفریحاً قدیم زبانون مین سے کوئی زبان اور وہ بھی ہم سے بسہولت
پڑھ لیتے ہین۔ ہمارے ملک کا ایک طالب علم اپنی زبان مین کمال نہین حاصل
کرسکتا جب تک کہ فارسی اور عربی مین ایک معقول دسترس نہ رکھتا ہو اور
علوم سے بالکل محروم اور بے بہرہ رہے گا تا وقتیکہ انگریزی الفاظ اور اصطلاحات
کی تلاش مین سال ہا سال تک اپنے دماغ کو دیے کی روشنی مین نہ سینکتا رہے
میرا تو یہی عقیدہ ہے کہ سارا ملک ہمیشہ اپنی ہی قوم کے فاضلون کا ممنون
ہوتا آیا ہے گو وہ فاضل دیگر اقوام کا بار احسان اٹھا لیتے ہین اور اٹھا سکتے ہین
سب مین یہ یارا نہین ہوتا۔

اس کتاب کی نسبت ترجمہ کا خیال اس سبب سے اور بھی زیادہ وزن دار تھا
کہ اُس کی ضرورت زیادہ تر مبتدیون کو ہے اور مبتدی صرف اپنی ہی زبان مین
اُس سے فائدہ اٹھا سکتے ہین۔

مگر ترجمہ کون کرے۔ یہی ایک مشکل امر بھی تھا جس کا حل ہونا دشوار تھا نہ اس سبب
سے کہ ملک مین ایسے قابل اشخاص نہین ہین بلکہ اس سبب سے کہ وہ سب
بہت قیمتی کامون کے انجام دینے مین مصروف ہین۔ یہ مشکل کسی کم زور خیال پر
شاید یہان تک غالب آجاتی کہ اُس کو بالکل نابود کر دیتی۔ مگر میرے شوق کی

قوت کا یہین سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ باوجود علم اپنی نا قابلیت کے مین نے خود اس کے پورا کرنے کا ارادہ کیا۔

| | |
|---|---|
| آسمان بارِ امانت نہ توانست کشید | قرعۂ فال بہ نامِ منِ دیوانہ زدند |

ترجمہ کی نسبت ایک اور بہت ضروری خیال ہے جس کا مترجم لوگ عموماً لحاظ نہین کرتے یعنی ترجمہ کے ساتھ اپنی ضرورتین ملحوظ رکھنی چاہئین۔ وہ حصہ جو ہمارے حالات پر منطبق نہین ہوتے اُن کا اپنی زبان مین لے آنا محض بے سود اور ملک کے نقصان کا باعث ہے۔

"خذ ما صفی ودع ما کدر"

یہ ایک مشہور مثل ہے گو اس کے معنی معاملہ کے ایک اور پہلو کے زیادہ تر محیط ہین مگر ترجمہ کی نسبت بھی ہم اس سے یہ سیکھ سکتے ہین کہ تمام قسم کے خیالات کے اپنی زبان مین لے آنے کے واسطے یہ کوئی دلیل نہین ہو سکتی کہ وہ خیالات انگریزی زبان مین تھے۔

| | |
|---|---|
| آنان کہ دُمِ میش گرفتند بہ رفتند | ما غرق از انیم کہ بر شتر سواریم |

مین نے اس کتاب کے تیار کرنے مین اس امر کا بہت لحاظ کیا ہے اور جس قدر حصہ مبتدیون کے واسطے کار آمد نہ تھے اُن کو چھوڑ دیا ہے۔

[illegible]

الفرصت ہون اور جب کتاب کے جلد نکالنے کے اشتیاق اور آرزو نے
دوسری جانب سے اپنا خوش گوار تقاضا شروع کیا تو مجھے ان دو غالب مقابلون
کے سامنے اس قدر فرصت بھی نہ ملی کہ جلدی مین اور تھکے ہوے دماغ سے لکھے
گئے ترجمہ پر نظر ثانی کر لیتا۔ اس لیئے مین امید کرتا ہون کہ اگر کتاب مین کچھ فرو
گذاشتین یا مسامحات پائے جائین گے تو لائق ناظرین اُن کو رعایت کی نگاہ
سے دیکھین گے۔

ترجمہ مین نے حتی الامکان نہایت سادہ اور آسان الفاظ مین کیا ہے کہ مبتدیون
کو کتاب کے خود پڑھنے اور سمجھنے مین دقت نہ واقع ہو۔ مگر انگریزی اصطلاحات
اور محاورات کو کچھ تغیر کے ساتھ اُردو کا مروجہ لباس پہنا دینے سے مین نے
احتراز کیا ہے اور اُن کا ترجمہ بجنسہ کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پڑھنے والون کو
اس سے کچھ بے لطفی اُٹھانی پڑے مگر جو لوگ اس روش کو اُردو زبان کی ترقی
اور وسعت کا باعث خیال کرتے ہین وہ ضرور اس قسم کی شکایات کے رفع
کر دینے مین سعی فرمائین گے۔

خاتمہ پر مین اپنے معزز ناظرین سے یہ کہنا چاہتا ہون کہ کتاب کے پڑھنے مین
اگر کہین دلچسپ واقعات کے بعد کچھ سست یا پیچیدہ الفاظ آ جائین تو انہین
آئندہ مضامین کا نمونہ خیال کر کے کتاب ہاتھ سے نہ رکھ دین۔ ایک بار مضامین
کو عبور کر جانے کے بعد مکرر سہ کرر پڑھنے اور غور کرنے والے کتاب سے زیادہ
حظ اور فائدہ اُٹھائین گے اور کتاب کے آخری ابواب خصوصاً اس قابل ہین

اب بجز صرف یہ کہنا باقی ہے کہ اگر میری کتاب کے مفید ہونے کا

بعض قدردان اور معقول پسند اشخاص سے واجبی طور پر ثبوت مل گیا تو میں

اُس کو من حیث الوجوہ مکمل اور اخلاقی مضامین سے مملو کر کے دوسری بار

پھر چھپوا دوں گا۔ فقط۔

خاکسار

سراج الدین متولی۔

ناہن
۲۰۔ دسمبر ۱۸۸۸ء

# باب اوّل

## تمہید

ابتداے کتاب - اپنی اولاد کے لیے مناسب پیشوں کا انتخاب کرنا ماں باپ کا فرض ہے - طبعی میلان کی حکایت - بچپن کی طبیعت - مطالعہ کی عادت - آرنلڈ صاحب - مسکائیل اینگلو صاحب - پلینی ینگر صاحب - والٹر صاحب - کیٹو صاحب - ڈاکٹر جانسن - جفاکشی - طلبا کی مشکلات - سر رابرٹ پیل - دلیری - اپنی اصلاح آپ - علم و عقل

ابتداے کتاب

اس کتاب سے ہر ایک شخص عام طور پر فائدہ اُٹھا سکتا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ وہی شائقین مستفید ہو سکیں گے جو کسی خاص مقصد کے حاصل کرنے کے درپے ہیں -

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک ہی پیشے والے بعض غریب ہوتے ہیں اور بعض

آسودہ حال۔ مثال کے واسطے ہم قانونی پیشہ اشخاص کو منتخب کرتے ہیں اِن میں

کئی تو ایسے ہونگے جو مفلس ہیں۔ دروازے پر قرض خواہ کھڑے ہیں۔ مکان کرایہ

پر لے رکھا ہے اور آسانی سے کرایہ بھی ادا نہیں کر سکتے۔ برخلاف اسکے ایسے بھی

نظر آئینگے جن کی عالی شان عمارتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ لاکھ روپیہ

بنک میں جمع ہے۔ ایک درجن نوکر ہیں۔ اصطبل کے چاروں برآمدوں میں خوش رنگ

گھوڑے قطاروں میں بندھے ہیں۔ کہیں ٹم ٹم ہے کہیں فٹن ہے۔ غرض دنیا

میں جس قدر عیش و آرام کے سامان ہیں سب مہیا ہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ کیوں پہلے کی نسبت دوسرے

کو زیادہ کامیابی ہوئی؟ یہ سوال ایسا نہیں کہ بدون کامل تحقیقات کے چھوڑ

دیا جائے۔ معزز ناظرین! تمھاری اور نیز آنے والی نسلوں کی تنگ دستی اور

خوش حالی اُن دونوں وکیلوں کی طرح اسی سوال کے حل ہونے پر مبنی ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ ماں باپ نے اِن کے واسطے پیشوں کا انتخاب کرتے

وقت اس امر کا بالکل خیال نہیں کیا کہ اُنکی طبائع کِن کِن پیشوں سے مناسبت

تامہ رکھتی ہیں۔ صرف عمدہ نظائر کو مدنظر رکھکر قانونی جماعت میں داخل کرا دیا۔ جب

وہ فارغ التحصیل ہو کر اپنے پیشے میں مصروف ہوئے تو ایک کی طبیعت اُس

پیشے کے فرائض بخوبی ادا کرنے کے لائق ثابت نہوئی اور دوسرا خوش قسمتی سے

اُسکے قابل نکل آیا۔ مقام غور ہے کہ ابتدا میں اس ایک ادنیٰ فروگذاشت نے

کیسے کیسے افسوس ناک نتائج پیدا کیے۔

اپنی اولاد کے حق میں مناسب پیشوں کا انتخاب کرنا ماں باپ کا فرض ہے

ملحوظ رکھا جائے ذیل میں طبعی میلان کی ایک حکایت بیان کی جاتی ہے جو

آرتھر شاہ برطانیہ کے ایک پرانے فسانے میں درج ہے۔

**حکایت**۔ ایک دفعہ کسی گڈریے نے اس بادشاہ کے پاس آکر یہ درخواست

کی کہ میرے بیٹے کو نائٹ (معزز فوجی عہدہ ہے) بنایا جائے۔ بادشاہ نے

جواب دیا کہ تم نے اپنے منصب سے بہت بڑھ کر درخواست کی ہے مگر کیا یہ درخواست

تم اپنی طرف سے کرتے ہو یا اپنے بیٹے کی خواہش سے۔ گڈریے نے عرض

کیا حضور! یہ میرے بیٹے کی خواہش ہے۔ میرے تیرہ بیٹے ہیں جو میری رائے

کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ مگر یہ ایک نرالی طبیعت کا ہے جو نہ تو میرے لیے اور

نہ میری بی بی کے لیئے اور نہ اپنے ہی واسطے محنت کرنا گوارا کرتا ہے بلکہ ہمیشہ

نشانہ بازی اور تیر اندازی میں مصروف رہتا ہے۔ جنگ اور افواج کے دیکھنے سے

خوش ہوتا ہے اور ہمیشہ اپنے نائٹ بننے کی خواہش پورا کرنے کے لیے مجھے ستاتا ہے

اس پر شاہ نے تمام لڑکوں کے حاضر کرنے کے لیئے حکم دیا چنانچہ حسب فرمان

شاہی سب حاضر کیے گئے۔ اُن سب کی صورتیں غریب باپ کے مشابہ تھیں

مگر یہی ایک اُن سب سے شکل و شباہت میں مختلف تھا۔ بادشاہ نے اس معائنہ

کے بعد اُسے نائٹ کے عہدے پر ممتاز کر دیا۔

ایزک ڈی اسریلی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مختصر حکایت طبعی میلان کا ایک

تاریخی نمونہ ہے بارہ بیٹے اپنے غریب باپ کی سی طبیعت رکھتے تھے مگر کنبہ میں یہ

ایک مخالف طبیعت کا نکل آیا جس نے سب کا ناک میں دم کر دیا۔ یہ عام محنت و

آیا کرتے تھے۔

بہ قول ایک مرحوم فاضل کے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسانوں کی طبائع ایسی ہی مختلف ہوتی ہیں جیسی اُن کی قسمتیں۔ بعض کو ہیرے کی طرح جلا کر کے ہاتھوں سے آہستہ آہستہ صاف اور چمکیلا بنائے جانے کی ضرورت ہے اور بعض موتیوں کی طرح اول ہی اپنی طبعی آب و تاب کے ساتھ نکلتے ہیں۔

اگر والدین سے پوچھا جائے تو یہی کہیں گے کہ ہمارا بیٹا تمام ملک کے بیٹوں سے نرالا اور ہونہار ہے اور کیوں اُس کام کو نہ کرے گا جو کسی اور نے کر لیا ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ جب پیشہ کے انتخاب کا مناسب وقت آجائے تو ایک منصف اور محقق کی تامل اندیش نگاہ کے موافق اُس کے لئے مناسب پیشے کا انتخاب کرد یہ آپ کا عین فرض ہے جو کسی طرح نظر انداز کرنے کے لائق نہیں۔

مطالعہ کی عادت زندگی کے خاتمے تک ساتھ رہتی ہے اور یہی ایک رفتار ہے جو تحصیل علم کے شائقین کو اپنے ہمراہیوں سے پیش قدمی میں سبقت کی فضیلت سے ممتاز کرتی ہے۔ تاجر کا دل دولت جمع کرنے کا اس لیے از حد مشتاق ہوتا ہے کہ دنیا کی راہ سے سہولت کے ساتھ گذر کر منزل مقصود تک پہنچ جائے مگر ایک طالب علم کی حالت اس کے خلاف ہے۔ اُس کا کام ہی اُس کی راحت ہے وہ ہمیشہ خوشی کے ساتھ اپنے نازک خیال دل اور تصور کے وسیع میدان کو طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے زندگی کا کوئی وقت اُس کے علمی شوق کو کم نہیں کر سکتا اُس کی زندگی ...

تحصیل میں مصروف ہے۔ ہر ایک پاکیزہ خیال میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ہم اُسے ایک اور بالاتر خیال کی جستجو میں مشغول پاتے ہیں۔

آرنل صاحب

تحصیل علم کے شوق اور ذہنی ترقی کے متعلق آرنل صاحب کی مثال اس موقع پر سب سے پہلے بالخصوص ذکر کرنے کے لائق ہے جو اس زمانے میں پیدا ہوئی جب لوگ علمی ترقی کی طرف کم متوجہ تھے یہ شخص پورٹ رائل سوسائٹی کا ایک مشہور لیڈر تھا اور جس قدر اپنے پُرجوش مطالعہ کے سلسلہ کو قائم رکھنے کے واسطے مشہور تھا اُسی قدر اپنے ایام مطالعہ کے امتداد میں بھی معروف تھا پورٹ رائل سوسائٹی کے ٹوٹ جانے کے بعد اُس نے اپنے ایک دوست نیوکلس صاحب سے ایک نئی کتاب کی تصنیف میں مدد چاہی اُس نے جواب میں لکھا کہ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور تصنیف و تالیف کے قابل نہیں رہا۔ کیا اب مجھے باقی زندگی آرام سے نہیں گذارنی چاہیئے آرنل صاحب نے جو ایک فقرہ اُس کے جواب میں لکھا وہ اس لائق ہے کہ آب زر سے لکھا جائے کہ "آرام! کیا ہماری دوسری روحانی زندگی آرام کے لئے نہیں ہے؟ الغرض اس عالی ہمت فاضل نے بیاسی ۸۲ برس کی عمر تک اپنے پرزور قلم کے جوش کو کم نہ ہونے دیا۔

میکائیل انگلو صاحب

میکائیل انگلو صاحب نے اپنی آخری عمر تک اپنی موحد طبیعت کے ایجادی وصف کو عمدگی کے ساتھ نباہا مشہور ہے کہ اُس نے ایک تصویر کھینچی تھی جس میں ایک بوڑھا آدمی گاڑی میں بیٹھا ہوا نظر آتا ہے اور اُس کے سمت مقابل گاڑی میں ایک آئینہ ہے جس میں یہ فقرہ درج ہے "میں ابھی تک طالب علم ہوں"

مسٹر ٹیلبی — مسٹر ٹیلبی بیان کرتا ہے کہ لیوی کی صاحب اپنی ایک [illegible]
جواب لکھوایا گیا ہے حسب ذیل رقم فرماتے ہیں "رومن ہسٹری کی تصنیف سے
جو عزت اور شہرت مجھے حاصل ہوئی اُس کے بعد میں نہیں چاہتا تھا کہ سلسلۂ
تصنیف کو جاری رکھوں بلکہ یہ خواہش تھی کہ آخری حصہ عمر کا آرام سے بسر کیا جاوے
مگر کیا کروں بیتاب بے صبر اور کاہلی سے نفرت کرنے والا دل سوائے علمی مشغلوں کے
مجھے ایک دم نہیں گذرانے دیتا۔

والٹر صاحب — والٹر صاحب کی نسبت جس نے انگریزی زبان کی موزونیت کی رنگین تصویریں
کھینچ کر دکھلائی ہیں یہ معلوم ہوا ہے کہ بیاسی برس کی عمر تک اُس کی شاعرانہ
طبیعت کی حرارت کم نہ ہوئی تھی۔

کیٹو صاحب — کیٹو صاحب نے بیاسی سال کی عمر میں یونانی زبان سیکھنا بے محل خیال
نہیں کیا تھا۔

ڈاکٹر جانسن — ڈاکٹر جانسن نے اپنے مرنے سے چند سال پیشتر ڈچ زبان کی تحصیل شروع
کی تھی۔

انسان صداقت کے ساتھ ذہنی زندگی کی خوشیوں اور خوبیوں کو بیاں
کر سکتا ہے لیکن ایسی زندگی جفاکشی کے بغیر حاصل ہونی محال ہے۔

ڈاکٹر ٹیمپل — ڈاکٹر ٹیمپل صاحب کہتے ہیں کہ جو افعال خاص نتائج پیدا کرتے ہیں اُن
میں نوے فی صدی جفاکشی پر مبنی ہوں گے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ اور ادنیٰ سے
ادنیٰ کام کوئی شخص پورا نہیں کر سکتا جب تک اُس میں جفاکشی اختیار نہ کرے
کسی شے کا طالب صادق اس کے حصول کی کوشش میں اپنی جان [illegible]

تک دیدہ ہے سے درگذر نہیں کرتا اور کوئی آدمی واقعی طور پر زندگی کے سعی طریق میں بغیر جانکاہیوں اور خیالی ہوشگافیوں کے عمل میں لانے کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں باتوں کے سوا کسی کام کا تعریف کے ساتھ انجام پانا نہایت مشکل ہے۔ کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں کہ محنتوں کا بدل ہو سکے مگر استقلال کے ساتھ کام کی مواظبت میں نقصان اور تکلیف کا متحمل ہوتا۔

طلباء کی مشکلات

طلباء کی مشکلات کے مضمون اور اُس رائے کی نسبت جو معقول پسند لوگ اس پر قائم کریں گے ہم مسٹر ہمرٹن صاحب کی دلچسپ تصنیف (دی اسٹلکچوئل لائف) سے اقتباس کر کے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ایک خاص قسم کی ذہنی رسائی یا دماغی روشنی کے ساتھ دنیا میں آئے ہیں اُن کا ناقابل مزاحمت نفس حیوانی اُن کو انٹلکچوئل لائف کی طرف کھینچتا ہے جیسے آبی جانور اپنی آبی زندگی بسر کرنے کی طرف طبعاً مائل نظر آتے ہیں مگر حیوانات مطلق اس بارے میں انسان پر ایک قسم کی فوقیت رکھتے ہیں کہ جس قدر اُن کی ضروریات اور اغراض سادہ ہوتی ہیں اُسی قدر وہ اُنکو زیادہ مکمل صورت میں حاصل کرتے ہیں۔ ایک جنگلی بطخ کی زندگی پورے طور پر اپنی عقل حیوانی کے مطابق ہوتی ہے لیکن ایک دانشمند انسان کی زندگی تمام امور میں کامل طور پر اُس کے نفس حیوانی کے مطابق انجام نہیں پاتی۔ عموماً اعلیٰ درجے کے اشخاص کے حالات زندگی جن سے ہم واقف ہیں بڑی پیچیدہ اور مختلف قسم کی رنج دہ مزاحمتوں سے مجبور نظر آتی ہیں۔ جب ہم غور سے اپنے ممتاز ہم عصروں کے حالات زندگی

یہ کہنا کچھ بے جا نہیں کہ اگر ایک آدمی ایسی حالت میں ہو کہ اُس کی تمام غرضیں آسانی کے ساتھ بلا تکلف پوری ہو جائیں تو اُسے آپ ہی اس آسائش اور سہولت میں ایک ایسی کیفیت معلوم ہو گی جو اُسکی دماغی ترقی کے مخالف ہو گی۔ پس حالات کتنی ہی ہماری موافقت یا مخالفت کیوں نہ کریں یہ انٹلکچول لائف یا تو ہماری مخالف ہو گی یا معاون۔ ہماری انٹلکچول لائف (Intellectual life) بسر کرنے میں ایسے اسباب داخل نہیں ہیں جو صنعت و حرفت وغیرہ کے متعلق ہیں اور عام طور پر اعلیٰ درجے کے سمجھے جاتے ہیں بلکہ اپنی زندگی کو ایسی صورتوں اور حالتوں میں جبراً لے آتا ہے جس سے ہم ذہنی ترقی کے متعلق کچھ حاصل کر سکیں۔ ذہنی ضرورتیں بے شمار ہیں۔ اگر ایک شخص نے اپنی زندگی میں اعلیٰ درجے کی ذہنی تہذیب حاصل کی ہے تو اس امر کا دریافت کرنا فضول ہو گا کہ اسنے کیونکر اور کہاں سے حاصل کی ہے ایک ذہین طبیعت کا ماخذ وہی جگہ ہوتی ہے جہاں اُسے رہنے کا اتفاق ہوتا ہے اُس کے معلم تمام وہ انسان۔ پودے۔ زمین۔ کتابیں۔ پتھر۔ حیوان اور دیگر اشیا ہوتی ہیں جو اُس کے گرد و پیش رہتی ہیں۔

"کسی دانشمند کو بڑھاپے کے وقت کبھی یہ شکایت نہیں ہوئی کہ اُسنے زندگی میں فرصت کا وقت کم ملا ہے بلکہ وہ عمدہ عمدہ مواقع کے فائدہ نہ اُٹھانے کے سبب سے ہمیشہ متاسف نظر آئے ہیں۔"

سروالٹر بیسنٹ

اور مسرت پیدا کرنے والی تقریر درج کرتے ہیں جو انھوں نے کالمبیا یونیورسٹی
کے طالب علموں کے سامنے کارنگی ٹیکنالوجیکل اسکول کالج ترسیم ہونے کے موقع پر پڑھی تھی:
"میں تم کو پوری صداقت سے جرأت کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ تمھاری
کامیابی۔ تمھاری عظمت تمھاری راحت کا انحصار تقدیری توہمات پر نہیں ہے
بلکہ وہ بالکل تمھارے قبضہ اور اختیار میں ہے گو سرسری نگاہ سے دیکھنے والے
ایسا نہیں خیال کرتے۔ تمھارے سامنے جدوجہد کا ایک وسیع میدان ہے
عام اس سے کہ تمھارا کیا مقصود ہے اور تم کس امر کے درپئے ہو تمھاری انتہائی
اور کامیابی کے فراخ راستے ہر طرف کو سیدھے تمھارے پیشِ نظر رہتے ہیں
اور صداقت کا بحرِ ناپیدا کنار تمھارے سامنے موج زن ہے"
نیوٹن نے اپنی مشہور و معروف زندگی کے خاتمہ پر یہ کہا تھا کہ "میں نہیں
جانتا۔ دنیا میری نسبت کیا خیال کرے گی مگر اپنے آپ میں اس نادان بچے
کی طرح ہوں جو ایک بحرِ ناپیدا کنار کے ساحل پر کھیل رہا ہے اور جس کو بعض
وقت ایک ناخوشنما سنگ ریزہ یا معمول سے زیادہ صاف سیپ کا ٹکڑا مل
جاتا ہے اور راستی کا بے پایاں اور عمیق سمندر میری آنکھوں سے پوشیدہ
ہے" ہر ایک ترقی نے جو علوم میں ہوئی ہے اپنی تاثیرات کو تمام اطراف و
اکنافِ عالم میں پھیلایا ہے۔ اس نے اُن اشیاء کے دیکھنے میں دوربین کا
کام دیا ہے جو پیشتر ہماری نظروں سے پوشیدہ یا نامکمل اور دھندلی دکھائی
دیتی تھیں اور اسی نے ہم پر ظاہر کیا ہے کہ انسانی عقل نسبتاً محدود اور
ناقص ہے۔

راستے تمہاری تمام جانب کھلے ہیں اور یہ تمہارے اختیار میں ہے کہ اُن کو طے
کرکے منزلِ مقصود کو پہونچو۔ میں ایک ایسے شخص کا بیٹا ہوں جو اپنا روزینہ
ادنیٰ قسم کی محنت اور مزدوری سے حاصل کرتا تھا مگر میری سرگرمی اور جفاکشی
نے مجھے اس قابل بنا دیا ہے کہ میں اپنے اقبال مند بادشاہ کی عنایت سے
ایک عظیم الشان کام کے سرانجام دینے یعنی مُلکی انتظام کے لئے طلب کیا
گیا ہوں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ میرا ظنِ غالب نہیں بلکہ یقین ہے کہ اگر تم میں
سے کوئی شخص کسی ایک کام یا پیشہ کو پسند کرکے اُس میں ممتاز بننا چاہے
اور نہ تھکنے والی سرگرمی کے ساتھ ہمیشہ اپنے ارادہ کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف
رہے اور صحت اور طاقت تمہارا ساتھ نہ چھوڑے تو تم ضرور کامیاب ہوگے
اگر وہ چیز بھی جسے ذہنِ رسا کہتے ہیں تمھیں نہ دی گئی ہو تو تمہارے دوسرے
قوائے جو متواتر مشق اور حفاظت سے ترقی پذیر ہوسکتے ہیں ایسے ہیں کہ
تمہاری ذہنی کمی کو پورا کرسکیں اور تمہارے سامنے اُن یقینی کامیابی کی
چمکتی ہوئی صورتوں کو پیدا کردیں جن کو ذہن تربیت کی امداد کے سوا کبھی
پیدا نہ کرسکتا۔ یہ ممکن ہے کہ مختلف انسانوں کی اصلی طبائع اور معدنی کانوں
کے خواص میں تفاوت ہو اور بلا شبہ ہے لیکن تمام معمولی حالتوں میں کافی
کاروبار کی عملی کامیابی۔ سب سے زیادہ احتیاط۔ ہوشیاری۔ محنت اور ان
کلوں کی تکمیل پر منحصر ہے جو اُن پر لگائی جائیں۔

مشکلات کا عبور کرنا شرط ہے۔ مشکلات ہمارے لیے غیر تعلیم ہیں

جو ہمارے اصلی محافظ اور مقنن نے جو ہم کو ہماری نسبت زیادہ جانتا اور

پیار کرتا ہے اپنے شاہانہ حکم سے ہم پر مقرر کیے ہیں۔ جو شخص ہمارے ساتھ کشتی

کرتا ہے ہمارے اعضا کو مضبوط کرتا ہے اور ہمارے ہنر میں ترقی کا باعث ہے

ہمارا مخالف فی الواقع ہمارا معاون ہوتا ہے اسی طرح مشکلات کے ساتھ

ہمارا دوستانہ مقابلہ ہمیں اپنے مدعا پر پورے طور سے واقفیت حاصل کرنے

کے لیے مجبور کرتا ہے اور اُس کے تمام مدارج عمدگی کے ساتھ ہمارے

ذہن نشین کرتا ہے وہ ہمیں خیالی باریک بینی سکھاتا ہے ہمارے سب سے

پہلے فیلسوف دوست اڈمنڈ برک کا ایک قول یاد رکھنے کے لائق ہے

کہ تم مشکلات سے دوستانہ مقابلہ کرو اور کبھی دل شکستہ ہو کر یہ خیال نہ کرو کہ

راستہ میں شیر ہے" بلکہ اُسپر کامیابی حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کر لو۔ تب

مسلسل کامیابی تمھاری طبیعت میں ہر طرح پر فتحیابی کے وسائل پیدا کرتی

جائیگی جس سے آنے والی مشکلات پر سہولت کے ساتھ تم کامیابی حاصل

کر لوگے۔

وقت کی باقاعدہ پابندی عمل میں لاؤ اور اُسے بھی اپنی دیگر قوائے

کی طرح ایک بیش بہا جاگیر تصور کرو کیوں کہ اُس کے ہر ایک لمحہ کا مناسب

استعمال کرنا فائدہ عظیم بخشتا ہے۔

میرا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنے آپ کو لگاتار محنت میں کھو دو اور تفریح طبع

کے مشاغل کو چھوڑ دو بلکہ تفریح کا لطف کامیابی حاصل کرنے والی محنت کا

اگر تم اپنے قوا کو بیش بہا عطیۂ ایزدی خیال کرو اور انھیں مسلسل اور غیر محدود ترقی کرنے کے قابل سمجھو اور یہ بات بھی مان لو کہ جس طرح جسمانی قوت اور چستی کے طلسمی کرتب پورے کیئے جاتے ہیں اسی طرح دل کی اعلیٰ تقویتوں کے واسطے قابلیت حاصل کی جاسکتی ہے تو تمھارا جوانی میں سب سے پہلا فرض یہ ہوگا کہ اپنی عادات اور دلون پر قابو حاصل کرو جس سے اس قیمتی حصہ کی مناسب اصلاح ہوجائے۔

ویری

بعض شخصوں کی تعلیم میں جو ترقی کے مشتاق ہوتے ہیں بڑی روک اس سبب سے پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ یونیورسٹی کی تعلیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ تاہم انکے واسطے سلف کلچر (یعنی خود آموزی) کا فری مدرسہ ہر وقت کھلا ہے۔ سلف کلچر صرف خواب ہی نہیں بلکہ ایک ممکن امر ہے اور ہماری فطرت میں اس کا بیج بویا گیا ہے انسانی طبائع کو دو ایسی طاقتیں عطا کی گئی ہیں جو سلف کلچر کو ممکن بناتی ہیں۔ یعنی خود جوئی اور خود سازی۔

اپنی آپ اصلاح

ابتدا ہم میں یہ قابلیت ہے کہ دل کو اسکی اپنی کیفیت پر متوجہ کریں۔ حالات ماضیہ اُسے یاد دلائیں اسکی موجودہ حالتوں کو دیکھیں اور اُس کے مختلف جوہروں اور قابلیتوں کا اندازہ کریں کہ وہ کیا کرسکتا ہے کس کس موقع پر کام آسکتا ہے اور کون سی خوشی اور رنج کو برداشت کرسکنے کے قابل ہے۔ یہاں تک کہ بتدریج ہم سمجھنے لگیں کہ ہماری فطرت کیا چیز ہے اور

خودسازی اور آزادی کی ایک اور طاقت موجود ہے۔ جس قدر کہ یہ نعمت عظیم الشان ہے اُسی قدر زیادہ نازک اور خطرناک ہے۔ کیوں کہ انسانی جواب دہی کی بنیاد اسی پر ہے۔ ہم میں صرف یہی طاقت نہیں کہ ہم اپنی طاقتوں کی جُست وجو کریں بلکہ یہ کہ اُن کی رہ نمائی کریں۔ انکو سدھاریں اور انکو سیدھے راستے پر چلنے کے لیے مجبور کریں۔ نہ صرف یہ کہ اپنی نفسانی خواہشوں کی نگہداشت کریں بلکہ اُن کو قابو میں لائیں۔ نہ صرف اپنی قوائے کو بڑھتے ہوئے دیکھیں بلکہ ان کے زیادہ تر ترقی کرنے کے اسباب اور آثار کو تلاش کریں۔

ڈاکٹر کننگ صاحب کا قول ہے کہ اُن تمام جدید معلومات میں سے جو انسان کو حاصل کرنی چاہییں سب سے زیادہ نازک خودسازی کی طاقت ہے جو اُس کی ذات میں موجود ہے۔ اور وہ اُس کی وسعت کو اتنا کم خیال میں لاتے ہیں جتنا کہ ایک وحشی اپنے دل کی اس طاقت کے اثر کو محسوس کرتا ہے جو اُس کو عالم اجسام کے تفحص کے لیے بخشی گئی ہے۔

یہ طاقت ہماری اُن تمام طاقتوں سے مرتبہ میں زیادہ ہے جو ہمیں خارجی طور پر نیچر سے حاصل ہیں اسکو ہماری تمام ان طاقتوں پر جو خارجی عالم سے متعلق ہیں سبقت حاصل ہے۔ باوجود اسکے بھی ہم اُس کی تاثیرات کو بہت کم محسوس کرتے ہیں معلوم نہیں کہ بہت انسانوں میں کیونکر یہ خوابیدہ حالت

نہ اسکی تلاش ہو سکتی ہے اور نہ اسکی ضرورت ہی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ بعید
از امکان ہے۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ ہر ایک آدمی اپنی حوائج اور ضروریات
کے لیئے اپنے فہم وادراک کو ترقی دے نہیں تو یہ اُس بنجر زمین کے مانند ہے
جسمیں صرف گھانس اور خاردار جھاڑیاں ہیں۔ اور وہ دل بے شمار
غلطیوں میں ڈوب جائیگا جو بالکل فراموش کردیا گیا ہے اور بلا اصلاح چھوڑ
دیا گیا ہے۔

کالرج صاحب اپنے رسالہ میں یوں تحریر کرتا ہے کہ "افسوس کس قدر
مثالیں اُن نوجوانوں کی ہماری یادداشت میں موجود ہیں جو بڑی آرزو
اور مصارف کثیرہ کے ساتھ مدرسوں میں پڑھائی گئی ہیں۔ معلموں سے
تعلیم دلائی گئی ہیں۔ واعظوں سے پند و نصیحت کرائی گئی ہیں۔ غرض ہر طرح
انکو تربیت کی گئی مگر اُنھوں نے علمی طاقت اور جسارت کے گولی بارنے کے
جاہلانہ تمغہ کے سوائے کوئی علمی ڈگری حاصل نہ کی۔ وہ جلا نہیں کئے گئے بلکہ
روغن کاز سے چمکائے گئے ہیں۔ یہ تمام اس قاعدہ کی طرف کم توجہی کا باعث ہے
جسکی نیچر ہمیں خود تعلیم دے رہی ہے اور حق الیقین ہے کہ جس طرح اس عالم
اسباب میں صورتیں از خود پیدا ہوتی ہیں اسی طرح سچا اور بدیہہ علم از خود پیدا
ہوتا ہے تاکہ تربیت کیا جا سکے۔ اُس کو قائم رکھ سکیں۔ ترقی کرنے کے قابل ہو
اور محو نہ کیا جا سکے۔

ہوتی جائے۔ یعنی وہ امتیاز جو علم اور فہم میں ہے

فاضل پرفینن نے عالموں کی نسبت لکھتے ہوئے اپنے ایک دوست کو یہ تحریر کیا کہ " میں تمہارے خیال سے متفق ہوں لیکن اسی حالت میں یہ بھی نہ بھول جانا کہ دل کی عظمت۔ خیالات کی باریکی۔ قدردانی۔ دنیوی تجربہ اطوار کی خوبی۔ کام میں ہوشیاری اور چستی۔ صداقت۔ دیانت رضاجوئی کی محبت۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی ان سب صفات سے متصف ہو اور پھر باایں ہمہ عالم ہو۔

# باب دوم

# تحصیل علم

قواعد واسطے ترقی علم کے۔ ایک عمدہ فیصلہ۔ انسانی ضعیف طبائع۔ چھوٹے چھوٹے مطالب۔ روشن لیاقتیں۔ حقیقی دانش مند۔ کثرت مطالعہ جدید معلومات۔ محض ظاہری صورتیں۔ روزمرہ نظر ثانی۔ مغرور طبع۔ ناموافقت۔ وہمی مزاج۔ خوفناک بیہودگییں۔ زہد و تقویٰ۔ فخر ذہانت روحانی روشنی۔ ہمارے خیالات کے متعلق ہدایتیں۔ اصلی مطالعہ مختلف خیالات۔ الفاظ و اشیا۔ انجام کا لحاظ۔ اور لوگوں کی رائیں۔ طرفداری یا تعصبات۔ عین الیقین۔ سرگرم عجلت۔ تعلیم میں نا اُمیدی۔

ذیل میں ذہنی ترقی کے لیے ڈاکٹر واٹسن صاحب کے مرتب کیئے ہوئے قواعد درج کرتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ گو یہ قواعد خصوصًا ان لوگوں کے لیئے زیادہ مفید ہیں جنکی قسمت اور مقام ہی علمی ترقی کی متقاضی ہے تاہم ہر ایک شخص جسے کچھ بھی موقع حاصل ہے۔ اِن سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

(۱) صحیح فیصلوں کے عظیم فوائد اور درست دلائل پیدا کرنے کے قیمتی اور بیش بہا منفعتوں کے حصّوں پر دل کو مستحکم کرو۔ زندگی میں اپنی ہی

بدکرداریوں کی مثالیں یاد کرتے رہو۔ آپ ہی آپ میں غور و تامل سے سوچو
اگر تم نے اپنی ابتدائی عمر سے اشخاص اوقات اور اشیا کی نسبت درست رائے
لگانے میں واجب تکلیف اُٹھائی ہوتی تو کس قدر نادانیوں اور غموں سے
اور کس قدر تکلیفات اور آفات سے محفوظ رہتے۔ یہ تم کو تازہ دم سرگرمی کے
ساتھ قوت مناظرہ کے ترقی دینے اور اس غرض کے لیے کوئی موقع اور وقت
ہاتھ سے نہ دینے کے لیئے بیدار اور ہوشیار کر دیگا۔

(۲) بالعموم انسانی نیچر کی کمزوریوں۔ بے ثباتیوں اور غلطیوں پر نظر کرو۔ جو
روح کو جسم حیوانی کے ساتھ مربوط کرنے سے پیدا ہوتی ہیں اور جس سے
روح کو بہت ہی قباحتوں کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ علاوہ اسکے اُن اضافی
بے ثباتیوں۔ کمزوری اور غلطیوں کو دیکھو جو ہمارے اصلی ترک دین اور حالت
معصومی سے گر جانے کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ دیکھو کہ ہماری قوت
مدرکہ ابھی تک کس قدر تاریکی میں ہے۔ کم زور ہے اور ہماری نفسانی
خواہشوں اور نہ مغلوب ہونے والے جذبات سے دبی ہوئی ہے بہت سی
صداقتوں کے عمق اور مشکلات اور جھوٹ کی خوشنما صورتوں کو دیکھو جن سے
کہ مختلف طرح کے بے شمار خطرات ہماری اشیا کے فیصلوں کی نسبت پیدا
ہوتے ہیں۔ اور ان مصنفوں کی تصنیفات کو غور سے پڑھو جن میں بدگمانی
یا سدا رمی سوء ظن پر بلا تحقیق فیصلہ کے اصولوں پر بحث کی گئی ہے۔ تاکہ
تمھاری روح تمام جوانب سے خبردار ہو جائے اور حتی الامکان اُن تکالیف
سے محفوظ رہے جو اُنکی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

ایام عمر و فیصلہ

انسانی ضعیف طبائع

ایسے چند قواعد کا عملاً پابند رہنا چاہیئے جنکے ذریعے سے تم اپنی جہالتوں اور غلطیوں سے آگاہی حاصل کرتے رہو اور اپنے دل پر اپنے نامکمل علم کے ناقص اور پست ہونے کے دردناک خیال کا گہرا نقش کردو اس لیئے کہ ہمیں محنت اور جاں فشانی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کی تحریک ہو۔ یاد رکھو کہ اگر تم اپنے آپ کو فارغ التحصیل سمجھ کر اپنی خام اور براے نام تحصیلات پر نازاں ہونے لگتے ہو تو اس سے تم اپنی ترقی کے راستہ میں ایک ناقابل عبور سدِ راہ بنارہے ہو جو تمھیں سستی اور بیکاری میں ڈبودے گی اور ہمیشہ کے لیئے شرم آلود جہالت میں رہ جاؤ گے۔

(۴) اپنے ذہن رسا تیز فہمی اور عمدہ اوصاف پر مت بھولو کیوں کہ یہ وصف جب تک محنت اور مطالعہ کے ساتھہ نہ حاصل کیے جائیں کبھی انسان کو عالم اور دانا نہیں بنا سکتے بعض جفاکش رنگین طبائع کو یہ امر بدقسمتی سے اغوا کا باعث ہوا ہے اور وہ تعلیم اور مطالعہ کو متہم کرنے لگے ہیں۔ وہ محفلوں میں زیب محفل سمجھے گئے ہیں اور عام مضامین کی بحث میں جگمگاتے دیکھے گئے ہیں جس پر انھوں نے مطالعہ اور محنت کشی کو غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا ہے اور اُن پر تاریکی چھانی شروع ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ وہ جوانی کی شگفتگی اور اپنی قواے کی طاقت کو کھو کر ایسے مجہول اور غبی ہوگئے ہیں کہ اُن سے اور اجتناب تک نوبت پہونچی ہے۔

(۵) ذکی الطبع آدمی بعض وقت باوصف اپنی غلطی سے آگاہ ہوجانے کے

حقیقی دانائی

سلسلۂ دلیل مین طرح دے کر اپنے عیب کو چھپانا چاہتے ہین یا مدعی کو
جھٹلانے کی غرض سے بڑی جرات کے ساتھ اسکی حقارت ظاہر کرکے
مباحثہ چھوڑ دینا چاہتے ہین وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی جہالت سے واقف
ہو کر دل مین اس بات کو تسلیم کر لیتے ہین کہ فن مباحثہ مین وہ ناقص ہین۔

(۵) جس طرح ذہن رسا اور زود فہمی کے ہونے کے باعث ہمیں اپنے
آپ کو عالم نہ سمجھنا چاہیئے اسی طرح کثرت اور محنت کے ساتھ مطالعہ کرنے
اور قوی حافظہ ہونے سے یہ بات نہ سمجھ لینا چاہیے کہ آدمی حقیقی دانا بن
سکتا ہے۔

کثرت مطالعہ

(۶) دل میں یہ ٹھان لینا بڑی کمزوری اور کم فہمی کا نتیجہ ہے کہ تعلیمی
زندگی کاہلی اور آرام کی زندگی ہوتی ہے۔ کبھی اپنے آپ کو کسی علمی پیشہ
مین لگانے کی جرات مت کرو جب تک تم مطالعہ مین سخت محنت برداشت
کر سکنے کے لیے کمربستہ نہو اور جب تک اُسی کو اپنی زندگی کی راحت اور
خوشی بنا لینے کی قابلیت اپنے میں نہ دیکھ لو بےشک طالب علم بننا کوئی
سہل کام نہیں ہے۔ ایک شخص کی نسبت جو عیش وعشرت اور آرام مین زندگی
بسر کرنے کا عادی ہے کبھی یہ کہہ دینا واجب نہیں کہ وہ ہمہ تن مطالعہ میں
مستغرق ہو جاوے گا جب تک کہ اسکی روح ایسی اصلاح یافتہ اور صاف
نہ ہو جاوے کہ وہ اپنی اُن تمام خوشیوں کو جو اسکی خلوت گاہ کی آبادی اور
رونق کا باعث تھیں کتابوں کے بوسیدہ اوراق سے حاصل کرنے کی
قابلیت پیدا کر سکے۔

اطمینان تمہاری روزانہ تحقیقات اور سخت کوشی کو تازہ دم کرتے ہیں کم ہمتی سے کبھی یہ خیال نہ کرلینا چاہیے کہ علم اب مکمل ہوچکا ہے اور چونکہ کسی خاص علمی مضمون میں دو ہزار یا پانچ ہزار برس سے کوئی ترقی نہیں ہوئی اس لیئے اس کی ترقی کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ تمھیں کسی امر کے تحقیق کرنے سے جو کبھی دریافت نہیں ہوا رُکنا نہیں چاہیئے تاوقتیکہ اسکی ذات ہی میں کوئی امر ایسا نہ مل جاے جو اُسے ناقابل تجسس یا انسانی طاقتوں کے مقابلہ میں ناقابل حصول ثابت نہ کردے۔

(۸) ہمیشہ اشیاء اور معاملات کی بالائی تحقیقات پر ہی بھروسہ نہ کرو بلکہ جہاں تک کہ تمھارے اوقات اور حالات تمھیں اجازت دیں اُن کی عمیق تحقیقات کے درپے رہو خصوصاً اپنے پیشہ میں یہ امر ہمیشہ مدنظر رکھو۔

(۹) اپنی مدت العمر اور بالخصوص تعلیمی ایام میں ہر روز ایک دفعہ اس بات کی پڑتال کرو کہ تم نے کس قدر نئے خیال یا اصول ایک دفعہ سیکھے ہیں۔ اور ان کے متعلق اور کون سی تحقیق وتدقیق کی ہے اور اپنے علم کے کس حصہ میں کیا ترقی کی ہے۔ حتی الامکان کوئی دن ایسا نہ گذرنے دو جس سے تم نے کم وبیش فائدہ نہ حاصل کرلیا ہو۔ ایسے طریق کی اگر عمدگی سے پیروی کی جاے تو مفید علوم میں تمھارا ترقی یافتہ ہوجانا یقینی ہے علما میں یہ ایک مفید مثل ہے جو ایک مشہور ومعروف نقاش کے قول اور فعل نے ہم تک ہو بخائی ہے کہ کوئی لمحہ ایسا نہ گذرنے دو جس ...

ایک خط بھی نہ کھینچو۔ فرقہ پائی تھاگرن میں یہ ایک مقدس قاعدہ تھا
کہ ہر شام کو اپنے دن کے کاروبار پر سہ پارہ نظر کیا کرتے تھے اس غرض
سے کہ اس دن میں ان کا چال چلن کیسا رہا ہے تاکہ جو جو سہو اُن سے کاروبار
میں ہوا ہے وہ معلوم کرلیں۔ وہ اپنے شاگردوں کو یقین دلاتے تھے کہ یہہ
طریقہ ترقی کا اعلیٰ نردبان ہے۔

(۱۰) خودرائی یا اپنی ہٹ دھرمی پر متواتر تاک لگائے رہو کسی معاملہ میں
مستقل اور ناقابل تغیر رائے مت ظاہر کرو جب تک تمہارے پاس اس کے
لیے پختہ اور مضبوط دلائل نہ ہوں یا کوئی صریح اور یقینی شہادت نہ حاصل کرلو اور
اس معاملہ کے تمام پہلوؤں کو ایسی عمدگی سے نہ جانچ لو کہ احتمال غلطی کا نہ رہے
نیز اس صورت میں کہ جب تمہیں یقین کرلینے کی پختہ دلائل مل جائیں اپنے
اس یقین کے قطعی طور پر ظاہر کرنے میں جلدی اور تیزی کو کام میں نہ لاؤ۔
اس بات کو یاد رکھو کہ انسانی نیچر ہمیشہ غلطی کرنے کے قابل ہے۔

(۱۱) اگرچہ احتیاط اور تامل کے باعث اکثر غلطیوں سے بچ رہوگے تاہم
تمہیں غلط دعووں سے دست بردار ہونے اور اپنے عیوب اور نقائص کے
تسلیم کرلینے کے لیئے کافی فروتنی اور جرأت حاصل کرنی چاہیے۔ اپنی رائے
کے تبدیل کرنے میں مخبر کی مزاحمت کا بہت خیال رکھو اور رائے واپس
لینے کے الزام سے مت ڈرو۔ اُن کمینہ ہولناک صورتوں سے نفرت
کا سبق حاصل کرو جو بے وقوف آدمیوں کو اُنکی پرانی غلطیوں پر اس وجہ
سے قائم رکھتے ہیں کہ اُن پر اپنی رائے واپس لینے کا الزام نہ لگایا جائے ہم

کا اُس وقت تک پوشیدہ رکھنا ہی مناسب ہے۔ جب تک کامل شہادت تم کو دستیاب نہو۔ لیکن اگر رائے تم نے بلاتامل اپنی مرضی سے ظاہر کردی ہے جیسا کہ دانا آدمی بعض وقت کر بیٹھتے ہیں اور ایسے امر کا اقرار کیا ہے جو بعد میں غلط ثابت ہوا ہے تو تمھیں اپنی غلطی سے صحت پر آنے کے واسطے کسی قسم کی شرم نہیں کرنی چاہیے

(۱۲) وہ شخص جسنے اپنی قوت فیصلہ کو تمام آدمیوں سے افضل بنا لیا ہے اور اشخاص اور اشیا کی نسبت درست فیصلہ کرنا سیکھ لیا ہے اُسے اپنی تلوّن مزاجی اور دل کے توہمات سے خبردار رہنا چاہیے۔ وہم اور تلون مزاجی کا ابتدائی عمر میں حد سے زیادہ بڑھ جانا بڑھاپے میں دیوانگی کا باعث ہوتا ہے

(۱۳) ذی وقعت اشیا کی بے قدری اور مقدس اور خوفناک امور کے ساتھ دل لگی کرنے سے اجتناب کرو۔ تضحیک کی عادت مت اختیار کرو جیسا کہ بعض ظریف آدمی تمام موقعوں اور مضامین پر کرتے ہیں۔

(۱۴) ہمیشہ اپنی طبیعت کو صالح اور صاف بناؤ کیونکہ ناپاک خیالوں کا برتاؤ فہم و ادراک کو بے بنیاد کرتا ہے اور فیصلہ سے روکتا ہے۔

(۱۵) اپنی سلیم عقل اور ذہنی طاقت پر فخر مت کرو بلکہ خدا کی بخشش کا شکریہ ادا کرتے رہو۔

(۱۶) ہر روز خدائے تعالیٰ سے دعا مانگو کہ تمھاری محنت، تعلیم، مطالعہ

تلوّن مزاج

بیہودگیاں

زہد و تقوی

عجز و انکسار

اور سہولت کے ساتھ خیال کی ایک گردش میں وہ تمھیں مفید خیالات کی

ایک بڑی تماشہ گاہ کی طرف رہ نمائی کر سکتا ہے وہ تم پر اس راز کو منکشف

کر سکتا ہے جو تمھارے خیالات کو سلامتی اور عافیت کے ساتھ تمام پیچیدہ

مضامین کی مشکلات سے محفوظ رکھ سکے۔ خیال کرو کہ تمھاری زندگی کا خالق

اپنی قدرت کاملہ سے تمھاری حرکات کو ایسے راستہ پر لگا سکتا ہے کہ آنکھ کی

ایک جھپک یا بجلی کی چمک کے عرصہ میں وہ تم کو مبارک اور مسرت بخش

خیالات کے سلسلہ میں ڈال دے۔

خیالات کے حصول کی ہدایتیں

مذکورۃ الصدر قواعد کے ساتھ ہم اُن عام ہدایات کو بھی بیان کر دیتے

ہیں جو اُسی مصنف کی "منطق" میں مذکور ہیں۔

ہدایت اول۔ تم مختلف اقسام کے خیالات کی تحصیل کرو اُن اشیاء سے

واقفیت حاصل کرو جو قدیم اور جدید ہیں۔ نیز اُن سے جو قدرتی مُلکی اور مذہبی

ہیں اور اُن سے جو قومی اور خانگی ہیں۔ اُن سے جو تمھارے مُلک اور

غیر ممالک کی ہیں اُن سے جو گذشتہ یا حال یا آنے والے زمانے کی ہیں اور

سب سے بڑھکر خدا اور خود سے واقفیت حاصل کرو۔ حیوانی طبع اور اپنے

مزاج کے افعال کو سیکھو۔ خیالات کے اس وسیع خزانے کے حاصل کرنے کا

اصول مطالعہ

یہ طریقہ ہے کہ توجہ کے ساتھ عمدہ کتابوں کا مطالعہ کرو سب سے بڑھ کر

عالموں اور عاقلوں کے ساتھ گفت و گو کرنے کا موقع تلاش کرو اور ہر شخص

سے جس کی صحبت میں رہتے ہو فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو کوئی ساعت

بیکار سستی یا بیہودہ گوئی اور فضول کاموں میں نہ ضائع کرو جب اس سے

اور قدرتی کرشموں کو دیکھا کر غور کرو۔ اشیا کو خود بھی تلاش کرو اور دوسروں سے سیکھنے کی بھی کوشش کرو زندہ لوگوں کی نسبت بھی ایسی ہی واقفیت اور علم حاصل کرو جیسے کہ تم کتب سے حاصل کر سکتے ہو۔ تمام اشیا کو اس قدر سیکھو جہاں تک تم سیکھ سکتے ہو اور حتی الامکان تمہارے خیالات اشیا کے حالات کے منطبق ہونے چاہئیں اس بارہ میں دوسروں کی نقل یا تقلید کرنی چاہیئے تب تمہاری روح ایک عالی شان عمارت کی طرح نہ صرف نقل کی ہوئی تصویروں یا صورتوں سے بلکہ اصلی نقش و نگار کے ساتھ مزین ہوگی۔

مخلف خیالات

ہدایت دوم۔ خیالات کے اس خزانے کو جو تمہیں حاصل ہے اپنے دل میں محفوظ رکھنے کے واسطے مناسب تدابیر عمل میں لاؤ۔ کیونکہ اگر اُن کو حافظہ میں قائم رکھنے کے واسطے تکالیف اور محنتیں نہ برداشت کی جائیں تو یہہ ممکن ہے کہ اُن میں سے کوئی ایک صفحہ یاد سے مٹ جاوے خصوصاً ان خیالات کو بڑی احتیاط اور خبرداری کے ساتھ جمع رکھو جو اس زندگی کے اندر کسی موقع یا خاص پیشہ میں کار آمد ہوسکیں۔ بعض آدمی اس قسم کے ہوتے ہیں جو زندگی مے کسی علم یا کام میں کوئی اعلی درجہ کی قابل قدر واقفیت نہیں حاصل کر سکتے اس سبب سے کہ وہ بے شمار اقسام کی اشیا کی بیرونی سطح پر حیرت خیز اور سرسری تلاش میں ہمیشہ بھٹکتے پھرتے ہیں اور کسی نئی چیز کے سُننے پڑھنے یا دریافت کرنے کے شائق ہوتے ہیں مگر اپنے حاصل کردہ خیالات کو محفوظ رکھنے کے واسطے کسی قسم کی تکلیف یا محنت نہیں برداشت کر سکتے انکا روح

ایک آئینہ کے مانند ہے کہ جس کو جس طرف پھیرو وہ تمام عکس اپنے اوپر لیگا

مگر بجال ایک کو بھی نہ رکھ سکے گا۔

اپنے خیالات کے خزانے کے محفوظ رکھنے کے واسطے مرقومۂ ذیل نصائح پر خصوصاً اپنی جوانی میں عمل کرو۔

(ا) ہر روز اُن چیزوں کو یاد کرو جو تم نے دیکھی ہیں سُنی ہیں یا پڑھی ہیں اور جو تمھاری علمی ترقی کا باعث ہوئی ہیں۔ خدا اور انسان کی تحریروں کو شوق سے پڑھو۔ کسی نئی کتاب یا نئے باب کے شروع کرنے یا پڑھنے میں جلدی مت کرو۔ جب تک کہ تم گذشتہ کتاب یا باب کے پڑھے ہوئے مفید مضامین کو اپنے ذہن نشین نہ کرلو۔

اس طریق سے اپنے حافظہ کے استعمال کرنے سے تم اپنے آپ میں بتدریج ترقی ہوتی دیکھو گے۔ مگر اپنے حافظہ کو اس قدر بوجھ سے بھی نہ لادنا چاہیئے جس کی برداشت کی وہ قابلیت نہ رکھتا ہو۔

(ب) اُن چیزوں کی نسبت جو تم نے دیکھی ہیں یا پڑھی ہیں اپنے کسی دوست کے ساتھ گفت وگو کرو اس سے تمھارے حافظہ پر اُنکا ایک تازہ نقش ہو جاے گا اور اگر تمھارے واقفوں اور ہم سبقوں میں سے کوئی تمھارے قریب نہ ہو تو کسی ایسے آشنا سے بیان کرو جہاں تم شایستگی اور معقولیت کے ساتھ بیان کرسکو۔ وہ اس سے کچھ مستفید ہوں یا نہ ہوں مگر تمھاری ترقی اس سے ضرور ہوگی۔ نیز اس طریق سے تم طرح طرح کے الفاظ۔ محاورات اور صحیح زبان کا بولنا سیکھو گے جو تمام موقعوں پر اپنے

(ج) اُن بہت سی نمایاں ترقیوں میں سے جو تم کرتے ہو بعض کو تحریر کرتے
رہا کرو کم سے کم ایسے اشارات جو اس وقت میں تمھیں یاد دلانے کا باعث
ہوں جب تم رفتہ رفتہ انکے بھول جانے کے قریب پہونچو۔ ہر ہفتہ یا ہر مہینے
میں اُن اشارات کو اِن دو غرضوں سے دیکھو۔ اول۔ تاکہ تم اپنی ترقی کا
اندازہ کر سکو اور یہ معلوم کر لو کہ بہت سی تمھاری بچپن کی یادداشتیں یا تو ضعیف
ہیں یا بالکل ناکارہ ہیں اور اگر بعض اُن میں سے دلچسپ اور ٹھیک بھی ہیں
تو وہ تمھیں کیسی عام اور معمولی معلوم ہوتی ہیں۔ پس اس سے تم آپ ہی اپنی
ترقی کا اندازہ کر لوگے۔ دوسرا۔ تاکہ جو ریمارک تمھیں اپنی پختہ اور ترقی یافتہ
معلومات میں قابل توجہ مزید نظر آئیں انھیں مکرر نقل کرنے کے بجائے حاشیہ
میں نشان کر دو تاکہ وہ دوسرے سال پھر تمھاری نظر سے گذریں جب کہ
اور اُس وقت فراموش ہو گئی ہوں۔

اس محنت میں کچھ کمی کرنے کی ایک یہ تدبیر ہے کہ اگر وہ کتابیں جو تم
پڑھتے ہو تمھاری اپنی ہیں تو قلم یا پنسل سے ایسے امور پر نشان کرتے جاؤ
جن کو یاد رکھنا چاہتے ہو۔ اس طریق سے تم کتاب کو دوسری دفعہ نصف
تکلیف کے ساتھ پڑھ لوگے۔ کیونکہ تمھاری نظر صرف ان فقرات پر دوڑتی
جائے گی جنپر تم نے نشان کر رکھے ہیں بعض لوگوں کا یہ خیال لغو ہے
کہ اس طرح کتاب خراب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم نے کتاب
بیچنے کی غرض سے نہیں خریدی بلکہ فائدہ اُٹھانے کے لیے خریدی ہے

[illegible] ایک [illegible] ہے کہ ہمارا دل اس کے ترقی [illegible] کرنے کو ہمارا

ورثا کو اسکے فروخت کرنے سے بہت کم وصول ہو۔

صرف پڑھنا بدون فکر کرنے کے کسی آدمی کو عالم یا دانا بننے کے لیئے کافی نہین ہے۔ ہمارا خیال۔ اندیشہ۔ مطالعہ اور خوض ترقی کے تمام سامانون کے ساتھ شامل ہونا چاہیے۔ مشاہدہ اور تعلیم کا حاصل کرنا۔ پڑھنا۔ اور گفت و گو کرنا بہت سے خیال سکھلا سکتا ہے مگر یہ غور اور خوض ہی ہے جو ہماری قوت فیصلہ کو ترقی دیتی ہے۔

کسی چیز نے ان لوگون کو جو شائق علم ہین اس قدر نقصان نہین پہونچایا جتنا کہ اس خیال نے کہ وہ تعلیم اور مطالعہ کو ایک ہی سمجھتے ہین اور ایک خواندہ آدمی کو ایسا ہی خیال کرتے ہین جیسا کہ ایک بڑے عالم کو۔

فکر و غور اور مطالعہ ہین دل کی وہ تمام مشقیات داخل ہین جیسے کہ ہم اپنی سابقہ تحصیلات کو صحیح علم اور عقل کی ترقی دینے مین مفید بنا سکتے ہین۔ یہ غور ہی کا نتیجہ ہے کہ ہم ان تمام چیزون کو اپنی یادداشت مین قایم کر لیتے ہین جیسے زندگی کے واقعات مین ہمین سابقہ پڑتا ہے۔ جن کا ہم خود تجربہ کرتے ہین یا جو ہمارے مشاہدہ مین آتے ہین۔ یہ بھی غور ہی کا باعث ہے کہ ہم مختلف نتایج نکال کر اپنے دل مین علم کے عام اصول قائم کرتے ہین اور ان مختلف خیالات کا مقابلہ کرتے ہین جو ہماری فہم و ادراک کے عمل سے حاصل ہوتے ہین اور ان سے ہم مسائل مسلمہ وضع کرتے ہین غور سے ہم اپنے علم کو فراموش نہین ہونے دیتے نیک و بد مین تمیز کر سکتے ہین اور لوگون کے کلام یا تحریر کی مضبوطی

دماغ مین لاتا ہے عمیق اور پیچیدہ حقائق کو جو پہلے پوشیدہ اور لاحل ہوتی ہین دریافت کرلیتا ہے۔

ہم یہان چند متفرق خیالات نسبت تحصیل علم اور ان مشکلات کے بیان کرینگے جو طالب علمون کو پیش آتے ہین۔

الفاظ اور اشیا

پہلی یہ ہدایت ہے کہ الفاظ اور اشیا مین ہر وقت تمیز کرنا سیکھو۔ جن چیزون کا مطالعہ کرتے ہو اُن کا واضح اور صاف تصور حاصل کرو۔ صرف الفاظ اور اسمار پرہی قانع نہ رہو مبادا کہ تمھاری مشقت سے حاصل کی ہوئی ترقی مین صرف بے معنی الفاظ کا ابنار ہی مجتمع نظر آوے اور بجاے مغز کے پوست ہی دستیاب ہو یہ قاعدہ ہر ایک علم مین بے شمار فائدہ بخش ہے۔

زندگی مین ترقی علم کو مستقل طور پر اپنا حقیقی مقصود بناؤ کیونکہ تمام عمر مین کوئی ایسا وقت یا جگہ ایسا معاملہ یا واقعہ اور کوئی ایسی مشکل نہین ہے جو ہم کو اس دلی ترقی کے طریق سے خارج کرسکے۔ ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم تنہائی مین۔ اندھیرے مین اور خاموشی مین اپنے دل سے مشورہ کرین اپنی روح کی خواہشون کو دیکھین اور زندگی کے گذشتہ واقعات کی نسبت اپنی خواہشات کی اندرونی حرکات پر دھیان کرین ہمین اپنے جسم اور روح دونون کی طاقتون۔ وضعون۔ رغبتون اور میلانون سے آگاہ ہونا چاہیئے تاکہ ہم اپنے آپ کا صحیح علم حاصل کرسکین۔ جب ہم کسی شخص کی صحبت مین ہون

نفسانیون اور حماقتون کو کاروبار کے عیوب اور اوصاف کو انسانون سے

گفت و گو کرکے اور اُن کے چال چلن کو دیکھکر معلوم کرنا چاہیئے۔ یہ بتاؤ کہ

اپنی ذات کے علم انسانون کے علم اور علاوہ اسکے ذات خدا کے علم سے کوئی

چیز زیادہ بیش قیمت ہے؟ وہ خدا جو ہمارا خالق ہے اور جسکے ساتھ ہمین عبودیت

کا رشتہ ہے۔

جب ہم گھر یا شہر مین ہوتے ہین تو جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہین انسانی

کاروبار دکھائی دیتے ہین اور جب اپنے ملک یا شہر سے دور فاصلہ پر ہوتے

ہین تو خداوند تعالیٰ کی قدرتون کے عجیب عجیب تماشے نظر آتے ہین۔

زمین اور آسمان جو ہمارے اوپر تلے ہین حیوانی اور نباتاتی عالم جو ہمارے

گرد و پیش ہے اسی طرح ہزار ہا رنگا رنگ کی صورتین دیکھنے مین آتی ہین۔

پس ہر ایک چیز سے جو تم سُنتے یا دیکھتے ہو۔ ہر ایک چیز سے جو انسانی

زندگی مین واقع ہوتی ہے اور ہر ایک چیز سے جو باطنی اور ظاہری ہے

کچھہ نہ کچھہ سبق حاصل کرو۔

علم کے ہر ایک قیمتی مضمون کی جست و جو مین ہمیشہ انجام کو مد نظر رکھو

اور ہر ایک ناچیز شے سے جو تمھین اپنے راستہ مین ملے اپنے خیال کو تبدیل

مت کرو۔ بعض آدمی ایسے غیر مستقل مزاج ہوتے ہین کہ ہر ایک ناگہانی اور

اتفاقی واقعہ کے تعاقب مین بڑی مستعدی اور سرگرمی کے ساتھہ مصروف

ہو جاتے ہین اور اپنے اصلی مقصود کو بالکل کھو بیٹھتے ہین یہ وہ لوگ ہین جو

گفت و گو کرتے وقت اپنی حکایت کو ہر ایک واقعہ کے بیان کرنے سے

ہین کہ اپنے اصلی مطلب کو فراموش کرجاتے ہین۔ اُس آدمی کے مانند جس
کو ایک بڑے خزانہ کی تحقیق کے لیئے بھیجا گیا ہے مگر وہ ہر ایک پھول کے
توڑ لینے کے واسطے جو اُس کو راستہ مین ملتا ہے راستہ چھوڑ دیتا ہے یا ہر
ایک چمکیلے سنگریزہ کے کھودنے کے لیئے جو راستہ مین پاتا ہے کھڑا ہو جاتا ہے
یہان تک کہ خزانہ کے راستہ کو کھو بیٹھتا ہے اور پھر کبھی نہین پاتا۔

لوگون کو یہ خیال نہ کرلینا چاہیئے کہ ماسوا ے اُن علوم کے جو وہ مطالعہ
کرتے ہین یا اُن کتابون کے جو وہ پڑھتے ہین حقیقت اور کہین دست یاب
نہین ہوتی۔ اور لوگون کے خیالات پر غور و تامل کرنے سے پیشتر حکم لگانا بڑی
حماقت ہے اس سے اُس کی تاریکی نہین ظاہر ہوتی بلکہ اپنی آنکھین پھوٹتی ہین
"تمام چیزون کی آزمائش کرو جو عمدہ ہون وہ مضبوط پکڑو" یہ ایک عالمگیر
قاعدہ ہے جو روشنی اور صداقت کے ساتھ خالق نے تجویز کیا ہے۔ یہ
معلوم کرنا محال ہے کہ صداقت پر پہونچنے اور اُس پر قابو حاصل کرنے کا سوا ے
اس کے اور کون سا طریقہ ہے کہ سونے اور پوشیدہ خزانون کی طرح اُس کو
تلاش کیا جاے اور کھودا جاے۔ لیکن ان لوگون کو جو اُس کے حاصل کرنے کے
درپے ہوتے ہین بہت سی مٹی چھاننی پڑتی ہے کیونکہ ایسی چیزین عموماً ریت
سنگریزون اور خس و خاشاک ساتھ ملی ہوئی پائی جاتی ہین۔ ایران کا
فلاسفر بہت عرصہ پیشتر یہ بات بتا چکا ہے۔

| فردا آن گرفت جان ادر کہ کار کرد | | نابردہ رنج گنج میسر نمی شود |
|---|---|---|

اور لوگون کی رائین

ہر ایک شخص اور لوگون کے تعصبات کی شکایت کرتا ہے۔ جو اُن کو الزام
کرنے مین پیش قدمی کرتا ہے گویا کہ وہ خود اُن سے بالکل پاک اور منزہ ہے
مگر چونکہ یہ اعتراض قریباً تمام آدمیون کی طرف سے یکسان طور پر پیدا ہوتا ہے
تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ تعلیم کے نہونے کی وجہ سے ہے۔ اب اس کا علاج
سوچنا ضروری معلوم ہوتا ہے جو سوائے اس کے اور کچھ نہین کہ ہر ایک
شخص اورون کے عیوب کو نظرانداز کرکے اپنے عیبون پر نگاہ کرے۔
ہر ایک مضمون مین جسکے تم درپے تحصیل ہو کامل تحقیق کر لینے کی امید مت
رکھو کیونکہ اس مین تم صدہا پوشیدہ اسرار اس قسم کے دیکھوگے کہ جن
مین ہمارے جیسے ضعیف الخلقت انسانون کو کچھ بھی پتہ نہین لگ سکتا۔ اور
ناچار اسی اسرار کی نسبت اس تاریک اور ناکمل حالت مین عمدہ اور صحیح دلائل
بہم نہ پہونچ سکنے کے باعث ہم لفظ اغلب یا فرضی سہارون سے کام لینا پڑتا
ہے اور وہی ہماری تسکین کر دیتے ہین۔ سچ پوچھو تو سوائے اسکے اور ہو بھی
کیا سکتا ہے وہ امور ہماری عقلی تحقیقات کی حدود سے باہر ہوتے ہین تاہم ہمین
حتی الوسع دلائل کے درست اور صحیح طور پر جانچنے مین کوشش کرنی چاہیے
مگر جہان ترازو کے پلڑون کی بین مساوات کرنے کے لیے کافی وزن نہ ملے
تو تھوڑی سی کمی بیشی کے ساتھ ہی راضی ہو جانا چاہیے اس سے ہم اغلب
رائے حاصل کرینگے جو انسانی زندگی مین ہزارہا امور کی روزانہ تحقیقات اور
اکثر مذہبی معاملات کے فیصل کرنے کو کافی ہے۔
ایک مرحوم مصنف نے نہایت خوبصورتی سے اس بارہ مین اپنی رائے

رکھی ہے اور ہم اس نہایت ہی مفید ثابت ہونے والے کام کے کرنے سے
اس خیال سے باز رہین کہ تمام چھوٹے چھوٹے اعتراضات بھی پیشتر رفع ہوجاین
تو اس طریق سے ہم اپنی تمام زندگی مین ایک بھی عاقلانہ جرات نہ کرسکین گے۔
وہ دلی جوش اور مضبوط میلان جو تعلیم کے لیے ہو اگر دور اندیشی کے
ساتھ باقاعدہ نہ بنا لیا جاے تو اکثر وہ مزاحم ثابت ہوتا ہے۔ یہ میلان تازہ
معلومات اور نئے مضامین کی تلاش مین تیز قدمی کے ساتھ آگے بڑھاتا چلا
جاتا ہے اور علم کی مختلف اقسام کی طرف مائل کیے دیتا ہے اسی سبب سے
جو کچھ اُس کے سامنے آتا ہے اُسپر غور و تامل کے لیے نہین ٹھہرتا۔ اور اس
چیز کی تلاش مین جو ابھی نظر سے غائب ہے جلدی کرتا ہے وہ شخص جو کسی
ملک سے ڈاک گاڑی پر سوار ہوکر گذرتا ہے اپنے سفر کے خاتمہ پران سرسری
نگاہون سے جو اُسنے ادھر اُدھر ڈالی ہوتی ہین اس قدر بتا سکتا ہے کہ عام
حالت اس حصہ کی کیسی ہے اور ٹوٹی پھوٹی یہ کیفیت بھی بیان کرسکتا ہے کہ
فلان موقع پر میدان اور فلان جگہ پہاڑ ہے۔ اس طرف ایک دلدل اور اُس
طرف دریا بہہ رہا ہے۔ ادھر مرغزار اور ادھر خشک جنگل ہے اس قسم کے
بالائی حالات اور مشاہدے اسی سواری مین جمع کیے جاسکتے ہین مگر اس
سرزمین کے درختون۔ پیداوارون اور باشندون وغیرہ کا صحیح اور واقعی حال
اس کی نظر سے بالکل پوشیدہ رہتا ہے یہ بہت کم واقع ہوا ہے کہ کسی
شخص نے بغیر کھودنے کے تکالیف اُٹھانے کے کوئی کان دریافت کی ہو

ہوتا یہ پتھر کے اپنے گرانے اور جواہرات مثلاً ریتیون مین دفن کیے ہین پس اگر معا

پیچیدہ ہو اور مدعا دور ہو تو دل کو محنت۔ توجہ۔ شوق اور دھیان کے ساتھ اس پر

لگا دینا چاہیے اور جب تک عقدہ حل ہونے اور حقیقت پر فتح نہ حاصل ہو جاوے

اُس کے تعاقب کو مت چھوڑو۔

مگر دوسری غایت سے محفوظ رکھنے کے لیئے یہان احتیاط کی جانی واجب ہے۔

کسی آدمی کو بے فائدہ موشگافی پر نہین آزمانا چاہیے اور ہر ایک ناچیز سوال اور

مسئلہ سے علمی پیچیدگیان حاصل کرنے کی توقع نہین رکھنی چاہیے کیونکہ اُس شخص

کو جو اپنے راستے مین ہر ایک سنگریزہ کے چننے اور امتحان کرنے کے لیے کھڑا ہو جاتا

ہے جواہرات کے ملنے سے ایسا ہی نا امید ہونا ضروری ہے جیسے کہ ایک تیز رو

مسافر کو۔ صداقتین اس لیئے اچھی یا بُری نہین ہین کہ وہ صریح ہین یا مشکل ہین۔

بلکہ ان کی قیمت کا اندازہ بلحاظ ان کے استفادہ میلان کے کیا جاتا ہے۔

ناچیز مشاہرون مین اپنے وقت کا ایک لحظہ بھی ضایع نہ کرو۔ مگر اُن اشیا کی طرف

سے جو ہماری نگاہ وسیع کرتی ہین اور نئے اور مفید خیالات کی طرف راہ نمائی

کرتی ہین غافل ہو کر آنکھین بند نہ کر لو گو وہ تمھاری تیز رفتاری کو بند کر دین اور

مستقل توجہ مین تمھارا بہت سا وقت صرف ہو۔

ہماری آخری تنبیہ مطالعہ مین مایوس ہو جانے کی نسبت ہے۔

بعض آدمی ایسے بزدل ہوتے ہین کہ اپنے حصول مقصد کی سیڑھی کی

شکل پر بھی مایوس ہو کر یہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ کسی فن مین ایک نظر دیکھ لینا

کافی ہے اور علم مین اُس سے زیادہ ترقی کرنی جس قدر کہ اُن کے کاروبار کے

لیے ضروری ہو اُن کی قابلیتون سے بعید ہے وہ بے دست و پا ہو کر بیٹھ
جاتے ہین اور خیال کر لیتے ہین کہ اورون کی طرح اُن کی رفتار کی ٹانگین نہین
ہین جست وجو کے پانون قائم رکھو اور اُنھین استعمال کرو۔ کوئی آدمی یہ نہین جانتا
کہ وہ کون سی طاقت رکھتا ہے جب تک کہ اُن کی آزمائش کر کے نہ دیکھا جاے
اور فہم کی نسبت تو ایک آدمی یہ بالکل صحیح کہ سکتا ہے کہ اُس کی طاقت اُس اندازہ
سے زیادہ ہے جس قدر کہ خیال کی جاتی ہے۔

پس مناسب علاج یہ ہے کہ دل کو کام مین لایا جاے اور خیالات کو سرگرمی کے
ساتھ کاروبار مین مشغول کیا جاے کیون کہ دل کی کشاکشی کا بھی ٹھیک وہی
اصول ہے کہ جو جنگ کا ہے کہ جب وہ خیال کرتے ہین کہ ہم فتح حاصل کر رہے
ہین در اصل وہ حاصل کر چکے ہوتے ہین" یہ ارادہ کہ ہم اُن تمام مشکلات پر غالب
آئین گے جو ہماری تحصیل علم کے راستے مین سد راہ ہون گی بہت کم ناکام ہونے
دیتا ہے۔ کوئی آدمی اپنے دل کی طاقت سرگرم اور باقاعدہ مصروفیت کی قوت کو
نہین جانچ سکتا جب تک کہ اُس کی آزمائش نہ کر لے۔

# باب سوم

## تنہائی اور سوسائٹی

تنہائی کی ضرورت - کربیی لن صاحب - میکائیل انگلو صاحب - لارڈ کلیریڈن - والٹائر صاحب - ڈسکارٹیز صاحب - مانٹسکو صاحب - ادم سمتھ صاحب - کوپر صاحب - ایک عمدہ چیز کی کثرت گبنن صاحب گفت وگو - گفت وگو کے فوائد ضیاء ملکنسف - طالب علموں کی ازدواجی زندگی - اہل طبع کا تجرد -

تنہائی کی ضرورت

"حیف ہے اوس پر جو تنہا ہے" یہ ایک عام مقولہ ہے مگر طالب علم اس کو سُن کر گھبرا نہ جاوین - ہم ان کو اس کا جواب سکھلا دیتے ہین وہ ایسے موقع پر بے تامل یہ کہ دین کہ حیف ہے اوس پر جو تنہا نہین ہے اور جو تنہا نہین رہ سکتا اسی کے متعلق ہم اور چند باتین بھی اُن کو بتا دیتے ہین -

ایک مشہور مصنف کا قول ہے کہ "ہم کو سوسائٹی اور تنہائی کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسے کہ گرمی اور سردی کے دن اور رات کی ورزش اور آرام کی" سوسائٹی کی ہمین اس لئے ضرورت ہے کہ انسانیت کی مجموعی زندگی مین ہم اپنا حصہ اور مقام حاصل کر سکین اور تنہائی اس لیے درکار ہے کہ شخصی زندگی کو برقرار رکھ سکین - سوسائٹی ایک شخص کے لیے وہ چیز ہے جو سفر اور تجارت ایک قوم کے واسطے ہے درانحالیکہ تنہائی اس خانگی زندگی کے مظہر ہے جس مین وہ اپنے ابتدائی اسباب اور سرمایہ کا تہیہ کرتی ہے"

ملا ایک گوشہ نشین زاہد اور ایک گوشے کی زمین ...

کوئی خیال نہین رکھتے اور جن کی ہستی کا بھی دوسرون پر حصر ہے بالکل نامکمل زندگی ہے مکمل زندگی ہم اس کو کہتے ہین جو ایک جنگی جہاز سے مشابہہ ہو جو کہ بیڑے مین شریک ہو کر اپنی طاقت اور جوہر بھی ایسے ہی دکھا سکنے کے قابل ہو جیسے کہ وہ ایک عظیم سمندر کے اندر خاموش تنہائی مین اپنا راستہ طے کرنے کے لائق ہے۔

اس مین کچھ شبہہ نہین کہ تنہائی سرگرمی کی دایہ ہے اور سرگرمی فہانت کی حقیقی والدہ ہے جب کبھی سرگرمی کی ضرورت ہوئی ہے تو تنہائی طلب کی گئی ہے۔

تصنیف کے متعلق کوئی کام اعلی درجے کا خاتمہ پذیر نہین ہوا جب تک کہ اس کے مصنف نے ایک جادوگر کی طرح اپنے منتر پڑھنے کے واسطے کنج تنہائی یا کوئی تند و تاریک غار نہ اختیار کر لی۔ اگر آپ ہمارے اقوال کی نسبت مثالین پڑھنے کے مشتاق ہون تو ہم مثالین بھی بیان کر سکتے ہین۔

فرانس کے مشہور شاعر کربی لن نے اسی لیے عزلت اختیار کر لی تھی کہ وہ اپنے عجیب و غریب خیالات سے بلا مزاحمت لطف اٹھا سکے جو اس کی موجد طبیعت ایسی عمدگی سے پیدا کرتی تھی۔

کربی لن صاحب

میکائیل اینگلو وہ "خدائی دیوانہ" (جیسا کہ رچرڈسن نے ایک دفعہ اس کی تصویر کی پشت پر لکھ دیا تھا) جب کسی عظیم منصوبہ پر غور کر رہا ہوتا تھا تو خلقت کی آمد و شد کا دروازہ بند کر لیتا تھا۔ ایک دوست نے جب اس سے دریافت کیا کہ "تم ایسی تنہا زندگی کیون بسر کرتے ہو" تو اس نے جواب دیا کہ "ہنر نے

میکائیل اینجلو صاحب

لینا چاہتا ہے۔"

اسی طرح جب وہ سسٹن چیپل مین مصروف محنت ہوتا تھا تو کسی شخص کو پاس آنے کی اجازت نہین دیتا تھا۔ اصل یہ ہے کہ ایسے ہی بے کھٹکا اور خالص توجہ اس قسم کی طبیعتون کو درکار ہوتی ہے۔

لارڈ کلیرنڈن دو برس تک مقام جرسی مین تنہا بیٹھکر تواریخ لکھتا رہا تو جب کبھی کسی دوست سے اس واقعہ کا ذکر آجاتا تو ایسی مسرت سے بیان کرتا تھا کہ گویا اس سے بڑھکر کوئی حظ اس کی طبیعت نے کبھی اُٹھایا ہی نہ تھا

والٹائیر۔ اگرچہ سوسائٹی کا مشتاق تھا مگر اکثر دفعہ تنہائی مین چلا جاتا تھا اور ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ پانچ برس تک بالکل دنیا سے علیحدہ ہو کر اپنے سرگرم مطالعہ مین مصروف رہا۔

ڈسکارٹیز کی طبیعت ایک دفعہ ایسا جوش کھا اُٹھی کہ گویا اس کو الہام ہوا تھا۔ تمام دوستانہ تعلقات یک قلم قطع کر کے پیریس کے اُجڑے ہوئے حصہ مین ایک تاریک مکان کرایہ پر لے لیا اور دوستون سے بے خبر دو برس تک مصروف مطالعہ رہا۔

مانٹسکو نے ایک دفعہ پیرس کی گرم مجلسون کو ترک کر دیا اور اپنی کتاب اور تخیل سے باتین کرنے کے لیئے کنج تنہائی مین اپنے آپ کو دفن کر دیا اس کے خوش باش دوست اس کی اس حرکت پر ہنستے تھے گو باقی کی دُنیا اس کی اس غزلت نشینی پر صرف خوش ہی نہ تھے بلکہ شکر گزار تھی کہ اس نے اُن ایام مین

اپنی زوال یادگار کتاب "اصول قانون" چھوڑ دی ہے۔

آدم سمتھ نے اپنی پہلی تصنیف شائع کر کے خلوت نشینی اختیار کر لی جس مین وہ دس برس تک پڑا رہا۔ ہیوم نے اس کی اس تنہا نشینی پر بارہا طعن کیا مگر اس فاضل نے اپنی کتاب ویلتھ اوف دی نیشن (قوم کی دولت) شایع کر کے اپنے دوستون اور دنیا کا اطمینان کر دیا۔

کوبڈن صاحب سالہا سال تک اسی کوشش مین مصروف رہا تھا کہ کوئی ایسی خلوت گاہ تجویز کرے جہان کتون کے بھونکنے اور لڑکون کے چلانے کی آواز بالکل اس کے کان مین نہ پہونچے اور اس کے عالم خیال مین مستغرق رہنے مین کوئی شے حارج نہ ہو سکے۔

پس اس مین کچھ بھی شبہہ نہین کہ تنہائی ان اعلیٰ نعمتون مین سے ہے جو فطرت انسانی کے حظ کے لیے خداوند تعالے نے بخشی ہین۔ مگر بعض امثال اس قسم کی بھی پیدا ہوئی ہین کہ تنہائی کے بہت دیر تک جاری رکھنے سے بجاے حظ اور راحت کا منبع ہونے کی یہ سخت اور ناقابل برداشت تکلیف کا باعث ہو گئی ہے

مثلاً گبن نامی مورخ آخر کار تنہائی سے تھک گیا اور ہمارے پڑھنے کے لیے اپنا یہ قول چھوڑ گیا کہ "مین خیال کرتا ہون اور ہمیشہ کرتا رہون گا کہ تنہائی اور خلوت نشینی کو مطالعہ اور تخیل سے باعث تسکین بنانے کی کوشش کیون نہ کی جاے زندگی کی ایک بڑی بے آرام حالت ہے اور جس قدر ایام مین بڑھتی جاے اُسی قدر زیادہ تکلیف دہ ہوتی جاے گی"۔ اس کے بعد اُس نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ "آپ کی ملاقات مجھے اس بات کے یاد دلانے مین کارآمد

ہو... اگرچہ اپنے سکوت خانہ مین گو کم ستا رہے تاہم تمہارے ہی

غرض سے نہین بنایا گیا تھا"

مشہور فاضل سینیکا کہتا ہے کہ تنہائی اور ہم نشینی دونون کو اپنی اپنی باری لینی چاہیئے۔ ایک ان مین سے ہم مین نوع انسان کی محبت اور دوسرے اپنی ذات کی محبت پیدا کرتی ہے جب ہم مجالست سے تھک جاتے ہین تو تنہائی ہماری تسکین خاطر کا باعث ہوتی ہے اسی طرح جب تنہائی سے تنگ ہو کر گھبرا اُٹھتے ہین تو گفتگو دل بہلا دیتی ہے القصہ ایک دوسرے کا معالج ہے"

گفتگو کا نفع

ڈاکٹر واٹسن کہتے ہین کہ گفتگو اس چیز کو روشنی مین لے آتی ہے جو ہماری روح کے پوشیدہ اور تاریک کمرون اور عمیق گڑھون مین ساکن ہوتی ہے اتفاقیہ اشارات اور واقعات سے پُرانے مفید خیالات یاد آجاتے ہین یہ علم کے مخفی خزانون کو منکشف اور ظاہر کرتے ہین۔ جن کے ساتھ مطالعہ اور مشاہدہ نے پہلے سے دل کو معمور کر دیا ہے فریقین کی گفتگو سے روح بیدار ہوتی ہے علم کے ذخائر باہر لانے کی ترغیب پاتی ہے اور ان کو نوع انسان کے واسطے زیادہ مفید بنانے کے طریق کی تعلیم حاصل کرتی ہے۔

کوئی شخص کیسا ہی فاضل کیون نہو مگر بدون گفتگو کے وہ ایک بخیل کے مانند ہے جو محض اپنے لیئے جیتا ہے۔

گفتگو کے فوائد

طالب علم کو گفت و گو سے ایک معقول فائدہ یہ پہونچتا ہے کہ وہ علم بشریت اور کاروبار زندگی سے ایسا آگاہ ہو جاتا ہے جیسے کہ پڑھنے سے کتابی خوانی سیکھتا ہے ایک شخص جو اپنا تمام دن کتابون مین گذار دیتا ہے ممکن ہے کہ

خیالات کا ایک برا ذخیرہ جمع کر لے گا [illegible]

جاے گا جو دنیا مین سب سے زیادہ قابل نفرت چیز ہے۔

وہ درویش جو ایک مکتب کی علٰحدہ کوٹھری مین بند کر دیا گیا ہے۔ اس کی روح پر ایک گونہ زنگ بیٹھ جاتا ہے اور اُس کے اوضاع و اطوار مین ایک قسم کی ناتراشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن سنجیدہ گفتگو اور ہم کلامی سے یہ خرابیان رفع ہو جاتی ہین زنگ اُتر جاتا ہے وہ بجاے تلمیذ رہنے کے شہری اور جنٹلمین کہلانے لگتا ہے۔ ہمسایون اور دوستون مین شمار کیا جاتا ہے۔ اپنے خیالات کو رنگین لباس پہنانا سیکھتا ہے اور اُن کو مہذب مجمعون مین کھڑا ہو کر ظاہر کرتا ہے رفتہ رفتہ اس کے خیالات دنیا مین عزت سے دیکھے جانے لگتے ہین اور رشق سے ترقی پذیر ہوتے جاتے ہین۔

اگر ہم اپنے دلون کو گفت وگو سے ترقی دین اپنے سے زیادہ دانا لوگون سے واقفیت حاصل کرین تو اس سے بڑھ کر خوش نصیبی کی کوئی بات نہین ہے پس یہ ایک عمدہ نصیحت ہے کہ جہان تک ہو سکے اور جس حد تک کہ ہمارے حالات ہمکو اجازت دین ہم علما سے گفت وگو کی نعمت کو ہاتھ سے نہ جانے دین۔ اگر وہ مجتنب اور کشیدہ معلوم ہون تو تمام طرح کی منت وخوشامد سے جو چیز اُن کے پاس تمھاری علمی ترقی کے لیئے مفید ہے حاصل کر لو۔

اگر تم کو کسی سوداگر۔ ملاح۔ کسان یا اور کسی قسم کے دستکار سے ہم نشینی کا موقع ملے تو اُن سے خصوصاً انھین کے پیشہ یا فن کی نسبت گفت وگو کا سلسلہ چھیڑ دو۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنے فن کو زیادہ عمدگی سے جانتا ہے اور اس اعتبار سے

کی بابت ... زیادہ واقف ہوتا ہے یہی ذریعہ ہے

جس کے ساتھ تم ہر ایک شخص سے جو تم کو ملے اپنے علم مین ترقی حاصل کر سکتے ہو۔

یہان ہم ترقی کلام کی نسبت چند اور قواعد بیان کرتے ہین اول یہ کہ اپنے آپ کو ایک ہی قسم کے خیالات والے آدمیون مین مقید نہ کرو خواہ وہ نسبت علمی اور مذہبی امور کے ہون اور خواہ زندگی کے عام طریق کی نسبت کیونکہ اگر تم ابتدائی غلطی مین پرورش یا تعلیم پاتے رہو گے تو اُسی قسم کے خیالات والے آدمی سے عادی گفتار ہونے سے تم اس غلطی مین پختہ اور مضبوط ہو جاؤ گے مختلف ممالک۔ مختلف فرقون۔ مختلف پیشہ ورون اور مختلف قسم کے خیالات والے آدمیون کے ساتھ ایک آزادانہ اور عام گفتگو کرنے سے تم اپنے غلط خیالات کے بہت سے دھوکون سے محفوظ رہو گے اور عمدہ خیالات کی طرف راہ نمائی پاؤ گے

آشناؤن اور ناآشناؤن کی مخلوط مجلس مین ہر ایک سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کی کوشش کرو سُننے مین تیز ہوش رہو لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے موقع پر اپنی زبان کی پوری نگہداشت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ کہین اپنی جہالت ظاہر کر بیٹھو اور حاضرین مجلس تمھاری نسبت بدظن ہو جائین۔

اس بات کو بھی یقینی طور پر مان لو کہ اپنے سے کم درجے کے آدمیون سے بھی کچھ نہ کچھ توقع ہو سکتی ہے۔ ہم سب کوتاہ نظر انسان ہین اور ہمارے قیاس بھی تنگ اور محدود ہین اکثر ہم کسی معاملہ کے ایک ہی پہلو کو دیکھتے ہین اور اپنی نظر کو اس قدر فراخی اور وسعت سے نہین پھیلاتے کہ وہ امر متنازعہ فیہ کے تمام متعلقہ

امور تک پہونچ سکے ۔ ہم جزوی طور پر دیکھتے ہین اور جزوی ہی طور پر جانتے ہین
پس یہ کچھ عجب بات نہین کہ ہم صحیح نتائج نہ نکال سکین کیون کہ ہم پورے طور پر
کسی مضمون کا امتحان نہین کر سکتے اس قاعدہ کا عام طور پر لحاظ رکھو کہ جہان
تک گفتگو کا میدان تمھارے قبضہ و اختیار مین ہے سوائے علمی یا عملی مضامین
کے اور کوئی ذکر نہ ہونے پائے حتی الوسع سلیقہ اور معقولیت اختیار کرو۔ گفت و
گوئے کار اور فضول امورات کی طرف نہ جانے دو اور جس مضمون پر بحث ہو
رہی ہے جب تک کہ عمدہ طور پر اور بانتیجہ انجام نہ پائے اور جس وقت تک سب
حاضرین متفق الرائے نہ ہو جائین اُسے چھوڑ کر دوسرے مضمون کے اختیار کرنے
کی طرف متوجہ نہو جاؤ۔

جب مجلس مین سے کوئی شخص اپنے مجوزہ سوال کا منشا بیان کر رہا ہو یا اپنے
قول کی تائید مین دلائل اور وجوہات پیش کر رہا ہو۔ پوری توجہ۔ صبر اور تحمل کے
ساتھ سنو گو وہ تمھارے خیالات کی مخالف ہون کیون کہ تم بھی یہی چاہتے ہو
کہ تمھارے مخالف تمھاری گفت وگو اور دلائل کو صبر اور تحمل کے ساتھ سُنین
"آن چہ بر خود نہ پسندی بر دیگران ہم نہ پسند" ایسے موقعون پر بعض آدمیون
مین ایک بہت بڑا نقص پایا جاتا ہے کہ مقرر کی پوری تقریر کو توجہ کے ساتھ
نہین سُنتے بلکہ ایک امر جو ابتدا مین اُنھون نے سُن لیا ہوتا ہے اُس کی
تردید کے واسطے مخالف دلائل کے تلاش کرنے مین ہمہ تن مصروف رہتے ہین
یہ بُری مذموم عادت ہے جب تک مقرر اپنی گفت وگو کا نتیجہ نہ نکال لے توجہ کو
کسی اور طرف نہ لگاؤ اس کے مقاصد اور منشاد کو خواہش کے ساتھ سنو

اور جو امور ... کلام مین درست اور صحیح ہون بڑی سرگرمی کے ساتھ ان
کی تعریف کرو۔ واجبی امور کی مخالفت کے لیے جرات کی تلاش نہ کرو بلکہ تمھارا
علم۔ حیا اور مخلصانہ مزاج اس موقع پر ایسا ظاہر ہونا چاہیے جیسے کہ تمھاری سرگرمی
جیسے کہ تم کو اپنی جہالت اور غلطی سے آگاہ ہونے کے لیے ہر وقت صدق
اور راسخ نیت سے مسلح رہنا درکار ہے ویسے ہی اس جہالت اور غلطی کے تسلیم
کر لینے کے لیے شرم اور خوف کو بالکل دور کر دینا چاہیے۔ ہمیشہ اس قسم کے
موقعون کی تاک مین رہنا چاہیے جن مین تم اُسی مضمون کے متعلق زیادہ تر
واقفیت حاصل کر سکو خواہ وہ کسی لفظ کی نسبت ہو اور خواہ کسی اور قسم کی شے
کی نسبت۔ دریافت نہ کرنے سے تم ہمیشہ کے لیئے جاہل رہ جاؤ گے۔ جو بہت
ہی قبیح بات ہے۔

کسی مجلس مین ایک سوال کی تحقیقات کرتے وقت یقینی اور ناطق کلمات کے
ساتھ خصوصاً نوجوانی مین اپنی راے ظاہر کرنے مین تیزی اور پیش قدمی نہ
کرنی چاہیے اور نہ ایسے انداز سے بولنا چاہیے کہ تمھاری طرف سے اُس کا
قطعی فیصل ہو جانا پایا جاوے۔ کسی نوجوان آدمی کو اپنے بزرگون کے سامنے
سواے سُننے اور توجہ کرنے کے اور کچھ نہ کرنا چاہیے یا اُن دلائل کے جانچنے
مین مشغول رہنا چاہیے جو مسئلہ زیر بحث کے ثبوت یا بطلان مین پیش کیے جائین
اور جب تمھاری باری آوے تو اپنے خیالات ایسی صورت مین ظاہر کرو کہ
گویا تمھین دریافت کرنا مطلوب ہے۔

یہ بات بھی بھول جانے کے قابل نہین ہے کہ جب تم کسی مباحثہ کے موقع پر

ایک شخص کو ناواقف دیکھو تو سقراطانہ طرز سوالات سے اسکی [illegible]
صاف مہارت کی طرف لیجاؤ۔ اور پھر ایسی صورت مین اس کے معلم نہو کہ گویا
تم اپنی فضیلت اُس پر نہین جتانا چاہتے۔ کیون کہ تم کو بھی بعض دفعہ ایسا اتفاق
پڑجاے گا کہ اپنی تعلیم اور ترقی کے لیئے دوسرون سے بعض امورات کے
دریافت کرنے اور اپنے دوستون کے علم عقل اور عمدہ خیالات کے محتاج ہوگے
کسی مجلس مین یا اپنے آپ کو سب سے عمدہ یا اپنی قابلیت اور فصاحت ظاہر کرنے
کی اس غرض سے کوشش مت کرو کہ لوگ تمھاری تعریف و تحسین کرین سنجیدہ
مجالس مین یہ بات زیادہ تر مذموم ہے تم کو طرز کلام ایسا نہین اختیار کرنا چاہیئے
جن سے اُن لوگون کی کاہلی اور جہالت وغیرہ کے اشارہ مفہوم ہون جن سے
تم ہم کلام ہو۔

اپنی تمام قسم کی گفت و اور خصوصًا سب علمی اور عقلی مباحثون سے ایسے خیالات
بالکل خارج کردینے چاہیین جن سے کہ تمھارے دل مین یا خون مین جوش
پیدا ہو۔ تیز زبان پُرشور کلمات طعنہ آمیز اور دل خراش جملے تمھاری مجلسون مین
نہین استعمال کیے جانے چاہیین۔

غیر مودبانہ اور کینہ ور تلخ ایک دوسرے کے کلام سے نہین نکلنے چاہیین
اور لوگون سے منسوب نہ کرنے چاہیین۔ یہ سب چیزین دوستی کی دشمن اور
آزادانہ گفت و گو کے تباہ کرنے والی ہین۔ صداقت کی منصفانہ تلاش کے لیئے
تحمل۔ بُردباری اور سلیم الطبعی کی ضرورت ہے۔ غصہ۔ غرور اور بُغض کے درمیان
ہم دگر ہی تعلیم نہین حاصل ہو سکتی۔ تا وقتیکہ ایسے موقع پر اس امر کو ذہن نشین

نہ کرین کہ طرفین سے ایک بلند اور موثر تقریر انسانی جیرے عیوب اور شرمناک
بے ثباتیون کے ثابت کرنے کے لیئے دی جارہی ہے۔

پھر جب تم مجلس سے علیحدہ ہو جاؤ تو اپنے ساتھ تنہائی مین مشورہ کرو اور یہ پوچھو
کہ تم نے اپنی ادراکی ترقی۔ نفسانی خواہشون اور اخلاقی درستی اور اپنے اوضاع
واطوار کی تہذیب کے لیے کیا سیکھا ہے؟

اگر تم اپنی مجلس مین کسی شخص کو صاف دل۔ میانہ رو۔ غریب الطبع۔ خیالات مین
زیرک۔ منصف اور صالح۔ شکل وصورت مین مہذب شایستہ۔ خلیق۔ رعنا اور وضع اور
چال چلن مین خوش آیندہ پسندیدہ اور مستحسن دیکھا ہے تو ان سب اوصاف
کے خیال کو اپنے حافظ نقش کر لینے کی کوشش کرو اور اُن کی تتبع اور
تقلید کرنا ہر وقت یاد رکھو۔

سونٹ صاحب کہتے ہین کہ گفتگو کی نسبت سب سے عمدہ قاعدہ یہ ہے کہ
کوئی بات ایسی نہ کرو جو تمھاری مجلس کے کسی ایک شخص کو بھی اور ناگوار نہ معلوم
تاوقتیکہ ناگوار گذرنے کی کوئی معقول وجہ نہ پیدا ہو ایک اور ضروری امر
یہ ہے کہ تم سننے کا طریقہ سیکھو اس صورت مین تم بیہودہ گوون سے بھی
فائدہ اُٹھا سکو گے۔ ہمین سقراط کی اس نصیحت کو نہ بھولنا چاہیے کہ "بے وقوف
کی زبان اُس کے ہم نشین کے لیئے کلید گنجینہ عقل ہے۔

بہت سے عالم ایسے ہوے ہین کہ اگر اُن کی طاقت گفتار کا تحریر کے ساتھ مقابلہ
کیا جاے تو گویائی مین نسبتاً بالکل ضعیف ہوتے ہین ڈیلنی ترش رو اور
بدمزاج تھا۔ ٹیلر کینہ ور اور زود رنج تھا گرے کو کسی نے باتین کرتے یا ہنستے دیکھا

ہی نہ تھا ہوکا رتھا۔ [illegible]

تھی۔ سودے تندنا ملائم الطبع اور متمرد تھا۔ شب و روز مصروف عبادت رہتا تھا۔ گولڈسمتھ لکھنے مین فرشتہ تھا۔ مگر گفتگو کرنے مین ایک نادان بچہ سے بھی زیادہ عاجز تھا۔ ڈسکارٹیز کے عادات تنہائی اور گوشہ نشینی مین بنے تھے مجلس مین ہمیشہ خاموش رہتا تھا اور لوگ یہ کہتے تھے کہ اسے نیچر سے کھلے جنگلون مین دولت علم حاصل کی تھی۔ آدم سمتھ باوجود کوششون کے عزلت اور خلوت نشینی کی عادات کا بار گران اپنی گردن سے نہ اُتار سکا وہ اکثر غائب رہتا تھا۔ اس کی سنجیدگی اور متانت گفت و گو کو لوگ کشیدگی اور بدفراجی پر محمول کرتے تھے حالانکہ فی الواقع اس کی نسبت زیادہ سرگرمی کے ساتھ اپنے دوستون کو چاہنے والا کوئی شخص نہ تھا۔ لا برائٹ کہتا ہے کہ لافونٹن مجلس مین کج خلق کرخت اور مجہول تھا مگر اس کی تحریر اعلی درجہ کے نظم کا نمونہ تھی۔

ہیٹر کا ڈیلی دی گریٹ اعظم جس کا ذہن رسا بالکل ہمارے شکسپیر سے مشابہ تھا اور جو بہادرانہ خیالات کا خاکہ اس زور اور صفائی سے کھینچتا تھا کہ تلاش کرنے سے بھی کوئی مثال اس کے ساتھ کی نہین ملتی اس کی ظاہری صورت مین کوئی شے ایسی نہ تھی جسے دیکھکر اس ذہن رسا کا تصور انسان کے دل مین پیدا ہوتا۔ اس کی گفت و گو ایسی بے لذت اور پھیکی ہوتی تھی کہ سامعین ہمیشہ بے لطف اور تنگ ہو کر اُٹھ جاتے تھے۔ نیچر جس نے اُسے ذہن رسا کی نعمت عطا کی تھی اپنی زیادہ عام بخششون کا انعام دنیا بھول گئی تھی۔ وہ اسی زبان کو صحت اور درستی سے نہین بول سکتا تھا

جس کا وہ حاکم اور اُستاد کہلاتا تھا جب اس کے دوست کنایتاً و لطیفاً
دکھاتے تو ہنس کر کہہ دیا کرتا تھا کہ مین کم پٹیر کارنیلی نہین ہون۔
ڈرائیڈن کو مطالعہ نے سوسائٹی کے کام کا نہ رکھا وہ آپ اپنی نسبت کہتا ہے
کہ میری گفت وگو سُست اور کُند ہے میری طبیعت ملول اور سنجیدہ ہے۔
الغرض مین اُن لوگون مین سے نہین ہون جو مجلسون مین تمسخر او مزاح برتتے
ہین حاضر جواب اور لطیفہ گو ہوتے ہین" اڈیسن عام مجلسون مین ایک متفکر
طالب علم کی طرح نظر آتا تھا اور کسی نا آشنا کی صحبت مین بالکل خاموش رہتا تھا
یہ خیالات ایک طالب علم کو بہ تعلق اپنے ہم جنسون کے یہ خواہش دلاتے
ہین کہ سوسائٹی مین مل جل کر رہین کیا کسی شخص کو مطالعہ کی زندگی کی پیروی
مین اپنی عمر حالت تجرید مین گذارنی چاہیے؟ کیا اس کو ازدواج سے کسی قسم
کی خوشی کی امید ہو سکتی ہے؟ گذشتہ زمانہ کی مثالین اس کی نسبت کیا کہتی
ہین۔ اس بارہ مین آیزک ڈی اسرائیل کے بیان کے ساتھ کچھہ اور شامل
کرنے کی چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی اکثر ازدواج کو ایسی حالت مین سمجھا
گیا ہے جو اعلی طبائع کی خانہ نشین زندگی کے واسطے شایان نہین ہے کیونکہ
اس کے ساتھہ دل و دماغ کی صدہا رکاوٹون کا شامل ہونا لازمی خیال کیا
گیا ہے سوئیڈن کے ایک صناع فسنلی نامی کا یہ قول تھا کہ شادی کرنا
نازک اور لطیف دست کاریون مین اعلی درجہ کی دست رس حاصل کرنے سے
مانع ہے۔ جب مکائیل اینگلو سے لوگون نے پوچھا کہ تم شادی کیون نہین کرتے
تو اُس نے جواب دیا کہ مین نے اپنے ہنر کے ساتھ بیاہ کر لیا ہے اور اسی ہین

طالب علمون کی ازدواجی زندگی

خانہ داری کی کافی احتیاطین پیدا ہو گئی ہین کیونکہ میرا کام میرے بال
بچے ہین ۔ تینون کرکس نے اسی اصول پر شادی کرنے سے احتراز کیا۔ خانہ
داری کی زندگی کے تعرضات نے انھین بھی ڈرا دیا۔ ان کے کھانے کے
میز پر پنسلین اور کاغذ پڑے رہتے تھے ۔ مال و دولت کی طرف سے بالکل
بے پرواہ تھے اور اپنے کام مین کبھی اس غرض سے تعجیل نہین کرتے تھے کہ
خانہ داری کی دائمی اور ختم نہ ہونے والی ضرورتون کے واسطے سامان
مہیا کرین ۔ فقط

# باب چہارم

## توجہ اور حافظہ

عادات توجہ۔ صحیح اتصال۔ تلاش علم۔ قاعدہ۔ مسلسل تحریر۔ نوجوانون مین قواے ذہنی کی تربیت۔ اصلی اختلافات۔ عام حافظہ۔ متواتر مشق۔ حافظہ کی نسبت فلر صاحب کے قواعد۔ حافظہ اور قواے جسمانی۔

ڈاکٹر امیبر کروم بائی نے اپنی مشہور کتاب "دی انٹلکچوئل پاورس" (قواے ذہنی) مین توجہ اور حافظہ کی تربیت اور ترقی کی نسبت نہایت اعلیٰ درجہ کے خیالات لکھے ہین جو اس قابل ہین کہ اُن پر عمل کیا جاے۔

اس نے اپنے ان نادر قواعد کو مفصلہ ذیل عنوان سے بیان کیا ہے۔

عادات توجہ

(۱) عادات توجہ کی تربیت کرنا یا اپنے موجودہ مقصود پر بڑے زور سے دل کو لگانا۔

صحیح اتصال

(۲) صحیح اتصال کے عادات یعنی جدید واقعات اور اُن کے امور کے درمیان جن کا علم ہم بیشتر حاصل کر چکے ہین اتصال قائم کرنے کی مشق کرنا۔ اور واقعات کو ان اصولون سے منسوب کرنا جن کی وہ تصریح کرتے ہین یا اُن دلائل سے تعلق دینا جن کی مضبوطی اور درستی مین وہ کارآمد ہوتی ہین اسی کو متخیل دل کا عمل کہتے ہین اور وہ واقفیت جو اس ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے بہ آسانی نہین فراموش ہو سکتی۔

(۳) ان دونون گذشتہ قواعد کے ساتھ ساتھ دل کی اس متلاشی حالت کی تربیت ہے جو ہمیشہ تمام قسم کا علم حاصل کرنے کی تلاش مین رہتی ہے جو پڑھنے گفت و گو کرنے یا مشاہدہ سے قابل حصول ہوتا ہے۔ اس قسم کے دل ہمیشہ تیار رہتے ہین کہ نئی تحصیلات کو اُن کے موزون اور مناسب مقام پر استعمال کرین اس طرح وہ بہ آسانی قائم رکھے جا سکتے ہین اور اُن سے ایسے نتائج اخذ ہو سکتے ہین جو بالکل صحیح اور درست ہون۔

(۴) قاعدہ یعنی باقاعدہ اور عمدہ طریقے سے کسی خاص مضمون کے درپئے تحصیل ہونا۔

یہ سب باتین کہنے اور سُن لینے کے واسطے بہت ہی آسان ہین مگر اُن مین کامیابی نہین حاصل ہو سکتی جب تک کہ فضول اور بیہودہ دلچسپیون کو نہ چھوڑ دیا جائے اور دل کی سست اور غافل حالت کے مقابلہ مین عمدہ اصولون کی پَےرَوی نہ کی جائے بعض آدمی یہان تک کہ عقیل شخص بھی اکثر ایک بڑی غلطی کر جاتے ہین کہ بے قاعدہ اور ناگہانی مصروفیتون مین پڑ جاتے ہین اور دل کے سلسلہ تحقیق و تدقیق کو کھو دیتے ہین جس مین اُنھون نے ایک معقول ترقی کر لی ہوتی ہے اور اُس وقت یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ اس غلطی سے وہ بالاطمینان جانبر نہ ہو سکین۔ ذہنی تحصیلات کی ترقی مین اس سے زیادہ معاون کوئی چیز نہین نظر آتی کہ مضمون کو ہر وقت عادتاً پیش نظر رکھنے کی مشق کی جائے اور ہر روز اس کے جاری رکھنے کے لیے اسباب بہم پہونچائے جائین۔

[illegible] توجہ اور حافظہ کی ... مضمون پر تحریر کرتے رہنے سے بہت ترقی
پذیر ہوتا ہے خصوصًا اس صورت مین کہ تحریر صاف اور مسلسل کی جاوے
نیز اُس مضمون کی نسبت دوسرون سے ذکر کرنے اور اُن کو ہدایتین کرنے
سے۔ بے شک یہ مشقیات توجہ کو اور مضمون کو سریع الفہم بنانے مین بہت
معین ہوتے ہین۔ مگر حافظہ کو ان سے کچھہ مدد نہین پہونچ سکتی کیونکہ یہ
مشہور امر ہے کہ حافظہ اس صورت مین زیادہ تر ترقی کرتا ہے کہ یادداشتنی
امور بجاے قلمبند کرنے کے اسی پر چھوڑ دیے جاوین ڈاکٹر ام بر اکوم باقی
بیان کرتا ہے کہ مجھے بہت سی مثالین متعلمان فن طبابت کی یاد ہین جن کو
بے شمار باتین یاد کرنی پڑتی تھین۔ ان مین سے وہ طالب علم جو حسب عادت
اپنے حافظہ پر بھروسہ کرتے تھے پورے طور پر کامیاب ہو جاتے تھے مگر وہ جو
تحریر سے مدد لیتے تھے بڑی فحش غلطیان کرتے تھے قوت حافظہ جو بعض اشخاص
مین متواتر اور شاق محنت سے حاصل کی گئی ہے واقعی حسرت انگیز ہے ایک
شاعر بلوم فیلڈ نامی اپنی نسبت بیان کرتا ہے کہ "مین نے بدون ایک حرف
لکھنے کے فارمرس بواے ※ (جو اس کی مشہور نظم ہے) قریب ایک نصف
کے نہ صرف تیار ہی کر لی تھی اور اس پر نظر ثانی ہو کے صحیح بھی ہو گئی تھی دران
حالیکہ مین ایک بالاخانہ مین گئی اور موچیون کے ساتھہ جوتا بنانے کے
کام مین مصروف تھا۔"

مذکورۂ بالا قواعد کے مانند اور بھی قاعدے ہین جو بچون کی تربیت قوی

※ Farmer's Boy.

سلسلۂ تحریر

کے لیے مفید اور کارآمد ہین ان کو خاص کر [illegible]
جا سکتا ہے۔

(۱) متواتر توجہ اور متواتر شوق کو برانگیختہ کرتے رہنا۔ اس غرض کے واسطے یہ بہت ضروری ہے کہ جو چیز بچون کو پڑھنے کے واسطے دی جاے دلچسپ اور مسرت دہ ہو۔

(۲) عادات اتصال کی تربیت کرنا اور واقعات کے باہمی تعلقات کو ایسی صورت مین بیان کرنا کہ جس مین وہ ایک دوسرے کا سبب ہو سکے اور کسی عام نتیجہ کی طرف راہ نمائی کرے۔

(۳) دل کی عام دلچسپی کی تربیت کرنا جو تمام پیش نظر آنے والے مضامین سے آگاہی حاصل کرنا چاہتی ہے۔

(۴) نوجوانون مین حافظہ اور توجہ تحریر کرنے سے بہت ترقی حاصل کرتا ہے بشرطیکہ وہ تحریرین صرف کتابون کے خلاصہ ہی نہ ہون بلکہ اپنے الفاظ مین لکھے جاوین۔ مثلاً تواریخ مین سے شجرہ ہاے نسب کو لکھنا اور اور مضامین کے خلاصہ صاف اور واضح طور پر تحریر کرتے رہنا۔

(۵) نوجوانون کی دلی شگفتگیات زبانی گفت و گو سے بہت ترقی پذیر ہوتی ہین اسی لیے تواتر امتحان ازبس مفید ہے۔

(۶) نوجوانون مین ذہنی قوی کی تربیت کے واسطے ایک نہایت اہم امر یہ ہے کہ مضمون تحصیل بہت کوشش سے موزون اور مناسب منتخب کیا جاے

قوت حافظہ مین اصلی اختلافات بھی ہوتے ہین بعض شخص [illegible]

حافظہ کے لیے مشہور ہوئے ہین حالان کہ اُن مین کوئی ادرہ ہنی فضیلت نہین پائی جاتی۔ اس قسم کے لوگون کو دیکھا ہے کہ ایک پورا رسالہ یا کتاب صرف ایک ہی بار سُننے سے اُن کو ازبر ہو جاتا ہے بلکہ مختلف قسم کی ایسی اشیا کا ایک سلسلہ بھی یاد کر لیتے ہین جنھین آپس مین کچھ تعلق نہ ہو مثلاً اعداد ہندسہ کا ایک لمبا خانہ یا ایسے الفاظ جن کے کچھ معنی نہ ہون۔ تواریخ مین ایک شخص کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ اخبار کے مضامین کو حفظ سُنا دیتا تھا اور ایک دوسرے شخص کا جو متفرق الفاظ کو جس قدر اُس کے سامنے بیان کیے جاین یاد کر لیتا تھا یہان تک کہ ان الفاظ کی تعداد چھہ ہزار تک پہونچ گئی سینیکا صاحب ایک شخص کا ذکر کرتے ہین کہ اُس نے ایک شاعر کو اپنی تصنیف کی ہوئی نظم پڑھتے سُنا جب وہ شاعر پڑھنا ختم کر چکا تو اُس شخص نے دعوی کیا کہ یہ نظم میرا ہے اور اپنے دعوے کے ثبوت مین اس نے ساری نظم آغاز سے انجام تک تمام و کمال یاد سُنا دی مصنف اس نظم کا حیران تھا مگر وہ اسی کام کو نہ کر سکا۔ ایسی ہی حکایت ایک انگریزی بیان کرتے ہین جسے شاہ پرشیا نے ایک پردے کے پیچھے بٹھا دیا جب والٹئر نامی شاعر اپنی ایک جدید اور طویل نظم سُنانے کے لیے آیا۔ مگر حفظ سُنانے کے امتحان مین وہ اس انگریز کے مقابلہ اپنی تصنیف کے دعوے کو ثابت نہ کر سکا۔ لوگ یہ کہتے ہین کہ اس قسم کے حافظہ والے شخص کی اور ذہنی قوی ضعیف اور پست ہوتے ہین مگر اس بیان کی کوئی اصلیت نہین معلوم ہوتی۔ کیون کہ اگر جاہل اور ناقص الفہم آدمیون مین صرف حفظ الفاظ کی قوت بہت بڑھی ہوئی پائی گئی تو ہم کو ایسے اشخاص کی بھی مثالین یاد ہین

جو باوجود شدید عالم ہونے کے قوت حافظہ کی اعلی درجہ کی رکھتے ہیں

کہ ھیمسٹاکلیز کو ایتھنز کے تمام باشندون کے نام بہ خوبی یاد تھے

جو تعداد مین قریب بیس ہزار کے تھے اور سائرس* اپنی فوج کے ہر ایک شخص کا

نام جانتا تھا۔

ایک اور بڑی عام ہدایت یہان بیان کیے جانے کے قابل ہے جو اور قوی

کی ترقی کے واسطے بھی ایسی ہی مفید ہے جیسے کہ حافظہ کے لیے۔ وہ یہ ہے

کہ اُسے ہمیشہ مناسب اور جائز مشق مین مصروف رکھا جاے اس وجہ سے قوت

یا قابلیت مضبوط ہو جاتی ہے اور کاروبار مین پھر ظاہر ہونے اور حصہ لینے

کے لیے مستعد بنادی جاتی ہے ہمارے حافظے بچپن سے تھوڑی تھوڑی تعلیم

کے متحمل ہونے کے عادی اور مشاق بنائے جانے چاہیین۔ تاکہ رفتہ رفتہ

استعمال اور کام مین لائے جانے کے لیے مضبوط ہو جائین ملو نامی ایک

شخص نے ایک بچھڑا پالا۔ اُسے وہ ہر روز اپنے کندھون پر لے جایا کرتا تھا۔

جس قدر وہ بچھڑا بڑا ہوتا گیا اسی قدر اس شخص کی طاقت بڑھتی گئی۔ آخر کار

اس کے اعضا ایسے مضبوط ہو گئے کہ وہ ایک بڑے بھینسے کو اُٹھا سکتا تھا۔

ہمارے حافظون کا ایک بڑے پیمانہ مین بڑھ جانا یا کم ہو جانا

ان کی مشق پر منحصر ہے۔ اور اگر بالکل اُسے استعمال نہ کیا جاے تو اس کے

ضائع ہو جانے مین کچھ شبہ نہین ہو سکتا وہ اشخاص جو صرف چند چیزون کی

---

* سائرس کسی شخص کا نام نہین ہے یہ صرف لقب تھا۔ غالباً اس جگہ پر مصنف کی مراد ایران

کے بادشاہ کیقباد سے ہے جو کیکاؤس کا باپ اور کیخسرو کا دادا تھا۔ (مترجم)

نسبت پڑھنے یا ذکر کرنے کے عادی ہین اپنے حافظہ مین تھوڑی چیزین
قائم رکھ سکین گے اور وہ لوگ جو صرف ایک گھنٹہ تک پڑھتے ہین اور اُس کو
اپنے حافظہ کے سپرد نہین کرتے ہین ضرور ہے کہ ایک ہی گھنٹہ کے بعد وہ
سب کچھ بھول جائین۔ صرف الفاظ کے یاد کر لینے سے کام نہین چل سکتا۔
ساتھ ہی اشیا کو بھی یاد کرو کیونکہ زبان اسی صورت مین کارآمد بنائی جاسکتی
ہے جب کہ اس کا جسم اور لباس دونون حاصل کر لیے جائین اور تمام موقعون پر
تم اپنے خیال کو ظاہر کرنے کے لیے زیادہ تیار رکھ سکو۔

اشیاء کو ذہن مین قائم کرنے کے لیے ہم ایک اور بہت عمدہ تجویز بتاتے
ہین کہ اُن پر احتیاط کے ساتھ متواتر نظر ثانی کی جاے یا اس مضمون کا ایک
خلاصہ مرتب کر کے مکرر سہ کرر دیکھا جاے۔

تکرار ایک ایسی مفید مشق ہے کہ ہیمن صاحب نے سن شعور سے لے کر بڑھاپے
تک کوئی ایسی کتاب نہین پڑھی جس کے حاشیون مین اس نے نقطہ نشان
اور حلقے نہ بنائے ہون جس سے اس کی یہ مُراد ہوتی تھی کہ وہ حصے نظر ثانی
کے قابل ہین۔ اور جب وہ کتاب کے ایک باب یا ایک حصہ کے خاتمہ پر پہونچ
جاتا تھا تو وہ کتاب کو بند کر کے اُن تمام اقوال اور خیالات کو جو اُس مین پڑھے
ہوتے تھے اپنے ذہن مین جمع کرتا تھا تاکہ تمام کتاب کے ختم ہو جانے پر
وہ اُسی ترتیب سے اپنے خیالات ظاہر کرنے کے قابل ہو جس ترتیب سے
وہ پڑھے گئے ہین۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے وقت کا ایک بے مثل فاضل کہلایا۔
فُلر صاحب جسے خدا نے ایک غیر معمولی حافظہ عطا کیا تھا اُس نے چند

قواعد مرتب کیے ہین جو بیان کرنے لائق ہین

جس چیز کو تم یاد کرنا چاہتے ہو اُس کا دل پر ایک عمیق نقش کر لو کیونکہ یہ کوئی عجیب بات نہین ہے کہ جو چیز مضبوط سلائی کے ساتھ عمدہ طور پر گانٹھی نہ جائے بلکہ بے احتیاطی سے صرف ٹانک دی جائے کسی گھبراہٹ کے وقت مین تمھارے ذہن سے علیحدہ ہو جائے۔

حافظہ پر اس قدر بوجھ بھی نہ ڈالنا چاہیے کہ وہ بجائے ایک باوفا خدمت گزار ہونے کے غلام بن جائے۔ یاد رکھو کہ اجاکس* بیزار ہو گیا تھا۔ اگر تم مین اونٹ کی برابر بھی عقل نہین ہے تو اُس سے سیکھ لو کہ جب تک پورا بوجھ اُس پر نہ لادا جائے نہین اُٹھتا۔ حافظہ ایک کیسہ کے مانند ہے کہ اگر تم اُس کو مونھہ تک بھر دو گے تو وہ بند نہ ہو سکے گا اور سب چیزین اُس مین کی گر جائین گی ایک پیٹو کی طرح تمام چیزین کھا لینے کی ہوس نہ باندھو کہین ایسا نہو کہ حافظہ کی اشتہا کی لالچ مین قوت ہاضمہ کو ہی خراب کر ڈالو۔

اپنے خیالات کو نہایت ہی پاکیزہ اور خوبصورت طریق سے آراستہ کرو۔ یاد رکھو کہ اگر ایک مزدور کو باقاعدہ اور مضبوط گٹھریون مین باندھ کر بوجھ اُٹھوایا جائے تو وہ بہت زیادہ اُٹھا لے گا بہ نسبت اس صورت کے کہ کھلا اسباب

---

* اجاکس شاہ سلامی ایک بڑا بہادر اور خوبصورت شخص تھا۔ کہتے ہین کہ ہیکٹر نامی ایک گذشتہ بادشاہ کا مشہور زرہ دینے کے واسطے لوگون نے اس وقت کا سب سے بہادر آدمی انتخاب کرنا چاہا۔ اجاکس کو یقین تھا کہ اُس زرہ کے پہننے کے واسطے وہی منتخب ہوگا مگر لوگون نے الیسس اُس کے رقیب کو منتخب کیا۔ وہ اس کو برداشت نہ کر سکا اور خودکشی کر لی۔ مترجم۔

حافظہ اور قواے جسمانی

اس پر رکھہ دیا جاے اور چلنے مین اس کے کندھون پر لٹکتا جاے۔

اپنی تمام تعلیم کو ایک ہی گڈھے مین بند کرنے کی جرات نہ کرو بلکہ اس کو اپنے حافظہ اور نوٹ بکون مین تقسیم کرڈالو وہ شخص جو اپنے تمام ذخائر تحصیلات کو سرہی مین لیئے پھرتا ہے کسی سخت بیماری کے صدمہ سے ایسا ہی مفلس رہ جاے گا جیسا کہ وہ دیوالیہ جو اپنی تمام دولت کمر مین باندھے ہوے تھا جب کہ چورون نے گذشتہ شب کو اس کے کپڑے تک اتار لیے تھے۔

ایک شخص کی بیاض (پاکٹ بک) بہت سے خیالات کو محصور رکھتی ہے جن مین سے وہ ہر وقت آگاہ ہونے کی صورت مین ایک جرار فوج نکال سکتا ہے۔

ایک مشہور فاضل نے قواے ذہنی کی ایک اور کیفیت بیان کی ہے وہ لکھتا ہے کہ شاید حافظہ کے مضمون کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ اس کا حصر توجہ پر ہے اور جس قدر ہم ایک چیز کی طرف زیادہ متوجہ ہون گے اُسی قدر زیادہ عمدگی سے اُسے یاد کر سکین گے کسی خاص تحصیل کی نسبت یہ مقولہ صحیح ہے اگر ہم دل کی تمام طاقت کو ایک ہی امر پر لگادین تو کچھ شک نہین کہ اجتماع قوت سے وہ امر فائدہ اُٹھاے گا مگر بہ حیثیت مجموعی یہ حافظہ پر اثر نہین کرتا عام طور پر حافظہ کو بڑھانے کی یہ تدبیر ہے کہ ہم قواے جسمانی کی صحت اور تروتازگی کو ترقی دین۔ اُن کے فضول صرف سے بچین۔ طبیعت کو مشتعل نہ ہونے دین۔ اور جس قدر قواے جسمانی کی مضرت کے بوعث ہین اُن سے محفوظ رہین عام جسمانی صحت کے قواعد ہم کو یہ سب امور سکھادین گے یا یہ کہ اور قوی کے صرف سے دماغ کو بڑھایا جاے مگر اس آخری قاعدہ مین انجام پر کوئی کفایت نہ ثابت ہوگی۔ فقط

# باب پنجم

## درستئ صحت اور سُست عادات

مطالعہ کے جسمانی اثرات - فوائد صحت - دل اور جسم شکم پری - عادات شراب خواری رات کا مطالعہ - رات کے کام کی تعریف - مشہور مثالین - ضروری نیند - سخت ورزش - سُست عادات پر پروفیسر بلیکی کی راے - کُھلی ہوائین - ورزش کا دباؤ - طبیعت کی شگفتگی - قوے ذہنی کی سخت مشق -

مطالعہ کے جسمانی اثرات

یہ ایک پرانی شکایت ہے کہ مطالعہ اگرچہ دل کے واسطے ازبس ضروری ہے جسم کے لئے مضر ہے سلس نامی ایک مشہور حکیم کا قول ہے کہ وہ لوگ جو کم زور طبائع رکھتے ہین - جیسے کہ زیادہ محنت برداشت کرنے والے - اُن کو بہ نسبت دوسرون کے زیادہ محتاط ہونا چاہیے کہ جس چیز کا وہ اپنی کثرت مطالعہ سے اصراف کر رہے ہین جسمانی صحت کی طرف متوجہ ہو کر اُس کی اصلاح کر دین اور بیوڈاج صاحب کہتے ہین کہ یہ ایک شرم والی بات ہے کہ عام لوگ اپنے دن اور راتین بے فائدہ تحقیقات مین صرف کر دین اور فن حفظان صحت سے غافل رہین -

فوائد صحت

سب سے بڑے دو ہی منبع ہین جن سے محنت کش لوگون کی تکلیفات پیدا ہوتی ہین یعنی دل کی متواتر مشق اور مصروفیت اور جسم کی مسلسل آسائش اور تن آسانی کیونکہ جیسے وہ دل کی مصروفیت مین چست اور چالاک ہوتے ہین ویسے ہی جسم مین کاہل اور سُست ہوتے ہین -

تمام ذہنی ریاضتون کی بنیاد جسمانی قوی پر ہے - کوئی شخص آسانی سے اس امر کو فراموش نہین کر سکتا اور نہ اپنے آپ کو خالص روح بے گوشت و مغز بے پوست خیال کر سکتا ہے لاکی صاحب کہتے ہین کہ اگر تحصیل علم مین ہم اپنی صحت کو تباہ کر رہے ہین تو گویا ہم ایک ایسی چیز کے لئے محنت اُٹھا رہے ہین جو ہمارے لیئے بالکل بے سود ہوگی - اگر ہم اپنے جسم کو (گو زیادہ مفید بنانے کے خیال سے) خطرہ مین ڈال کر اپنے تئین اُن قابلیتون کے حاصل کرنے سے محروم کرتے ہین جن کے لیئے خدا نے ہم کو کافی قوی عطا کیے ہین اور زیادہ قوی الجثہ آدمیون کے برابر محنت اُٹھاتے ہین جو فی الواقع ہمارے حصہ مین نہین ہے تو اس طرح خلاف منشاے ایزدی عمل کرنے سے ہم خدا کا ایک گونہ گناہ کرتے ہین کیونکہ بنی آدم اور اپنے ہمسایون کی جو خدمت ہم کم قوت اور کم علم رکھنے کی صورت مین کر سکتے تھے جسم اور جان کی تباہی کی صورت مین ہم نہ کر سکین گے وہ شخص جو اپنے جہاز کو زیادہ بوجھ سے لاد کر غرق کر ڈالتا ہے خواہ اوس نے اُس پر سونا چاندی اور جواہرات ہی لادے ہون وہ اپنی واپسی پر اپنے آقا کو ویسی ہی بدخبری سنائے گا جیسی کہ مٹی لاد کر ڈبو دینے مین ہوتی -

دل اور جسم

دل اور جسم کے درمیان بہت قریبی رشتہ ہے - مثلاً روزانہ مشاہدات سے ہم معلوم کر سکتے ہین کہ دل کے عمل کو قواے معدہ پر کس قدر اثر حاصل ہے - ہر ایک شخص بذاتہ اس کا تجربہ کر سکتا ہے کہ جس قدر ایک آدمی زیادہ سوچتا ہے اور دل کی قوت تخلیہ سے جتنا زیادہ کام لیتا ہے اسی قدر زیادہ آہستگی اور دقت کے ساتھ اپنی خوراک ہضم کر سکتا ہے برعکس اس کے جس قدر ایک آدمی کا دل تفکرات

سے زیادہ آزاد ہوتا ہے اسی قدر سرعت اور خوبی سے کھانا ہضم کرتا ہے۔

ہر ایک شخص کو اس امر کی بھی احتیاط نہایت لازمی ہے کہ معدے کو معمول سے زیادہ کام بھی کرنے کے لیئے نہ دے دیا جاوے فرنیکلن صاحب کا یہ ایک مسلم الثبوت مسئلہ ہے کہ فی صدی نوے بیماریان آدمی کو شکم پری سے پیدا ہوتی ہین ابرنتھی صاحب جو ایک فاضل اور یگانہ ڈاکٹر تھے اپنے ایک لکچر مین سامعین کو خطاب کر کے یون کہتے ہین کہ "مین تم کو صداقت اور ایمانداری سے بتاتا ہون کہ نوع انسان کی نا علاج بیماریون کا سب سے بڑا باعث سوائے اُن کی بسیار خواری اور شکم پری کے اور کچھ نہین ہو سکتا جس سبب سے کہ وہ اپنے آلات ہضم سے بہت کثرت کے ساتھ کام لینا چاہتے ہین یہان تک کہ اُن کی جسمانی صحت مین نقص اور خرابیان پیدا ہو جاتی ہین۔ اِس بارہ مین صرف کھانے ہی کی نگاہ داشت نہ کرنی چاہیئے بلکہ شراب نوشی کی بھی۔

لیٹوٹ صاحب اپنے ایک رسالہ "علمار کی صحت" مین بیان کرتے ہین کہ "مین ایمانداری سے اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ اُن لوگون کا علاج زیادہ تر مین نے یہ کیا ہے کہ اُن کی شراب کی خوراک کم کر دی۔ تمام قسم کی گرم شرابون کے استعمال کی ممانعت کر دی اور ورزش کی طرف توجہ دلائی اور اسی کو مین نے تمام معالجون مین سے زیادہ مفید پایا یہ بھی لوگون کا غلط خیال ہے کہ شراب خواری کی عادت چھوٹ نہین سکتی اور اس کا چھوڑنا خطرناک ہوتا ہے۔ مگر جہان تک مجھے اس بارہ مین تجربہ ہوا ہے مین یقینی طور پر کہہ سکتا ہون کہ اُس مین کوئی خوف و خطر نہین ہے اور اگر کچھ ہے تو اس کا تدارک اسی طور پر ہو سکتا

عادات شراب خواری

رات کو مطالعہ

مطالعہ شب ایک اور مضمون ہے جس پر وہ طالب علم جو اپنی کامل صحت کے
خواہان ہین زیادہ تر توجہ نہین دے سکتے۔ وہی مصنف جس کا ہم نے اوپر
ذکر کیا ہے بیان کرتا ہے کہ "نیز رات کا مطالعہ جو کئی وجہ سے مضر ہے طالب
علمون کی بیماریون کا ایک باعث ہونا چاہیئے۔ کیون کہ جب رات کا زیادہ
حصہ مطالعہ مین گذر جاتا ہے تو سونے اور آرام کرنے کے لیے کافی وقت نہین
رہتا اور نہ نازک خواب خیالات کے قوی جوش پر غالب آسکتا ہے۔ کیون کہ
دماغی اعصاب کی حرکت جاری رہتی ہے اور باطنی حواس کو کامل طور پر آرام
نہین حاصل ہو سکتا جو قدرۃً اس غرض کے لئے بنائے گئے ہین کہ آرام پاکر
ہماری قویٰ کی صرف شدہ طاقت کی کمی کو پورا کر دین۔ اسی طرح سونے کے
واسطے بھی وہ ایک ناموزون وقت قرار دیتے ہین کیون کہ نیچر نے رات کا
ابتدائی حصہ آرام شروع کرنے کے لئے زیادہ تر مناسب وقت مقرر کیا ہے۔
رات کا شروع اور اس وقت کی ناپاک ہوائین خود سونے کی ترغیب دے
رہی ہوتی ہین اندھیرا اور خاموشی اُس کے معاون اور مؤید پیدا ہوتے ہین
علاوہ ازین رات کی ہوا ٹھنڈی اور مرطوب ہوتی ہے اور جب آفتاب غروب
ہو جاتا ہے تو اکثر حیوانون کو اپنی طاقت گھٹتی معلوم ہوتی ہے اور اُن کی
رغبتون کے خلاف بھی رات اُن کو مثل بعض درختون اور پودون کے
سونے کے لئے مجبور کرتی ہے۔

رات کا سونے کے لیے تجویز لیا ہے۔ رات کی ہوا مطالعہ کے لیے بہت مضر

ہوتی ہے۔ مشہور وین سوی ٹن صاحب ایک نقرسی آدمی کا ذکر کرتے

ہین جسے غروب آفتاب کے بعد تھوڑا عرصہ کسی کام مین دل لگانے یہان

تک کہ ایک خط کے پڑھنے سے بھی مرض نقرس کا دورہ ہوجاتا تھا۔

یہ بات بھی ہم کو نہ بھولنی چاہیے کہ مطالعہ سے خون دماغ مین جاتا ہے

اور کوئی چیز اس سے زیادہ خوف ناک نہین ہوسکتی کہ بسترے مین مطالعہ

کیا جاوے کیونکہ سونا اور سونے مین جسم کی حالت یہ دونون خون کی

مقدار سر مین بڑھاتے ہین۔

پس رات کا مطالعہ اُن تمام خرابیون کی پیدائش کا باعث ہوتا ہے جو آرام

کی کمی سے پیدا ہوتی ہین۔ اعضاے مذکور کو زیادہ تر صدمہ پہونچتا ہے اعصاب

یا تو خراب ہوجاتے ہین یا سخت حرکات سے اُن مین شورش پڑجاتی ہے۔

اس سے بے ربط خیالات کے سلسلے۔ بے شمار توہمات۔ خلل دماغ اور

درد سر پیدا ہوجاتا ہے۔ آخر کار نیند اور آرام کی خواہش دور ہوجاتی ہے

اور اس لاعلاج بیماری کا نام انجام پر مہلک خرابی رکھا جاتا ہے۔

بیداری شب کی مضرتین گیس اور شمع کے اثرات سے جو اپنے بخارات سے

ہوا کو متعفن کردیتے ہین زیادہ تر ترقی پکڑتی ہین۔ یہ ابخرات پھیپھڑون۔

آنکھون اور اعصاب کے واسطے زہر قاتل سے کم نہین ہوتے۔ پس کثیر

المنفعت یہی بات ہے کہ مناسب وقت پر بسترے پر جائین اور علی الصباح

جاگین صبح کا وقت مطالعہ کے لیے ازبس مفید اور مبارک ہے۔ عربی مین

رات کے کام کی تعریف

وقت السحر"۔

رات کے مطالعہ کی نسبت بعض لوگون نے مفید رائین بھی ظاہر کی ہین گو اطبا اس کی پھر بھی اجازت نہ دین گے کاڈن مل میگزین کے ابتدائی نمبرون مین کسی تجربہ کار اور لائق شخص نے ایک مضمون "کاروبار" پر لکھا ہے وہ شخص رات کے مطالعہ کے حق مین مفید رائے دیتا ہے اور لکھتا ہے کہ "اگر تم رات کے وقت ایک گھنٹہ بھی کام کر سکو وہ ایک گھنٹہ دن کے دو گھنٹون کے برابر ہوتا ہے۔ اس وقت اندر اور باہر تمام طرف خاموشی ہوتی ہے۔ دماغ صاف ہوتا ہے۔ دل کے پریشان اور سراسیمہ کرنے والے اثرات ختم ہو جاتے ہین۔ اس قسم کے خیالات سے محفوظ ہوتے ہین کہ اب کیا کیا جائے اور کون سی مشکل کا سامنا ہوگا۔ تم کو معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے اور خارجی دنیا کے مابین ایک خلیج واقع ہو گئی ہے جو بمنزلہ موت کی کھاڑی کے ہے اور یہ کہ تم کو کل کی فکر نہ کرنی چاہیے جب تک کل نہ آجائے۔ ایسے عظیم اور دقیق خیالات بہت کم ہین جو خاموش ستارون کے سایہ مین حل نہو جائین"۔

مشہور فاضلین

یہان پر ہم مطالعہ شب کی نسبت بعض فاضل اشخاص کے عمل بیان کرتے ہین ٹھامسن برچ مشہور سوانح نویس اور مورخ اپنے ابتدائی ایام مین اس لیئے مشہور تھا کہ وہ اپنے نیند کے وقت مین سے مطالعہ کے لیئے چند گھنٹے چرا لیتا تھا۔ آیزک ڈٹسن ان تین سالون مین جب کہ وہ مسٹر فرملس کے ساتھ رہا تھا یہان تک غیر معمولی سرگرمی سے مطالعہ مین مصروف رہا کہ اس کی جسمانی صحت

کے واسطے اس نے کوئی وقت نہین مقرر کیا تھا بلکہ یہ کہ اس نے اپنے آرام اور خواب کے گھنٹے بہت کم کر دیے تھے

دوڈیے بڑے زور اور دل چسپی کے ساتھ فسانجات کے نیم شبی مطالعہ کو بیان کرتا ہے جن کو وہ اور اُس کا باپ مل کر پڑھتے تھے کتاب کا بند کرنا وہ جانتے ہی نہ تھے جب تک کہ ختم نہ ہو جائے بعض اوقات طلوع آفتاب کے وقت ابابیلون کی آواز سُن کر اُس کا باپ چلا اُٹھتا تھا "اُٹھو۔ بھاگو۔ چلو۔ سوئین"۔

الفیا صاحب کا یہ قول ہے کہ رات کو چراغ کی روشنی مین کتاب پڑھنے کے برابر دنیا مین اور کوئی چیز نہین ہے۔ اس نے دوپہر کو بھی باغ مین کتاب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیا تھا مگر اپنی پسندیدہ روش کے مقابلہ مین اُس محنت کو وہ بالکل فضول اور رائگان بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ رات کے وقت چراغ کی روشنی مین لکھنے سے خیالات ہضم ہوتے جاتے ہین فوبس جیسے عالم کی تحریرون کو وہ ہنسی اور تمسخر سمجھ کر رد کرتا تھا اور بڑے زور کے ساتھ یہ جملہ کہا کرتا تھا کہ "آفتاب کی روشنی مین آج تک ایک نظم بھی نہین لکھی گئی"۔

ڈی کوان سی صاحب کالرج صاحب کی نسبت یہ بیان کرتا ہے کہ وہ بالکل چراغ کی روشنی مین اسی طریق سے زندگی بسر کرتا تھا جو نیسیکا صاحب نے روم کے تعیش کے زمانے کا بیان کیا ہے۔ تیسرے پہر کو دو یا تین بجے کے وقت یہ فیلسوف شاعر اپنی شکل دکھاتا تھا اور رات کے سناٹے مین جب کہ گرمیس میں کی خاموش جھوپڑیون کی روشنی بالکل تاریکی سے مبدل ہو جاتی تھی تو دیر سے

آنے والے مسافرون کو کالیج کا چراغ شب بلاناغہ جلتا دکھائی دیتا تھا اور صبح کو
سات یا آٹھ بجے جس وقت لوگ بستر سے چھوڑکر اپنے اپنے کاروبار کے لیے
باہر جا رہے ہوتے تھے تو یہ عاشق خیال سونے کے لیے اُٹھتا تھا۔

ضروری امر نیند

بہر نوع کسی نہ کسی وقت سونا لازمی امر ہے۔ ڈاکٹر فادیس ون سلو کہتے ہین کہ علم
ترکیب جسم انسانی مین اس سے واضح تر اور کوئی قاعدہ نہین ہے کہ بیداری کے گھنٹون
مین دماغ اور اُس کی قویٰ صرف ہوتی رہتی ہین اور خوابیدگی کے وقت مین
اُس کی تلافی ہو جاتی ہے۔ اگر وہ تلافی صرف کے برابر نہ ہو تو دماغ پراگندہ ہو
جاتا ہے اور اسی کو دیوانگی کہتے ہین۔ انگلستان کی قدیم تاریخ کا یہ ایک مشہور
واقعہ ہے کہ جن لوگون کی نسبت موت کا فتویٰ دیا جاتا تھا اُن کو سونے
نہین دیتے تھے یہان تک کہ وہ دیوانہ ہو کر خود ہی مر جاتے تھے۔ اور یہ بھی
صحیح ہے کہ جو لوگ بھوک سے تباہ ہوے وہ عموماً دیوانے ہو کر مرے یعنی دماغ
کی پرورش نہ ہوئی اور نہ وہ سو سکے۔ اس سے تین عملی نتائج مترشح ہوتے ہین
جن کو ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

اول۔ جو لوگ زیادہ سوچتے ہین اور دماغ سے زیادہ کام لیتے ہین نیند کے
زیادہ تر محتاج ہوتے ہین۔

دوم۔ جو وقت ضروری نیند سے بچا لیا جاتا ہے دل و دماغ اور جسم کے واسطے
لاعلاج تباہی کا باعث ہوتا ہے۔

سوم۔ اپنے آپ کو۔ اپنے بچون۔ اور لوگون کو جو تمھارے متعلقین مین سے
ہین پورا عرصہ سونے کے واسطے دو۔ اُن کو اس بارہ مین مجبور کرو کہ با قاعدہ

طور پر سوہرے سو رہین اور صبح کے وقت آپ ہی جاگ اٹھین۔ کوئی دو ہی ہفتون مین طلوع اور غروب ہونے والے آفتاب کی باقاعدگی کے مانند نیچر خود انھین اس بات کا عادی بنا دے گی کہ وہ باقاعدہ طور پر سونے اور جاگنے والے ہو جائین۔ یہ ایک مسلم اور قابل عمل قاعدہ ہے۔ اب یہ امر باقی رہ گیا ہے کہ ہر شخص کو کس قدر سونا چاہیئے۔ اس کے لیئے کوئی عام اندازہ نہین مقرر کیا جا سکتا ہر شخص اپنی ضرورت کے موافق خاص قاعدہ خود بنا لے گا۔

دماغ کی شدید محنت کے وقت عضو مصروف مین خون جوش کھا آتا ہے۔ سر اور گردن کی نالیان خون سے بھر جاتی ہین جیسا کہ چہرے کی سرخی سے عیان ہوتا ہے اور اگر یہ حالت انتشار بہت دیر تک جاری رہے تو نالیون کی قوت کشش ضائع ہو جاتی ہے اس سے تیزی ذہانت کو صدمہ پہونچتا ہے۔ قرار واقعی طور پر نیند کا عمل پورا نہین ہو سکتا اور جو بات سب سے زیادہ خوفناک ہے وہ یہ ہے کہ وہ حیات بخش عرق دماغ کی کمی پورا کرنے کے لیے وہان تک جا نہین سکتا۔ دراز بے خوابی کی بعض عجیب و غریب مثالین ذہنی قوے کے بے حد استعمال کے نتائج مین سنی گئی ہین بوسرھاو بیان کرتا ہے کہ ایک موقع پر جب مین کسی خاص مضمون مین مشغول تھا تو چھ ہفتون تک مین نے سونے کے لیئے آنکھین نہین بند کی تھین جنرل پچ گرو نے سر گلبرٹ بلین کو لکھا تھا کہ جس سال مین مین جنگ مین مشغول تھا اس سال دن رات کے چوبیس گھنٹون مین سے مین صرف ایک گھنٹہ سویا کرتا تھا۔ ایسے ہی اور بہت سے واقعات ہین مگر اصل یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ مبالغہ سے خالی نہین۔ کیونکہ لوگ

صحیح امر ہے کہ نیند کے ضروری وقت مین سے کسی معقول حصہ کا متواتر کم کر
جانا صحت کو نہایت ہی خطرناک صدمہ پہونچاتا ہے ڈاکٹر ڈھے فلڈ صاحب
اپنی ایک کتاب مین نیند کے بیان مین ایک عالم کا ذکر کرتے ہین کہ جب وہ
شخص اپنے دل پسند مطالعہ مین مصروف تھا تو دن رات مین صرف چار
گھنٹہ سویا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد اُس کی اس شاقہ محنت کا نتیجہ ایک عجیب
صورت مین ظاہر ہوا۔ یعنی اُس نے ایک بار ایک حکیم سے بیان کیا کہ اگرچہ مین
صحیح دلائل کا ایک معقول سلسلہ اپنے ذہن مین جمع کر سکتا ہون لیکن جب اپنے
خیالات کو کاغذ پر لکھنے کی کوشش کرتا ہون تو لکھا ہوا مجموعہ محض بیہودہ اور
بے ربط الفاظ مین ہوتا ہے۔ لکھتے وقت میرے خیالات اس قدر سرعت اور
تیزی سے نمایان ہوتے ہین کہ ناپیوستگی خیالات کو مین بالکل نہین معلوم کر سکتا
لیکن جب اُن کو پڑھنے کے واسطے کہین ٹھہر جاتا ہون تو اُس وقت معلوم ہوتا ہے
کہ کاغذ پر محض بے معنی الفاظ لکھے ہوے ہین جن خیالات کو مین لکھنا چاہتا تھا اُن
کو الفاظ سے کچھ بھی نسبت نہین ہوتی۔ چنانچہ ایک دفعہ جب مجھے اپنے ایک
دوست سے کتاب منگوانی تھی مین نے اسی غرض سے جو رقعہ اُس کو لکھا تھا اُس
کے مکرر پڑھنے سے معلوم ہوا کہ مین نے بجاے درخواست طلب کتاب کے سقراط
کی وہ دعا لکھدی ہے جو افلاطون نے بیان کی ہے سر آئزک نیوٹن نے
اپنی زندگی کے آخری ایام مین بیداری سے بہت تکلیف اُٹھائی تھی۔ ہر ایک طبیب
اس امر کو جانتا ہے کہ متواتر بے خوابی جسمانی اور ذہنی دونون حیثیتون کو بہت بڑا

مین ایک قسم کی غیر معمولی صفائی کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کام رفتہ رفتہ اُن کو ناگوار معلوم ہونے لگتا ہے۔ دفعۃً حافظہ کی ناکامی سے خوف زدہ ہو جاتے ہین کام کرتے کرتے غم و غصہ اُن پر سوار ہو جاتا ہے اور زیادہ دیر تک اپنی توجہ کو ایک طرف قائم نہین رکھ سکتے۔ آخر کار اُنھین معلوم ہوتا ہے کہ تمام ذہنی قابلیتین اُن سے نکال کر باہر رکھدی گئی ہین اگر ان آگاہ کرنے والی علامتون کی بروقت احتیاط نہ کی جاے تو لاعلاج خرابیون مین گرفتار ہونا اُن کی یقینی اور آنے والی قسمت ہوگی۔

ورزش

کافی نیند کے علاوہ طالب علمون کے واسطے ورزش کرنا بھی ضروری ہے یہان تک کہ ہم اس کی ضرورت۔ اہمیت اور لزوم کا مبالغہ کرنے سے عاجز ہین ڈاکٹر فلد صاحب لکھتے ہین کہ گھوڑے کی سواری سب سے عمدہ اور سب سے اعلیٰ درجہ کی ورزش ہے کیونکہ اس مین سُست اور حسیت دونون قسم کی ریاضتین شامل ہین۔ چلنے۔ دوڑنے۔ بھاگنے۔ یا اور اس قسم کی ورزشون مین زیادہ محنت اور طاقت کی ضرورت ہوتی ہے چین صاحب اپنے مشہور رسالہ دی انگلش میلیڈے مین جو فلد صاحب کی کتاب سے قریباً بیس برس بعد لکھا گیا تھا۔ گھوڑے کی سواری کا تمام قسم کی ورزشون سے عمدہ ہونا تسلیم کرتے ہین۔ اس کی نسبت وہ یہ دلائل بیان کرتے ہین کہ گو پیادہ پھرنے سے بھی وہی نفع ہے جو سواری سے ہے لیکن پیادگی زیادہ محنت طلب اور دشوار ہے۔ طالب علم کی ورزش کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کی دل چسپی شامل ہو تنہا چلنے یا سوار ہو جانے سے

پھر کوئی بیماری صحت حاصل ہوتی تاوقتیکہ دل جملہ افکار اور اندیشون سے خالی نہ ہو

اگر سیر و تفریح کے گھنٹون مین مطالعہ بھی جاری رکھا جاے تو یقیناً ان دونون

اغراض مین سے ایک بھی پوری نہ ہوگی - ایسے اوقات مین ایک دوست (جو

مصنف نہ ہو) بہتر رفیق ثابت ہوگا -

ایک ایسا شخص جو فطرۃً قوی الجثہ ہو اور صاف اور مضبوط دماغ رکھتا ہو سالہا

سال تک ہر روز بارہ یا چودہ گھنٹے کام کر سکے گا بشرطیکہ اتنے بڑے وقت کے

صرف کرنے کے بعد صرف چند ساعتین ہی جو تفریح و ورزش اور نیند کے واسطے

کافی ہون وہ ہر روز نکالتا رہے لیکن ورزش کی کمی قوت ہاضمہ اور اس قسم کی

اور قوی کو ضعیف کر کے صحت آور اور عمدہ خون کا دماغ کی طرف بہنا کم کر دیتی ہے

دماغ کو ایک بہت بڑی مقدار مین خون کی ضرورت ہوتی ہے خاص کر جب کہ

دماغی مادہ دماغی ریاضتون سے کم ہو جاتا ہے اور حسب معمول قواے جسمانی پر

بے حد ذہنی ریاضت کشی کا مخصوص صدمہ پہونچ جاتا ہے قواے جسمانی کی کمزوری

نیچر کا ایک مخلصانہ اور مشفقانہ سمن (اطلاع نامہ) ہے اگر ہم بروقت اس کی

طرف توجہ کرین تو کچھ شک نہین کہ اس کے بعد آنے والے خطرناک نتائج سے ہم

محفوظ رہین سب سے عمدہ وافعہ اور مجرب علاج اس کے لیے اوسط درجہ کی

ریاضت کا بکثرت کرنا ہے -

صحت و طاقت پر پروفیسر بلیکی کی راے

پروفیسر بلیکی ایک مقام پر لکھتے ہین کہ یہ ممکن ہے کہ ایک آدمی تندرست

ہو مگر مضبوط نہ ہو مگر تمام قسم کی صحت کا مدار کم و بیش طاقت پر ہے اور تمام

بیماریون کا منبع کمزوری اور ناطاقتی ہے - اب ایک آدمی قانون فطرت کو نعوذ

[illegible] جاتی ہین یہ [illegible]

کی مستوا تر اور معمولی ورزش ہے اور جو چیز اس قوت کے عمل کو کم کرتی ہے یا روکتی ہے (مثلاً تند ہوا یا پالا) وہ بڑھاؤ کو بند کر دے گی اور پیداوار کو روک دیگی پس طالب علم کو بخیتہ طور پر یاد رکھنا چاہیے کہ کرسی پر بیٹھے یا میز پر جھکے یا کتاب مین محو رہنے سے جسم کبھی نہین بڑھ سکتا صرف ورزش ہی سے خون متحرک ہوتا ہے اور اعصاب آزادی کے ساتھ اپنا عمل کرتے ہین اگر ورزش نہ کی جاے تو بیماریون کے لاحق ہونے مین نیچر کا کچھ قصور نہ ہوگا۔

کھلی ہوا مین

"ہر ایک طالب علم کو مصمم اور مقدس ارادہ کر لینا چاہیے کہ ہر روز کھلی ہوا مین کم سے کم دو گھنٹے تک پھرے۔

اگر وہ اس کا پابند نہ ہو سکا تو پانون کا ٹھنڈا ہونا گوشت کے ڈھانچہ کے اندرونی حصون کے متحرک پہیہ کی رفتار کا بند ہونا معدہ اور دماغ کی بے شمار بیماریان مناسب وقت پر اُس کو اس امر کی اطلاع کرنے سے نہ چوکین گی کہ وہ نیچر کا بہت بڑا قصور کر رہا ہے اور اگر اُس وقت بھی خبردار ہو کر نہ سنبھلا اور اپنی غلطی کی اصلاح نہ کر لی تو خطاکار لونڈے کی طرح سخت زد و کوب کا اُسے متحمل ہونا پڑیگا کیونکہ نیچر دنیا کے رحم دل انسانون کی طرح نہین ہے کہ کسی وقت اپنے سلوک مین وہ ترحم اور معافی سے بھی برتاؤ کرے گی۔

"لیکن ایک طالب علم کو بیٹھے رہنے کی کاہل اور ناتن درست عادت کیون اختیار کرنی چاہیے؟ ایک شخص کھڑے ہو کر بھی ایسا ہی سوچ سکتا ہے جیسا کہ بیٹھ کر اور پڑھنے کی نسبت ان ایام مین جب کہ بھاری اور وزنی کتابین ارزان اور ہلکی

مل سکتی ہین تو کیا ضرورت ہے کہ ایک شخص اپنی پشت کو جھکا کر اور گردن کو دہرا کیے ہوے صرف اس لیئے پڑا رہے کہ اس کے ہاتھ مین کتاب ہے۔ ایک شخص کمرے مین ادھر اُدھر ٹہل کر کوئی نظم یا ناٹک زیادہ عمدگی اور اثر کے ساتھ پڑھ سکتا ہے بہ نسبت اُس کے کہ کرسی مین بیٹھ کر اونگھا کرے اور پڑھے۔ بیٹھنا فی الواقع ایک سست اور منحوس عادت ہے اور اس سے پرہیز واجب ہے لیکن جب ایک شخص بیٹھتا ہے یا اُس کو بیٹھنا ضروری ہے تو بہر صورت سیدھا بیٹھنا چاہیے تاکہ پشت اُس کی بالکل بے خم ہو اور سینہ پورا اُبھرا ہوا ہو۔ نیز جب کسی زبان کا مطالعہ کر رہا ہو یا نظم کے کسی عمدہ حصہ کو پڑھ رہا ہو تو اُس کو تا امکان بلند آواز سے پڑھنا چاہیے کلیمنس اوف الکزنڈریا نے اسے بہت پسند کیا ہے اس قاعدہ سے دوگونہ منفعت حاصل ہوتی ہے ایک تو انسان کے جان بخش عنصر یعنی پھیپھڑے کو تقویت۔ اور دوسرا امتیاز صوت کی تفہیم۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے مدارس نے نہایت بیہودگی اور بے پروائی سے اس کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ بہت سی صورتون مین ایک طالب علم کے اُس علم کے درمیان جس کے وہ درپئے تحصیل ہے اور اُن کاہل عادات مین جن مین طالب علم اکثر گرفتار ہو جاتے ہین کوئی واسطہ یا تعلق نہین ہے۔

مسٹر ہمیرٹن کا قول ہے کہ بڑے شہرون کے باشندے دیہاتی کھیلون اور تماشون کی جگہ اپنے اکھاڑون کی ورزشون سے کام لیتے ہین ان ورزشون مین ایک فضیلت یہ ہوتی ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر کی جاتی ہین اور قوت طلب

کی قوت اور فرحت بخش ہوا کہاں سے پیدا کر سکتا ہے۔ ہمیں صرف ورزش
ہی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کھلی ہوا صحت کے واسطے ازبس لازمی ہے سقف
آسمان کے نیچے بسر کرنے والوں کی روح کو جو بلندی اور عظمت حاصل ہوتی ہے،
وہ شہر کی بوسیدہ چھتوں کے نیچے گذر کرنے والوں کو کب نصیب ہو سکتی ہے
جی سیٹ لوگوں میں یہ ایک مسلم اصول تھا کہ ہر دو گھنٹوں کے مطالعہ کے
بعد طالب علم کے دل کو کم و بیش کسل کے باعث سستا جانا چاہیئے۔ اس
بارے میں وہ سینی کا صاحب کی نصیحت پر کاربند ہوتے تھے جو اُس نے اپنے
رسالہ "دی ٹرنکیو الیٹی اوف دی سول"

(The Tranquillity Of The Soule)

کے خاتمہ پر لکھی ہے کہ تواتر محنت سے روح مردہ ہو جاتی ہے اس لیئے دل کو
ساعت بہ ساعت انواع و اقسام کی دلچسپیوں سے تفریح دینی چاہیئے۔

اگر یہ روایت صحیح ہے تو یوں بیان کیا ہے کہ سقراط ایک لکڑی کے گھوڑے
پر سوار ہو کر ورزش کیا کرتا تھا جس سے اُس کا شاگرد السی بی آیٹ یٹیز اُس پر
ہنسا کرتا تھا۔

فرانس کا مشہور فسانہ نویس ایٹو گن سو ہر صبح کو دس بجے تک لکھا کرتا تھا اور
دن کا باقی حصہ یا تو اپنی دیہاتی جاگیر میں گھوڑے کی سواری میں گذارتا تھا یا
شکار میں مصروف رہا کرتا تھا اور یا پودھے لگاتا رہتا تھا۔ جس کا اسے صرف شوق
ہی نہ تھا بلکہ ایک گونہ عشق تھا۔

شبلی صاحب کو خوشی کشتی کھیلنے میں اچھی

کی ورزش کر چلتا تھا تو اُس کے دل کو متواتر انجماد اور استغراق کی ماندگی سے رہائی ہو جاتی تھی۔ یہ ایک عام قاعدہ پایا جائے گا کہ جب کسی ممتاز ذہین شخص نے اپنے قویٰ کو پوری چستی کی حالت مین رکھا ہے تو کاہل زندگی کے بد اثرات سے وہ بالکل محفوظ رہا ہے۔

فرینکلن صاحب کا کمی ورزش سے وقت بچانے کا اصول بالکل غلطی پر مبنی تھا چند ساعتون کی سخت جسمانی ریاضت کئی گھنٹون کی اوسط درجہ کی ورزش کے برابر نہین ہو سکتی۔ بے شمار قسم کی خوبیون کو ایک تنگ دائرہ مین جمع کرنے کی خواہش عام انسانی خواہشات مین سے ہے مگر نیچر کی فراخ سیاست اسے ہرگز گوارا نہین کرے گی۔

سائینی کا صاحب نے جو کچھ ورزش کی نسبت بیان کیا ہے اس مین ایک امر قابل لحاظ ہے۔ یہ دیرینہ فیلسوف جس کے عادات بالکل بے علمی کے تھے۔ عالمون کو ملامت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ "تمھاری دلچسپی خواہ کسی چیز مین ہو تمھین جسمانی ورزش کو چھوڑ کر دلی ریاضت ہی کی طرف نہین متوجہ رہنا چاہیے جب کہ اس آخری خواہش کے پورا کرنے کا تم کو ہر وقت موقع حاصل ہے"۔

ٹسٹ صاحب اپنے مضمون "عالمون کی صحت" کے خاتمہ پر یہ لکھتا ہے کہ "جب تک مین ایک بڑی افسوس ناک فروگذاشت کی تلافی نہ کر لون گا مین اپنا مضمون ختم نہ کرونگا اور نہ میرا یہ ارادہ ہے کہ تمھاری امیدون مین تمھین نا امید کرون پس مین قانون حفظان صحت کے اس عظیم راز کو افشا کیے دیتا ہون جو اب تک مین نے پوشیدہ رکھا ہے۔ یعنے لفظون [illegible]

دلی توجہ کے ساتھ پڑھو۔ مین کہنا چاہتا ہون کہ طبیعت کی لطافت عقل کی جز
اعظم ہے اور ایک صالح زندگی خوشی او رمسرت کا منبع ہے۔ ایمان داری اور
صاف دلی جو تمام قسم کی لگاوٹون سے خالی ہو صحت کے بہترین حافظ ہین۔
یہ بہت بڑی شرم کی بات ہے کہ عالمون مین یہ اوصاف نہ پائے جائین
کیون کہ علم بغیر عقل کے محض بے کار ہے بدون یاوری عصمت کے میوزز
کس کام آتی ھین علم کا نتیجہ سواے اس کے اور کیا ہے کہ عقل حاصل کی جاے
کیا گذشتہ زمانون مین عالم دانا نہ تھے؟ صرف علم سے کچھ فائدہ نہین ہے۔
میری نظرون مین اُن حکیمون کی کچھ قدر نہین ہے جو یہ کہا کرتے ہین کہ صالح
کیون کر ہوتے ہین اور اخلاقی تصورات مین ہمہ تن غرق ہو جانے سے کیا
فائدہ ہے؟ اور ان لوگون کی جو نیکی کو دیکھتے ہین اور پھر بدی کرتے جاتے
ہین حیف ہے اُن پر۔ وہ اپنے بد اعمال کی نہایت سخت سزا پائین گے۔
خواہشاتِ نفسانی کی قوت پر غور کرو اور دیکھو کہ وہ لوگ جو اپنی طبیعت کے
میلان کو مناسب طور پر عمل مین لاتے ہین اپنی صحت کی عمدہ حالت کو ترقی
دیتے ہین اور وہ جو اُس کی خلاف ورزی کرتے ہین اس کو تباہ کر دیتے ہین
مگر وہ کون سی چیز ہے جو دل پر عمدہ اثر پیدا کر سکتی ہے؟ صرف گذشتہ نیک زندگی
کی یاد داشت۔

" برخلاف اس کے اپنی بد دیانتیون اور بے ایمانیون کی بے رحم ملامت

---

* یہ نام نو فرضی دیویون کا ہے جو علم موسیقی کے مانند اور نازک علوم کی موجد اور مالک خیال کی جاتی ہین۔ (مترجم)

دل اور جسم دونون کو تباہ کر دیتی ہے۔ کیون کہ اگر دل غم کا شکار ہو تو خلاقِ
عالم کا یہ منشا ہے کہ جسم کے ریشے ڈھیلے ہو جا دین اور صحت اور خوب صورتی
دونون جاتی رہین بعض آدمیون کی مہیب اور وحشت افزا بے قراریون
اور اضطرابون کو یاد کر کے میرے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین جنھون
نے انعام ایزدی کو ناجائز طریقون مین استعمال کیا تھا۔ اور آخر کار صیاد اجل
کا شکار ہوے۔

اس وقت مین بعض نیک شخصون کی مسرور وفاتون کو یاد کر کے اظہار مسرت
سے باز نہین رہ سکتا جنھون نے اپنی زندگیان پسندیدہ اور متصف اعمال
سے گذاری ہین اور اس مبداے جملہ صور کی طرف خوشی سے واپس گئے
ہین۔ اُن پر سے خاکی کفن اُتار کر قدیمی خوشی کا تاج اُنھین پنھایا گیا ہے۔

سوانح عمریون سے جو کچھ معلوم ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ بڑے بڑے ذکی
اور فاضل لوگ خوش باش اور صابر ہوے ہین زر اور قوت کے وہ خواہان نہ
تھے بلکہ زندگی سے حظ اُٹھانا اور خوشی کے اثرات معلوم کرنا اُن کی علت غائی
تھی۔ ہومر۔ ہوریس۔ ورجل۔ فانٹیسیگنی۔ شیکسپئر۔ کرونٹیز یہ سب اسی
قماش کے آدمی تھے صحت اور حقیقی خوشی اُنھین لوگون کا حصہ تھا خوش معاش
لوگون کے گروہ مین لوتھر۔ فوبر۔ بیکن۔ لیونارڈو ڈاونسی۔ ریفیل۔ اور میکائیل اینگلو
کو بھی شمار کر لینا چاہیے شاید وہ بھی خوش تھے کیون کہ وہ ہر وقت اُسی کام
مین مصروف رہتے تھے جن سے اُن کو راحت اور مسرت حاصل ہوتی تھی یعنی
بزرگ دلون کے ناوصفت اور بیش بہا خیالات پیدا کرنے مین ملٹن نے

طبع آدمی پیدا ہوگا ھنری فیلڈنگ کو اگرچہ پیدا ہوتے ہی قرض مشکلات
اور بے شمار جسمانی اذیتون کا سامنا کرنا پڑا تھا مگر لیڈی میری ووڈ ٹلی
اُس کی نسبت بیان کرتی ہے کہ "اس کی خوش طبعی۔ یہہ وصف نے مجھ پر
بہت بڑا اثر پیدا کیا تھا اور اُس کی زندگی کی بعض ساعتین جس خوشی مین
گذرتی تھین مشکل ہے کہ دنیا مین کسی دوسرے کو نصیب ہوتی ہون"۔ ڈاکٹر
جانسن اپنی تمام تکالیف اور بدقسمتیون کے باوجود ایک دلیر اور خوش طبع
شخص تھا۔ جانسن کی یہ رائے تھی کہ آدمی جس قدر بڑا ہوتا ہے اُسی قدر اُسکو
زیادہ تر خوش حال ہونا چاہیئے اور طبائع انسان کو چاہیئے کہ زمانے کے ساتھ
ساتھ ملایم ہوتی جائین۔

سر والٹر سکاٹ ایک ایسا شخص تھا جو انسانی ترحم کے شیر سے بھرا ہوا تھا
ہر ایک شخص اُس سے محبت کرتا تھا۔

ڈاکٹر آرنلڈ اسی طرح کی سرگرم عادات رکھتا تھا۔ اگر اس کو مجسم انسانی ہمدردی
کہین تو بے جا نہین ہے۔ کوئی چیز ظاہری یا بناوٹی خلق و مدارات کی اُس
کے گرد و پیش نہین تھی۔

ھڈ نی سمتھ قوت بشاشت کی ایک اور تصویر تھی وہ ہمیشہ اشیا کو اُن کے
روشن اور منور پہلو سے دیکھنے کے لیئے تیار رہتا تھا۔ سیاہ بادلون مین بھی
جو چیز وہ دیکھتا تھا وہ سفید اور چمکیلے خط ہوتے تھے۔ اُس کی نیک طبیعت
محنت اور شفقت کے گھنٹون مین بھی اُس سے علیحدہ نہ ہوتی تھی۔ اواخر

گزرا یا جب وہ بہت ہی زبون حالی اور ناچار ہو گیا تو اپنے ایک دوست کو
لکھا کہ مجھے صرف نقرس اور ضیق النفس ہی نہین بلکہ اور چھ سات بیماریاں ہین
مگر ویسے مین اچھا بھلا ہون۔ اُس نے اپنے آخری خطوں مین ایک خط مین
لیڈی کارلینل کو لکھا کہ "اگر تم سُنو کہ کہین آٹھ نو سیر گوشت لاوارث پڑا
ہے تو سمجھنا کہ میرا ہی ہے۔ مین ایسا معلوم ہوتا ہون کہ گویا ایک کیوریٹ
(نائب پادری) میرے جسم سے نکال لیا گیا ہے"۔

قواے ذہنی کی شدید ورزش

ڈاکٹر ھوف لینڈ اپنی کتاب "آرٹ آوف پرولانگینگ لائف" یعنی "فن
درازی عمر" مین اُن اثرات کی طرف زیادہ تر توجہ دلائی ہے جو قواے ذہنی
کی کثیر ریاضت سے پیدا ہوتی ہین۔ وہ لکھتا ہے کہ کیا ذہنی اور کیا جسمانی
دونون قسم کی زیادتیون سے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہین اور یہ
بات قابل لحاظ ہے کہ قواے ذہنی کا اصراف اور قوت حیات کی تباہی
جو اُس کے ساتھ شامل ہوتی ہے صحت اور دورِ حیات پر ویسا ہی اثر کرتی ہے جیسی
کہ جسمانی قویٰ کی تباہی یعنی قوت ہاضمہ زائل ہو جاتی ہے کاہلی ضعف اور اعصاب
کی کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ سل اور دق کے مرض اور بے وقت موت واقع ہوتی ہے
تاہم خلقی بناوٹ اور جسمانی ساخت کے تفاوت پر بہت کچھ حصر ہے اور
وہ لوگ جن کی روحانی ترکیب فطرۃً مضبوط اور چسپت واقع ہوئی ہے اس قسم
کی ریاضتون سے اتنی تکلیف نہین اُٹھاتے جتنی کہ وہ لوگ جو ان فوائد سے
محروم ہین۔ پس اُن لوگون کو زیادہ تر تکالیف کا متحمل ہونا پڑتا ہے جن کی قلبی
ساخت اوسط درجہ کی بنائی گئی ہے مگر وہ اُس پر اُس کی طاقتون کے زیادہ

زور ڈالنے کی کوشش کرتے ہین اور ذہنی ریاضتون کی وہ کثرت جو ہم بیکار

کرتے ہین در آن حالے کہ اس سے خوشی حاصل کرنا بھی ہمارا مقصود نہین ہوتا

ضرور ہے کہ ہم کو حد سے زیادہ کم زور کردے۔

لیکن یہان پر یہ سوال کرنا چاہئیے کہ کثیر ذہنی ریاضت سے کیا مراد ہے؟ عام

طور پر اس کی تعریف کرنا ایسا ہی محال ہے جیسا کہ بسیار خواری وغیرہ کی کیون

کہ اس سب کا انحصار ذہنی قوی کی حالت اور قابلیت کے تفاوت پر ہے اور

وہ بھی ایسے ہی تفاوت ہوتے ہین جیسے کہ قوائے ہاضمہ۔

یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کے واسطے وہ کثیر ذہنی ریاضت ہو جو ایک اور زیادہ

مضبوط قوی رکھنے والے آدمی کے واسطے ویسی نہ ہو۔ نیز وہ حالات جن کے

مطابق اس قیمتی قوت کو استعمال کیا جاتا ہے ایک اہم تفاوت پیدا کرتے

ہین پس ہم زیادہ تصریح اور صحت کے ساتھ اس امر کو بیان کرینگے کہ قوت

متخیلہ مین کثرت اور فزونی سے کیا مراد ہے۔

(۱) جب کوئی شخص دقیق خیال مین مصروف ہوتا ہے تو وہ اپنے جسم کو فراموش

کر دیتا ہے ہماری قوی کا ہر ایک بے قاعدہ شغل مضر ہوتا ہے۔

چون کہ آدمی اپنے خیالات کی ورزش سے جب کہ وہ جسمانی ریاضت کی طرف

توجہ نہ کرے از حد ضعیف ہو جاتا ہے تو یہ بھی ایسا ہی یقینی امر ہے کہ وہ لوگ

بغیر نقصان صحت کے دل سے بہت کام لے سکتے ہین جو ساتھ ہی معینہ وقت

اور مناسب طریق پر جسمانی ورزش کرتے جاتے ہین جب ایک شخص کسی مضمون

پر بہت زیادہ غور کرتا ہے تو اس پر بھی اسی حرکت اعصابی کے قانون کا اعادہ

حرکت دیتا رہے تو پاؤ گھنٹہ تک وہ زیادہ تر تھک جاوے گا بہ نسبت اُس کے
کہ دو گھنٹوں مین مختلف جوانب مین حرکت دینے سے تھکتا۔ اسی طرح ذہنی
قوی کو خیال کی یک جہتی اور متواتر مصروفیت سے زیادہ اور کوئی چیز تھکانے
والی نہین ہے۔ چنانچہ بورهیو بیان کرتا ہے کہ "چند روز تک دن رات
ایک ہی مضمون کا بہت سخت مطالعہ کرنے کے بعد مین ایسا ضعیف اور کمزور
ہو کر گر گیا کہ عرصہ تک بے ہوش اور مردے کی حالت مین پڑا رہا۔
پس مضمون کا مناسب تغیر ہمارے مطالعہ کا سب سے پہلا قاعدہ ہونا چاہیے
تاکہ ہماری صحت کو صدمہ نہ پہونچے اور مجموعی صورت مین کام زیادہ ہو۔
هیوف لینڈ صاحب کہتے ہین "مین بہت سے خیال سے زیادہ کام لینے
والون۔ علم ریاضی کے عاشقون اور فیلسوفون کو جانتا ہون جو اپنی عمرون مین
پختہ ہونے کے باوجود خوش اور قانع ہین لیکن مین یہ بھی جانتا ہون کہ وہ
مطالعہ مین گوناگونی کے قاعدہ کے پابند ہین اور ہمیشہ اپنے وقت کو مختلف
قسم کے مطالعون یعنی تواریخ۔ دلچسپ نظم۔ سفرنامون اور نیچرل ہسٹری کے
مضامین پڑھنے مین صرف کرتے ہین یہ قاعدہ اس غرض کے لیے بہت مفید
ہے کہ عملی اور خیالی زندگی آپس مین مخلوط کر دی جاے۔
(۲) جب ایک شخص اپنے دل کو بہت مشکل اور مختلف مضامین مین لگا دیتا
ہے جیسے کہ اعلی تر ریاضی اور علم الہیآت کے سوالات ہین تو مقاصد کے لحاظ سے
ایک بڑا اختلاف پیدا ہوتا ہے پس وہ جس قدر زیادہ مختلف ہون اُسی قدر زیادہ

انسان کو دنیوی مشاغل سے کنارہ کش ہونا پڑتا ہے تو یا وہ دل کو جسم سے
جدا کیئے دیتے ہین یہ ایک بہت ہی غیر معمولی حالت ہے اور اُس کے اثرات
بہت نقصان آور ہوتے ہین - اس قسم کے استغراق کا نصف گھنٹہ بہ نسبت
اُس کے زیادہ تھکا دیتا ہے کہ تمام دن ترجمہ مین صرف کیا جاوے -

اس موقع پر کچھہ اور بھی قابل بیان ہے - اکثر آدمی ایسی محنتون کے واسطے
پیدا ہوتے ہین اور وہ قوئی اور دل کی ایسی حیثیت رکھتے ہین جو اُنھین مطلوب
ہوتی ہے - برخلاف اس کے بعض آدمی ان دونون سے عاری ہوتے ہین
اور تاہم اُن پر زور ڈالنا چاہتے ہین اس بات پر مجھے تعجب آتا ہے کہ جب یہ
ایک عام قاعدہ ہے کہ آدمی جسمانی بوجھہ اُٹھانے سے پیشتر اُس کو جانچ لیتا ہے
کہ آیا وہ اُسے اُٹھا سکے گا یا نہین مگر ذہنی بوجھہ کی نسبت لوگ کبھی اپنی طاقتون کا
اندازہ نہین کرتے کہ آیا وہ اس کے متحمل ہونے کی قدرت رکھتے ہین یا نہین -
کس قدر آدمی تباہ اور خستہ حال نظر آتے ہین صرف اس لیئے کہ اُنھون نے فلسفہ
کے عمیق اور ناپیدا کنار سمندر مین غوطہ لگانے کی کوشش کی تھی دران حالے کہ
وہ فیلسوفانہ دل و دماغ نہ رکھتے تھے - تو یہان پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہر ایک
شخص کو فیلسوفانہ پیشہ اختیار کرنا چاہیے ؟ ہماری راے ہین اس غرض کے لیے
ایک خاص قاعدہ مرتب ہونے کی ضرورت ہے فلسفہ کے اسرار اور پیچیدگیون کا
واکرنا بعض منتخب آدمیون کے حصہ مین چھوڑ دیا جاے اور باقی آدمیون کو فلسفیانہ
زندگی کو ترک کر کے صبر اور رضا اختیار کرنی چاہیے

(۴) ہم اسے بھی کثرت اور فزونی سمجھتے ہین کہ ایک شخص ہمیشہ درپئے ایجاد رہے

خیال مین دو حصون مین تقسیم کر دینا چاہیے یعنی موجد جو از خود نئے خیالات پیدا
کرے اور موخذہ یا مجھول جو صرف اخذ کرے اور دوسرون کے خیالات سے
حظ اُٹھائے مثلاً پڑھنا یا دوسرون کے کلام کا سُننا۔ مگر چون کہ پہلا حصہ بہت تھکانے
والا ہے پس ان دونون کو ایک ہی وقت مین یکے بعد دیگرے عمل مین لانا چاہیے
(۵) جب ایک شخص طفولیت مین ہی دل پر زیادہ بوجھ ڈالنے لگ جاتا ہے
اس عمر مین تھوڑی سی ریاضت بھی بہت نقصان آور ہوتی ہے۔ سات برس
کی عمر سے پیشتر تمام ذہنی ریاضتین قانون قدرت کے خلاف ہین اور اُن کے
نتائج جسم کے واسطے ایسے ہی مہلک ثابت ہوتے ہین جیسی کہ کوئی اور خوفناک
بیماری ہو سکتی ہے۔
(۶) جب کوئی شخص بدون قابلیت کسی ایسے مضمون کا مطالعہ کرتا ہے۔ جو
طبیعت کے اصلی میلان کے خلاف ہو اور اُس سے کچھ دلچسپی نہ حاصل ہو
جس قدر ایک آدمی کو کسی قسم کی ذہنی مسرت کی طرف زیادہ تر طبعی میلان ہو
اُسی قدر وہ ریاضت کم تکلیف دہ ہوگی۔ بعض مضامین مطالعہ کے انتخاب کا
محتاط ہونا از بس ضروری ہے اور وہ لوگ بڑی اذیتین اُٹھاتے ہین جو اس
نازک اور اہم کام کی طرف سے غافل رہتے ہین۔
(۷) جب ایک شخص ذہنی ریاضت کو مصنوعی ذریعون سے بڑھانا یا
تقویت دینا چاہتا ہے۔ لوگ اس غرض کے واسطے عموماً شراب۔ چاے۔ یا
ہلاس استعمال کرتے ہین اور اگرچہ یہ مصنوعی اعانتین انجام پر بہت نقصان دہ

ثابت ہوئی ہین کیونکہ [illegible]

ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایسی صورتون مین دل کی محنت مرضی پر منحصر ہوتی ہے بہت عرصہ تک طبیعت پر تنگی نہین گذرتی۔ ایسے موقعون پر چاے کا ایک پیالہ۔ تمباکو کا ایک سلفہ یا ہلاس کی ایک چٹکی بہت جفاکش بنا دیتی ہے۔

(۸) جب ایک آدمی ہضم طعام کے وقت دل پر زیادہ بوجھ ڈالتا ہے اس سے دوگونہ نقصان پہونچتا ہے ایک تو وہ اُسی قدر زیادہ کم زور ہوتا جاتا ہے جس قدر زیادہ سوچتا ہے اور دوسرا معدے کے عمل کو روک دیتا ہے۔

جب ایک شخص اُس وقت ذہنی ریاضت مین مصروف ہوتا ہے جو آرام کرنے اور سونے کا وقت ہے یہ ایک ایسی عادت ہے جو زندگی کو صدمہ پہونچانے مین اپنی مثال نہین رکھتی۔

(۱۰) جب ایک شخص مطالعہ کو جسم کے بیرونی ضرر رسان حالات سے شامل رکھتا ہے ایسے حالات مین سے دو خصوصاً نقصان دہ ہین یعنی خمیدہ ہو کر اور بند ہوا مین بیٹھنا ان کے نتائج پر اگر غور اور فکر کی جاے تو وہ اور بھی زیادہ خوفناک صورت مین دکھائی دیتے ہین پس آدمیون کو چاہیے کہ تن کر کھڑے ہو کر چلتے پھرتے یا گھوڑے پر سوار ہو کر پڑھنے کی عادات اپنے مین ڈالین اور یہ کہ نہ صرف بند کوٹھریون مین بلکہ کشادہ ہوا مین۔ تب وہ اُن بیماریون سے بہت کم تکلیف اُٹھائین گے جو عموماً عام لوگون کے حصہ مین آتی ہین۔

متقدمین فیلسوفون نے بھی بے شک اسی قدر مطالعہ کیا ہے جس قدر زمانۂ حال کے عالمون نے مگر مطالعہ کی وجہ سے اُنھون نے جسمانی تکالیف

بھی نہین اٹھائین- اس کا سب سے بڑا سبب یہی قرار دیا جا سکتا ہے
کہ وہ پیر کر چلتے پھرتے اور کھلی ہوا مین مطالعہ کے عادی تھے نہ وہ چاے
پیتے تھے اور نہ تمباکو استعمال کرتے تھے۔

نیز اس لیے کہ جب وہ روزانہ ریاضتون مین مصروف ہوتے تھے تو جسمانی ورزش
فراموش نہین کر دیتے تھے۔

بعض مشہور فاضلون کے دل پر ذہنی ریاضت کی کثرت سے جو اثرات پیدا
ہوے ہین وہ بھی قابل بیان ہین۔

بلیسی پیسکل کا دماغ مطالعہ کی جفاکشی اور فکر و اندیشہ سے ایسا خراب
اور پراگندہ ہو گیا تھا کہ اُس کی نسین سخت حرکت سے تشویش مین آ جاتی
تھین اور اُس کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُس کے ایک جانب کرۂ آتشین رکھا ہوا
ہے جس کی تپش اُس کو جلا رہی ہے۔ اُس کے اعصاب کی خرابی نے عقل
کو مغلوب کر لیا تھا اور کرۂ آتشین کے تصور کو وہ ذہن سے نہین نکال سکتا تھا
بٹیا ئی نے مطالعۂ علم الٰہیات کے مہیب اثرات کو خود بیان کیا ہے وہ کہتا ہے
کہ "جب سے میرا مضمون صداقت" طبع ہوا تھا اُس کے پڑھنے کی جرات
نہین ہو سکی- مجھ مین اتنی بھی دلیری نہ تھی کہ مین اس کے پروفون کو صرف اس
لیے پڑھ لون کہ طبع مین اُن مین کوئی غلطی نہ رہ جاے۔ ناچار مین نے اپنے
ایک دوست کو یہ تکلیف دی۔ اُن مطالعون نے میری جسمانی صحت اور حالت
کو بہت سخت صدمہ پہونچایا اور تب جو کچھ مین لکھتا تھا اُس کا پڑھنا اب بالکل
سے خالی نہین رہتا- کیون کہ اس سے مجھے وہ وحشتین یاد آ جاتی ہین جو کبھی

لمبی راتون کے سخت مطالعہ سے پیدا ہوگئی تھین -

ھنری والرٹن ایک ایسا نام ہے جس کو انگریزی لٹریچر کے طلبہ خوب جانتے ہین اس نے مضمون تواریخ پر ایک عدیم المثال وفقید النظیر تقریظ لکھی ہے جس کی سولہ جلدین ایمتھہ کے کتب خانے مین محفوظ رکھی ہین - یہ کتابین حد درجہ کی جفاکشی اور سرگرمی سے ختم کی گئی تھین کیون کہ بغیر اتنی سرگرمی اور جفاکشی کے اُن کا انجام پانا نہایت دشوار امر تھا - مگر مصنف کو تیسوان سال اپنی عمر کا نہ گذرنے پایا تھا کہ وہ اپنے متواتر مطالعون کے بوجھہ کے تلے دب گیا اور شہید لٹریچر ہو کر مر گیا -

بوربھیو اعظم اپنے مطالعہ اور خوض مین چھہ ہفتون تک نہ سویا - وہ دنیا وما فیہا سے ایسا بے غرض اور بے پروا ہوگیا کہ کوئی شے اُسے بھلی نہ معلوم ہوتی تھی -

ھنری کیرک وایٹ نے شدت مطالعہ سے اپنے تئین قتل کر ڈالا تھا -

پس ہم اس باب کے خاتمہ پر طالب علمون کو یہ دوستانہ نصیحت کرتے ہین کہ اس قدر شدت اور سرگرمی سے کبھی مطالعہ نہ کرین - کہ جس کے نتائج ایسے دل شگاف اور خطرناک پیدا ہون - فقط -

# باب ششم

## نامور فاضلون کے اطوارِ مطالعہ

مفید اشارات - سحر خیزی - ڈوینس - سی متھیو ہیل - بے کار دن نہ گذرا - سر اڈورڈ کوک - بفن - سر والٹر سکاٹ کی مصروفیت - الڈیپینی سسرو کی محنت - وقت کی قدر - پیلی - ایک لطیف نسخہ - میلنچ تھن - لوتھر - میڈم ڈی جنلس جرمی بنتھم - پڑھنے کا فن - بن جانسن - مانٹگنی - نیگ - والٹائر - سینیکا تصنیف مین رگ - ملٹن - ایفری - کیورن - لارڈ بائرن - ایسم سامٹ کے الہام ڈرائیڈن - مطالعہ مین دوری - بیاضین - ہوائی خیالات - ہم مضمون کا جوش دلایا گیا - گری - بامونٹ - پاپی - کلیرنڈن - مختلف مصنف - گوئنڈنی - ایولن -

مفید اشارات

نامور فاضلون کے اطوارِ مطالعہ خواہ وہ مصنف ہون صناع ہون پولیٹیشن یا فیلسوف ہون طالب علمون کے لیے ایک دل چسپ مضمون ہے اور یقین ہے کہ وہ اس مضمون سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور اٹھائین گے کیون کہ مطالعہ مین بھی ایسے ہی عمدہ طریق قابل تقلید ہین جو کسی اور فن مین ہو سکتے ہین اور وہ شخص جو عرصہ دراز تک اسی سڑک پر چلتا رہا ہو کسی نوجوان راہ گیر کو ایک تجربہ کار مسافر کے راز بتلا سکتا ہے لیکن با این ہمہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اُن لوگون کی عادات

تقلید نہین ہوئے کیونکہ وہ زیادہ تر انہین کی ذات کے لیے مخصوص تھے اور ممکن ہے کہ اُن کا مقلد بجاے فائدہ کے نقصان اُٹھائے تاہم عقل اور تمیز سے کام لینے والے لوگ اس قدر سیکھ سکتے ہین کہ اُن مین سے کون سے اطوار ہمارے حالات کے مطابق اور مناسب ہین یا یہ کہ اگر ہم پورے طور پر ایک مثال کی پیروی نہین کر سکتے تو وہ کون سے ہین جو ہمارے چند عیوب کی اصلاح کے لیے ضروری ہین؟

اس باب مین ہم نے مشہور و معروف آدمیون کی قابل تقلید عادات بیان کی ہین اور یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہم اُن کو ایک نظر سے اپنے اپنے کام مین بڑی گرم جوشی سے مصروف دیکھین۔ پہلی مثال مین ہم رُوبنس کا نام لیتے ہین یہ وہ شخص ہے جو سحر خیزی کی عادت کے لیے مشہور تھا یعنی موسم گرما مین چار بجے اُٹھتا تھا۔ اُس نے اپنی زندگی کا یہ ایک قانون بنایا ہوا تھا کہ اپنے دن کے کاروبار خداوند تعالیٰ سے دعا مانگ کر شروع کرے اس کے بعد وہ کام مین مصروف ہوتا تھا اور کھانے کے وقت سے پہلے وہ خوب صورت خاکہ کھینچتا تھا جو جا بجا اشتی خاکہ کے نام سے مشہور ہین۔ جب وہ نقاشی شروع کرتا تھا تو عادۃً ایک آدمی کو کسی فاضل کی کوئی کتاب یا کسی شاعر کا کلام پڑھ کر سُنانے کے لیے پاس بٹھا لیتا تھا وہ لیوی۔ پلوٹارچ۔ سسرو۔ اور سینیکا کی تصنیفات اور ان کے کلام کا بہت شائق تھا۔ اسی وقت معمولاً اس کے دوست آشنا ملنے کے لیے آتے تھے وہ بڑے تپاک کے ساتھ اُن سے ملتا تھا اور مختلف مضامین پر گفت و گو کرتا رہتا تھا۔ کھانے سے پیشتر ایک گھنٹہ وہ ہمیشہ تفریح طبع مین گذارتا تھا یعنی

فن کے گنجینون کو وا کرتا تھا چون کہ کام اس کی دلی مسرت کا باعث تھا۔ وہ دسترخوان کے غاشیون مین بہت کم دل لگاتا تھا اور نہ شراب پیتا تھا۔ شام تک اپنے کام مین مصروف رہ کر عموماً وہ ایک سرکش گھوڑے پر سوار ہو جاتا تھا اور ایک یا دو گھنٹہ سواری مین گذارتا تھا۔ گھر واپس آنے کے وقت حسب معمول اُس کے دوست آجاتے تھے جو خاص کر عالم اور دستکار ہوتے تھے وہ سب اُس کے شام کے کھانے مین شریک ہوتے تھے اور شام کا وقت صرف اِدھر اُدھر کی باتون مین گذر جاتا تھا۔ محض اس مسلسل اور باقاعدہ طریق زندگی سے روبنس اس قابل تھا کہ اُس کی دستکاری کے متعلق جس قدر درخواستین اُس کے پاس آتی تھین ٹھیک مقررہ وقت پر انھین تیار کر دیتا تھا روبنس کی نسبت تصویرون کی تعداد پندرہ سو بتائی جاتی ہے اور یہ حیرت انگیز تعداد جس کی صداقت مین کسی کو بھی کلام نہین ہے صرف اُس کے غیر معمولی اور موجد طبع کی شگفتگی کا نتیجہ تھا۔

روبنس

سر متھیو ہیل محنت کی اور تمثیل ہے۔ اپنی مشہور قانونی تصانیف کے علاوہ اس نے کئی بڑی کتابین نیچرل فلاسفی اور علم تصوف مین لکھ ڈالی تھین اُس کی کن ٹمپلیشن مارل اینڈ ڈوین۔

سر متھیو ہیل

("Contemplation Moral & Divine.")

نامی کتاب کو لکھے ہوئے اگرچہ دو صدیان گذر گئی ہین مگر آج کے دن تک وہ ویسی ہی شہرت اور ناموری حاصل کیے ہوئے ہے۔ بشپ برنٹ اس کا حیات نویس بیان کرتا ہے کہ "اصل زندگی سوائے محنت اور مشقت کے ایک

ئی جاتا تھا تو اُسے بالکل فلسفہ اور تصوف کے خیالات کے استغراق مین صرف

کرتا تھا۔

وہ شخص جو اُس کی زندگی کے مصروف حصہ کو دیکھے گا اور ساتھ ہی دل کی اُس ہمہ گرم مشقت اور مصروفیت پر بھی غور کرے گا جس کے ساتھ وہ اپنے تمام فرائض اور کاروبار کو پورا کرتا تھا تو وہ ضرور حیران ہوگا کہ سوچ اور اندیشہ کے واسطے وہ کہان سے وقت نکالتا تھا اور پھر وہ شخص جو اُس کے بے انتہا مطالعہ کو دیکھے گا اور ساتھ ہی اُس کی تصنیفات اور تحریرات پر بھی غور کرے گا تو وہ سخت متعجب ہوگا کہ کام کے لیئے اُس کو کیونکر وقت ملتا تھا۔ لیکن اس طرح کی قابل نظیر زندگی کی اتقا اور پرہیزگاری پر کوئی بھی متعجب نہوگا جب یہ سُنے گا کہ وہ شخص اپنی زبان سے ایک بُرا لفظ نکالنے سے بھی بچتا تھا تاکہ وہ اس بات کو ثابت کردے کہ "اُس نے ایک دن بھی بے کار نہ گذارا"۔

سر اڈورڈ کوک

سر اڈورڈ کوک کے سخت اور پُرجفا طریق مطالعہ کی نسبت ہم چند دلچسپ باتین بیان کرتے ہین۔ موسم سرما مین ہر صبح کو تین بجے سے اپنی آگ جلا کر وہ بریکٹن لٹلٹن - ٹیر بکس - اور ابرج منسٹن اوف دی لا - ان کتابون کو آٹھ بجے یعنی کچہری کے وقت تک پڑھتا تھا - اس کے بعد کشتی مین بیٹھ کر ویسٹ منسٹر کو جاتا تھا جہان وہ مقدمات کی بحث سُنا کرتا تھا - بارہ بجے کھانے کے واسطے عدالتین اُٹھ کھڑے ہوتے تھے وہ بھی امر ٹیمپل ہال مین کھانا کھانے کے لیے چلا جاتا تھا اور اس کے بعد تیسرے پہر کے لکچرون مین شریک ہوتا تھا - اُن

فراغت پا کر وہ پانچ بجے تک اپنے پرائیوٹ مطالعہ مین مشغول رہتا تھا۔ کھانے سے
فارغ ہو کر بحث طلب امور پیش ہوتے تھے۔ اس وقت بڑے نازک اور اہم قانونی
مسائل پر غور ہوتا تھا اگر موسم خوش گوار اور کھلا ہوتا تھا تو دریا کے کنارے باغ مین
جا بیٹھتے تھے اور اگر بارش ہوتی تو چیمبر ٹمپل کی مسقف روشون مین بیٹھ جاتے تھے
آخر کار وہ اپنے کمرے کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جاتا تھا اور اپنی بیاض نکال
کر تمام دن کے قانونی مباحثون کے متعلق نئے امور کو نہایت شستہ اور موزون
طریقے سے اس مین درج کرتا تھا جب نو بجتے تھے وہ سوجاتا تھا تاکہ آدھی رات
سے ادھر اور اُدھر دونون طرف سے سونے اور آرام کرنے کے واسطے
وقت لے سکے۔

لیکن بعض طبائع پر محنت مہربان نہین ثابت ہوتی۔ آرام کی رغبت اُن کو
ایک طرف کھینچتی ہے اور خیال اور شہرت کی محبت دوسری طرف۔ مشہور نیچرلسٹ
بفن کا یہی حال تھا وہ اپنی تصنیفات کی تواریخ چند الفاظ مین بیان کرتا ہے اور
لکھتا ہے کہ جوانی مین مجکو سونے کا بڑا شوق تھا۔ اس سے میرا بہت سا وقت ضایع
ہوجاتا تھا۔ مگر اُس پر غالب آنے کے واسطے میرا بے چارہ جوسف (اُس کا نوکر)
بڑی مدد کیا کرتا تھا۔ مین نے جوسف سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ مجھے صبح کے
چھہ بجے جگادے تو اُس کو ایک روپیہ انعام دون گا۔ صبح کے وقت وہ مجھے
جگانے اور دق کرنے سے نہین چوکتا تھا مگر اُس وقت اُس کا انعام گالیان
اور درشت الفاظ ہوتے تھے۔ دوسری صبح اُس نے پھر ویسا ہی کیا مگر چندان
کام یاب نہ ہوا اور دوپہر کو مین اس امر کے تسلیم کرنے مین مجبور ہوتا تھا کہ

کا کس طرح انتظام کرنا چاہیے۔ یعنی میرے انعام کے وعدہ کا خیال رکھے اور میری اُس وقت کی دھمکیون کی کچھ پروا نہ کرے۔ اگلی صبح کو اُس نے مجھے زور سے جگانا چاہا۔ مین نے اُس سے عنایت اور شفقت طلب کی۔ منت اور سماجت کی۔ گالیان دین۔ دھمکایا کہ تم چلے جاؤ نہین تو پیٹونگا۔ مگر یوسف اپنے کام مین ثابت قدم رہا۔ مین پھر مجبور ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ بے چارہ یوسف ہر روز اسی طرح گالیان کھاتا تھا۔ مگر جاگنے سے ایک گھنٹے کے بعد مین شکریے کے ساتھ اُس کو ایک روپیہ دے دیا کرتا تھا۔ اپنی تصنیفات کی دس بارہ جلدون کے لکھ لینے کے لیے بے شک مین یوسف کا احسان مند ہون ــــــ

لوک ھارٹ اپنی کتاب "لائیف اوف سکاٹ" مین بیان کرتا ہے کہ اس علامہ دہر (سر والٹر سکاٹ) نے ایک فارغ البال آدمی کی طرح تمام قسم کی دل چسپیون مین مصروف رہنے کے باوجود اس بے نظیر اور عدیم المثال علمی محنت کے پورا کرنے کی کس طرح فرصت پائی۔ وہ کہتا ہے کہ "سر والٹر پانچ بجے اُٹھا کرتا تھا۔ اپنی آگ جلا لیتا تھا۔ بڑے غور اور تامل کے ساتھ اپنی حجامت کر کے کپڑے پہنتا تھا کیون کہ"۔ اس کا سوانح نویس کہتا ہے کہ "وہ اور تمام امور کا پختہ بندوبست رکھتا تھا مگر پوشاک کے بارے مین وہ خود پسند اور باوکا تھا اس زنانہ بناؤ سنگار سے اُس کو کچھ نفرت نہ آتی تھی۔ اپنی شکاری جاکٹ یا اور کوئی پوشاک جسے وہ کھانے کے وقت تک پہنتا تھا پہن کر اپنی میز پر جا بیٹھتا تھا تمام کاغذات بڑی صفائی اور آراستگی کے ساتھ اُس کے

سر والٹر کی مصروفیت

سامنے رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ کتابیں جن سے وہ سندیں لیتا تھا ادھر ادھر فرش پر بکھری ہوئی ہوتی تھیں اور اُس کا عزیز کتا چُپ چاپ پاس لیٹا ہوا ہوتا تھا۔ اسی طرح جب نو اور دس بجے کے درمیان اُس کا سارا کنبہ کھانا کھانے کے واسطے جمع ہوتا تھا تو اُس نے "دن کے کام کی گردن توڑنے کے لیے" (جیسے وہ اپنی اصطلاح میں کہا کرتا تھا) کافی کام کر لیا ہوتا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد تقریباً دو گھنٹہ تک وہ اپنے تنہا کام میں اور مصروف رہتا تھا۔ اور دوپہر کے بعد وہ بالکل فارغ ہو جاتا تھا۔ اگر موسم خراب ہوتا تو وہ تمام دن اپنی ہی محنت میں ہمہ تن مشغول رہتا تھا مگر عام قاعدہ یہ تھا کہ وہ ایک بجے گھوڑے پر سوار ہو کر باہر چلا جاتا تھا اور اگر کبھی رات کو دور کا چکر لگانے کی تجویز ٹھہراتا تو دس بجے چل کھڑا ہوتا تھا۔ برسات کے دنوں میں اُس کا لگاتار مطالعہ جیسے کہ وہ خود کہا کرتا تھا اُس کے ذخائر کے واسطے بہت مفید ہوتا تھا۔ جن کا کچھ حصہ وہ ایام میں اپنی سیر کے واسطے لیا کرتا تھا جب کہ آفتاب خوب روشن نکل آتا تھا۔

الڈرپلینی کو جب تک ایک شخص پڑھ کر سنانے والا نہ ہوتا تھا وہ کھانا کھانے نہیں بیٹھتا تھا اور جب پڑھنے اور نوٹ کرنے کے لیے پورا سامان مہیا نہ ہوتا تھا وہ سفر نہیں اختیار کرتا تھا۔

ہم اس زمانہ کے لوگ سرڈ کی محنت کو ذہن اور خیال میں نہیں لا سکتے۔ مگر وہ خود بیان کرتا ہے کہ میں نے فرصت کا ایک لمحہ بھی رایگان نہیں جانے دیا تھا صرف اس کی فراغت کا وقت ہی وہ کتاب بینی میں نہیں صرف کرتا تھا بلکہ ایام مصروفیت میں وہ سیر کرتے وقت بھی سوچنے یا کچھ نقل کرنے کے لیے ٹھہر جاتا تھا

الڈرپلینی

سرڈ کی محنت

اس نے بہت سے [illegible]

وقت، اور بعض کی صبح کے دربار کا وقت ہے۔

ان تمثیلات سے ہم نے دیکھ لیا ہے کہ وقت کی پابندی سے کیا کیا کچھ ہو سکتا ہے یہان پر ہم چند مثالین ایسے اشخاص کی اور بیان کرتے ہین جنھون نے اس بہترین دنیوی دولت کی بجا قدردانی کی ہے۔ ہم نے اس کو بہترین دنیوی دولت کہا ہے کیون کہ جب ہم اس پر غور کرتے ہین تو صاف طور پر یہی واضح ہوتا ہے کہ جن لوگون کو دولت وقت حاصل تھی وہ کسی اور بزرگ تر دنیوی دولت کے محتاج نہین رہے ارل اوف النبرا کی بیش بہا دولت صرف ایک ڈاکٹر کی تصویر تھی جس کو ایک مصور نے اُن کے باپ کے لیے تیار کیا تھا۔

پیلینی نے جو اپنی تصویر کھنچوائی تھی اُس مین اُس نے مچھلی مارنے کی لگی ہاتھ مین لے رکھی تھی جس سے وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ اُس کو ماہی گیری کا بہت شوق ہے اور ایسے وقت مین جب وہ مچھلی پکڑنے مین مشغول ہو کوئی آدمی اُس کے پاس نہ آوے۔ کیون کہ اس سے مچھلی بھاگ جاتی ہے مگر اصل غرض یہ تھی کہ لوگ اُس کے پاس آکر اُس کے کام کے حارج نہ ہون۔ کیون کہ وہ مچھلی پکڑنے کے بہانہ سے تمام دن تصنیف کا کام کرتا تھا۔ اُس کی تمام تصانیف اسی مشغلہ کے بہانہ سے لکھی ہوئی ہین۔

میلینچ تھن کے پاس جب اس کے کاہل اور بیہودہ گو دوست آتے تھے تو وہ اُس وقت کو لکھ لیتا تھا جو وہ ضایع کر جاتے تھے تا کہ تضییع اوقات کا خیال اُس کی محنت کا دوچند جوش پیدا کرے اور دن ضایع نہ ہو۔

اور جفاکشیون کے ایام مین بھی انجیل کے ترجمہ کرنے کا وقت مل گیا تھا۔ مگر اُس کی کیفیت مختصراً بیان ہوسکتی ہے کہ اُس مین ایک ثابت اور مستقل عادت یہ تھی کہ ہر روز کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ اس سوال کے جواب مین اُس نے یہ کس طرح پورا کیا تھا۔ یہ جواب دیا کہ کوئی دن بے کار نہ جانے دیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا جو آپ دیکھتے ہین۔

میڈم ڈی جن لیس

میڈم ڈی جن لیس بیان کرتی ہین کہ جن ایام مین مین ملکہ فرانس کی خدمت گارن و مین تھی میرا یہ فرض تھا کہ پندرہ منٹ پیشتر کھانے کے کمرے مین جا کر انکی ملکہ کا انتظار کرون۔ یہ پندرہ منٹ ہر روز بچ جاتے تھے مین نے ان کو بے کار نہ جانے دیا۔ اس کا نتیجہ میری تصنیف کی دو ایک جلدین ہین۔

جرمی بنتھم

جرمی بنتھم مشہور فلسفہ نویس اور مقنن سنہ ۱۸۳۲ء مین وسٹ منسٹر مین کوئن سکوائر پلیس مین پچاسی ۸۵ برس کی عمر مین مر گیا جہان وہ قریب پچاس سال کے رہا تھا۔ اس بڑھاپے کے آخری وقت مین بھی اس مین عنفوان شباب کی ذہنی قوت اور نوجوانی کی سادگی اور تر و تازگی موجود تھی۔ زندگی کے آخری لمحہ مین بھی تحمل بُردباری اور مسرت قلبی نے اُس کو نہ چھوڑا تھا " وہ وقت کا بڑا پابند تھا۔ وہ لمحون کی قدر و قیمت کو خوب جانتا تھا۔ اپنی محنت و آرام کے گھنٹون کو باقاعدہ طور پر صرف کرتا تھا۔ اس انتظام کا سب سے بڑا اصول یہ تھا کہ ایک لمحہ کا ضائع ہونا کسی پُر آلام مصیبت سے کم نہین۔ ایک دن یا گھنٹہ کے نقصان کا پورا ہونا اُس کے نزدیک بعید از امکان تھا وہ ہمیشہ کسی اس قسم کی مصیبت

کی گرفتاری سے بچنے کے لیے بند دست بستہ رکھا تھا بلکہ اُس سے بھی زیادہ

وہ ایک منٹ کے نقصان کی بھی تلافی کر دیتا تھا اور صفحہ تحریر پر اور کوئی انسانی مثال

اس قسم کی نہین ہے کہ کسی شخص نے قولاً فعلاً اور عملاً اس بات کو ثابت کر دکھایا ہو کہ

انسان کے ایام زیست محدود ہین اور یہ کہ دن کے بعد رات آرہی ہے جس مین انسان

کچھ نہین کر سکتا:

وہ مصنف بھی جو دوسرون کی کتابین پڑھا کیے ہین ہم کو دو ایک مفید اشارات

بتا سکتے ہین۔ بن جانسن مین ایک قابل تعریف عادت یہ تھی کہ وہ اُن تمام کتابون کے

عجیب حصون کے جنھین وہ پڑھتا تھا بڑے بڑے خلاصہ لکھتا جاتا تھا اور نکتہ چینی کی

نگاہ سے اپنی راے لکھتا تھا۔ بس اس کی بیاض بیش بہا چیزون کا خزانہ تھی۔

مانٹگلی ہر ایک کتاب کے خاتمہ پر جس کو وہ مکرر نہین پڑھنا چاہتا تھا اُس کے

پڑھنے کا عرصہ اور اُس کے اوصاف کی نسبت اپنی راے کا خلاصہ لکھ لیتا تھا۔

"تاکہ" وہ کہتا ہے۔ "مصنفِ کتاب کی روش اور عام خیال جو پڑھتے وقت

میرے ذہن مین آئے ہین اُن کو بیان کر سکون" ہمارے پاس اُس کی کئی

نشر بحاث ہین۔

ینگ نامی شاعر کی ایک مشہور بات ہے کہ جب وہ کتاب کو پڑھتے ہوے کسی دل

گداز مقام پر پہونچتا تھا تو اُس ورق کو وہ توڑ دیتا تھا۔ اُس کی وفات پر اُس کے

کتب خانے سے ایسی کتابین بہت نکلی تھین جن کے ورق ٹوٹے ہوے تھے

اس طریقہ کی نسبت ڈی اسرائیلی یہ راے دیتا ہے کہ یہ اتنا مفید نہین ہے جس قدر

کہ آسان ہے کیون کہ کچھ عرصہ کے بعد اُن کو پھر دیکھا جا سکے کہ اُن مین کون

(حاشیہ: بن جانسن — مانٹگلی — ینگ)

ورق پر اس قسم کے صفحات کو مع اپنی مختصر رائے کے لکھ لیتے ہین۔

والٹائر

والٹائر کا معمولی طریق کتاب کے پڑھنے کا یہ تھا کہ اُس کے تمام عیب و صواب کو اُسی کے صفحون پر لکھتا جاتا تھا۔ مادمی اس بات کی شکایت کرتا ہے کہ جو کتاب وہ اُس سے مانگ کر لے جاتا تھا۔ نشانون اور یادداشتون سے خراب کر کے واپس دیتا تھا۔

سینٹی کا

سینٹی کا نے جب ایک دفعہ اپنے ایک دوست لوسی اس کو چند کتابین دیکھنے کے لیے بھیجین۔ تو اُن کے مشہور او رمفید مقامات پر نشان کر دیے اور لکھا کہ "تم لوگ جو صرف مفید امور کو دیکھنا چاہتے ہو۔ اس سے تمام کتاب کے پڑھنے کی تکلیف سے بچ جاؤ گے"۔ سینیکا ہمیشہ کتاب یا قلم کے ساتھ مصروف رہتا تھا وہ اپنی ایک کتاب مین لکھتا ہے کہ "مین نے اپنی زندگی کا ایک دن بھی ایسا نہین گذرنے دیا جس مین کچھ لکھا نہو یا پڑھا نہ ہو یا کسی اور مصنف کی کتاب کا خلاصہ نہ کیا ہو"۔

تصنیف میں راگ

ان مصنفون کا طریق تصنیف بھی اُن کی زندگیون کے واقعات سے کچھ کم مختلف اور دلچسپ نہ تھا۔ علمی سوانحات مین اُن کے مختلف طریق کی تواریخ بڑی دلکش اور مفید ہے۔

ملٹن۔ الفری

ملٹن اپنی متبرک غیبی صداون کے پیدا ہونے کے لیے باجہ سنا کرتا تھا۔ الفری بھی باجہ کی طرف ہی راغب تھا وہ کہتا ہے کہ "میری تمام نظمون کے مضمون یا تو باجہ کے عمل ہی مین میرے ذہن مین صورت پذیر ہو جاتے تھے یا اس سے چند گھنٹہ بعد"۔

کیوبرن کا سوچنے کا دل پسند آلہ اس کی سارنگی تھی گھنٹون تک اس پر خود
فراموشی طاری رہتی تھی اور محویت کے عالم مین سارنگی کے تارون پر اُس کا ہاتھ
چلتا جاتا تھا در آن حالیکہ اُس کا تصور بازی مین آنے والے موقعہ کے واسطے
اُس کی ذہنی قوی کی عقدہ کشائی کر رہا ہوتا تھا لارڈ بائرن کا منبع الہام سب سے
نرالا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ ”وہ چیز جو مجھ مین اعلیٰ درجہ کی قلبی حرارت پیدا کرتی ہے
سالٹس (کئی نمکون کا مجموعہ) کی ایک خوراک ہے۔ مگر کوئی شخص اُن کو شمپین
(شراب) کی طرح نہین استعمال کر سکتا۔ ڈرائیڈن بھی تصنیف شروع کرنے سے پیشتر
دوا کھا لیتا تھا نیز جب ہم یہ روایت سُنتے ہین کہ وہ اپنے کورس کا مطالعہ پورا
کرنے کے لیے حکیم سے ایک نسخہ تیار کرا لیتا تھا۔ تو بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ وہ
لکھتا ہے کہ جب مین کسی نازک اور اہم کام کے پورا کرنے کا ارادہ کرتا تھا تو پہلے
مسہل کر لیتا تھا اور پھر فصد کھلوا دیتا تھا کیونکہ جب تم کو خیالات کی خالص تیزی
اور تصور کی تیز پروازی درکار ہو تو اندیشہ مند حصہ کا خارج کر دینا ہی لازم ہے سب
سے عمدہ تو یہی ہے کہ جلاب کر ڈالا جاوے لٹ موٹی نامی حکیم بھی ڈرائیڈن کی اس
عادت کا ذکر کرتا ہے مگر اس کو شاعرانہ خیالات یا خصوصیات پر مبنی نہ سمجھنا چاہیے
یہ ایک اس کی پختہ عادت ہو گئی تھی اس لیے اس عمل سے اس کے دل اور جسم کو
راحت اور آرام معلوم ہوتا تھا۔

برٹن اپنے پاس ایک بیاض رکھتا تھا جس کے مضامین اناٹمی اوف میلنکلی
نامی کتاب کے واسطے جمع کرتا تھا مسٹر فلر جو ہر شخص کو یہی نصیحت کرتا تھا
بیاض پاس رکھتا تھا بادلنس - ٹرنی بئیس - سکالیگر اور بہت سے مشہور

کیوبرن
لارڈ بائرن
ایپسم سالٹ کا الہام
ڈرائیڈن
مطالعہ مین دوری
بیاضین

کو اسی عمل سے علمی جواہرات سے سجایا تھا۔ ایسا ہی سودی نے کیا اور "ڈاکٹر" نامی کتاب اس کا نتیجہ تھی بنٹلی تمام کتابین چوڑے حاشیون والی خریدتا تھا اور پڑھتے وقت مفید امور پر نشان کر دیتا تھا اور اس طریق سے نقص حافظہ کی تکمیل کرتا تھا۔ پو دجس نے اس کے نتائج شایع کیے ہین، گلبرٹ، ویکفیلڈ اور کالیج نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ پوپ ہمیشہ سامان فراہم کرتا تھا اور جب کوئی نیا خیال اُس کے دل مین پیدا ہوتا تھا وہ فوراً لکھ ڈالتا تھا۔ گو وہ کسی عام مجمع مین گفت و گو کر رہا ہو۔ وہ تمام رات گھنٹیان بجا بجا کر اپنے نوکر دن کو جگاتا رہتا تھا کہ اُس کے لکھنے کا سامان لے آوین شریڈان اور رفوٹ کسی نکتہ کی تلاش مین ہر وقت چوکنے پھرتے تھے ایڈیسن اپنے خطبات کے لیے نوٹ کرتا رہتا تھا جانسن اپنی کتاب "ڈیمبلر" کے واسطے اس طریقہ کا پیرو تھا اور ھوگارتھ اپنے ناخن پر وہ شکل بنا لیتا تھا جو اُس کو عجیب دکھائی دیتی تھی اس عمل سے اُس نے اپنے تصویر خانے کی عجیب و غریب تصویرین بہم پہونچا لی تھین۔

ہوائی خیالات

تقریباً تمام مشہور مصنف اس بارے مین بہت سرگرم رہے ہین کہ جو خیال اُن کو اُڑتی ہوا مین بھی سوجھا اُس کو جھٹ قلم بند کر لیا۔ پوپ اور سوفٹ جب دیہات مین باہم مل کر رہتے تھے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر ستخیل لوگ اُن خیالات کو جو کھیتون اور سڑکون مین بکھرتے ہوے اُن کو سوجھین ضایع نہ ہونے دین تو اُن مین اکثر خیال ایسے عجیب اور نادر ثابت ہون جو بے حد و اندازہ غور و تامل کے بعد ذہن مین آتے ہین" انھون نے متفق ہو کر اس بات کا امتحان کرنے کی تجویز کی

کہ جو خیالات پھرتے ہوے از خود دل مین آوین لکھ لیئے جائین اس طریق سے وہ بیش بہا خیالات سے متمتع ہو گئے جو "پوپ اینڈ سر فلٹن مسلے نین" نامی کتاب مین جمع ہین۔

لارڈ بیکن کی ریسنیس (باقی) مین ہم ایک ایسا کاغذ پاتے ہین جس کا نام "بے ساختہ خیالات کا مجموعہ جو بہ نظر افادہ لکھے گئے" ہے والٹائر کے بستر کے پاس میز پر ہر وقت قلم دوات مع ایک ٹکڑے کاغذ کے پڑی ہوئی نظر آتی تھی اُس کی کتابون کے حاشیہ "ناگاہ آمدہ خیالات" سے پُر ہوتے تھے ہیٹن بڑی احتیاط کے ساتھ اُن خیالات کو درج بیاض کرتا تھا جو پھرتے ہوے یا مجالس مین بیٹھے بیٹھے اُس کے دل مین گذرتے تھے

ونکل مین اپنی "ہسٹری آف آرٹ" مین جو ایک وسیع تصنیف ہے کسی ایک جدید خیال کے طے کرنے مین مدت تک غرق رہتا تھا۔ اُن مصورون کی طرح جو اپنے پہلے خیالات کا ایک بے کار خاکہ کھینچ لیتے ہین وہ اُن مقامات اشارات اور خیالات کو جو پڑھتے ہوے کار آمد معلوم ہوتے تھے کاغذ پر لکھتا جاتا تھا بے شک اکثر ان مین سے اُس کی ہسٹری (تواریخ) سے غیر متعلق ہوتے تھے۔ مگر بعد ازان کسی اور مضمون کے لکھنے مین اُن سے کام لیا جاتا تھا سٹیلڈ کے فقرے برمحل اور فی البدیہہ نہوتے تھے مگر اس مین شک نہین کہ وہ بڑی محنت اور جان فشانی کے ساتھ کی ہوئی اُن نوٹون کی تشریح ہوتی تھی جو وہ متواتر جمع کرتا رہتا تھا لیونارڈ ڈی ونسی کے پاس بہت سی چھوٹی چھوٹی کتابین تھین جن کو وہ ہر وقت کمر سے باندھے رہتا تھا تاکہ جس آن مین کوئی بات قابل یادداشت سوجھے اُن مین درج کرلے۔

اہم مضمون سے جوش دلایا گیا

آیزک ڈی اسرائیلی لکھتا ہے کہ فاضل اشخاص کے مطالعون کا یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ "تصنیف شروع کرنے سے پیشتر اپنے پسندیدہ اُستادان سخن کے خیالات سے اپنے خیالات کو جگالیتے تھے۔ مقناطیس کے چھونے سے مقناطیس ہوجاتے ہین" مسٹر ملنس نے گرے کی ایک کیفیت بیان کی ہے کہ وہ کبھی نظم لکھنی نہین شروع کرتا تھا جب تک سپنسر کے کلام نہ پڑھ لیتا تھا۔

باسوئیٹ کو جب کبھی مرثیہ لکھنا پڑتا تھا تو کئی روز تک تنہا بیٹھکر ہومر کا کلام مطالعہ کرتا رہتا تھا۔

پوپ کی نسبت یہ بیان کرتے ہین کہ اُس نے کوئی اعلی درجہ کا کلام لکھنا اُس وقت تک نہین شروع کیا جب تک کہ ہومر کی نظم سے اکلیز کی نقل کو پڑھ کر اپنی طبیعت کو شگفتہ نہ کر لیتا تھا۔

جب کلیرنڈن تواریخ لکھنے مین مشغول تھا تو وہ ہر وقت لوی اور ٹے سی ٹس۔ کی کتب کا مطالعہ کرتا تھا۔ ایک سے اس نے وہ دریا صفت طرز تحریر سیکھا اور دوسرے سے تصویر کی سی رنگ آمیزی۔ لوی کے طرز بیان کو وہ نہ پہونچ سکا مگر رنگ آمیزی مین ٹی سی ٹس۔ سے سبقت لے گیا۔

سر ولیم جونس ہر سال بلاناغہ سسرو کے کلام کو پڑھتا تھا جس کی زندگی اُس کی زندگی سے تقریباً بالکل مشابہ تھی آئزک ڈی اسرائیلی کہتا ہے کہ "سسرو کے کلام کے اور لوگ بھی شیدا اور والہ تھے" آرکلڈ سے جب کسی شخص نے دریافت کیا کہ عمدہ طرز کلام پیدا کرنے کا کون سا طریق ہے تو اُس نے سسرو کا کلام پڑھنے کی ہدایت کی۔ لیکن سائل نے مکرر پوچھا کہ سسرو کا کلام لاطینی زبان مین

ہے اور جب مجھے فرانسیسی زبان مین کلام لکھنا ہے تو اس سے [illegible]

سیسرو کے کلام کو زیادہ عرصہ تک پڑھو۔

سیسرو بیان کرتا ہے کہ میرے کلام مین یہ جادو بیانی لاطینی اور یونانی زبان کی نظم کے متواتر پڑھنے سے پیدا ہوئی تھی۔

یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ ڈی ماسنتھنین نے تھیوسی ڈائڈ کی تواریخ کو اس غرض سے نقل کیا تھا کہ اُس کے طرز کلام سے ربط پیدا کرے۔

مختلف مصنف

اسی طرح بے شمار اور بے تعداد مثالین اُن لوگون کی ہین جنھون نے سلیقۂ تحریر حاصل کرنے کے لیے دوسرے مشہور مصنفون کی تصنیفات کا مطالعہ مختلف طریق سے کیا۔

گونڈنی

گونڈنی کے دماغ مین جب کثرت مطالعہ سے پریشانی آجاتی تھی اور سو نہین سکتا تھا تو اُس نے نیند کا ایک عجیب نسخہ تجویز کیا تھا کہ وینیشئن زبان کی ایک لغت لکھنی شروع کر دیتا تھا یا ٹسکن اور فرانچ زبان مین کچھ لفظ ترجمہ کرنے لگتا تھا چون کہ یہ کام بہت بے لطف ہوتا تھا۔ اُس کی طبیعت کے اصلی جوش بند ہو جاتے تھے اور پڑ کر سو جاتا تھا۔

ایوی لن

ایوی لن جس نے مختلف مضامین پر رسالہ لکھے ہین سال ہا سال تک اُن مین مصروف رہا اُس کی ترتیب مضامین اور تصنیف کا طریقہ نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ ایک مضمون کو منتخب کر کے وہ اُس کے کئی حصہ کر دیتا تھا اور ہر حصہ کا علیحدہ عنوان قائم کرتا تھا۔ ان عنوانون کے نیچے وہ اپنے خیالات جمع کرتا تھا۔ اور مطالعہ کے وقت جو امور مفید نظر آتے تھے اُن کو ترتیب وار لکھتا تھا۔ اس طرح جب وہ ذخیرہ

کر لیتا تھا تو پھر اپنے خیالات کے مطابق باقاعدہ طور پر انھیں مرتب کرتا
تھا اور اپنے کلام کے زیادہ پرزور بنانے کے واسطے متقدمین مصنفون کے
اقوال اور مستندات نقل کرتا تھا۔ فقط۔

# باب ہشتم

## کیا پڑھنا چاہیئے اور کیون کر؟

کتابون کا ایک پروفیسر ہونا چاہیئے - دنیا کی مشہور کتابین - کتب ترجمہ کا پڑھنا - پڑھنے والون کو نصیحت - گبن کی راے پڑھنے پر - پڑھنے کی نسبت ایک جدید خیال - پڑھنے پر لارڈ بیکن کی راے - پڑھنے پر ڈاکٹر واٹسن کی راے - خوش قسمت طالب علم -

کتابون کا ایک پروفیسر ہونا چاہیئے

دنیا کتابون سے بھری ہوئی ہے - مگر اس قدر کتابین اُن مین ایسی بیہودہ اور بے کار ہین کہ پڑھنے کے قابل ہی نہین اور ہزارون ایسی ہین کہ اگر اُن کی ضرورت کا زمانہ نہ گذر گیا ہوتا تو عمدہ کتابین کہلاتین - مگر اب وہ بھی ویسی ہی بے کار ہین بعض کتابین ایسی ہین جو کسی خاص علمی نگاہ سے قابل قدر کہی جا سکتی ہین مگر ہر ایک شخص کے مطالعہ کے لائق نہین ہین صرف وہ لوگ اُن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین جو کسی خاص سائنس یا پیشہ کے درپے تحصیل ہین -

تاہم چند مستند کتابین ایسی بھی ہین جو ہر ایک شخص کے مطالعہ کے لائق ہین خواہ وہ کوئی سا پیشہ رکھتا ہو - اور علم کی ترقی اور تضیع اوقات سے بچنے کے لیئے طالب علم کو اس سے زیادہ فائدہ بخش کوئی چیز نہین ہو سکتی کہ وہ ایک ایسا لائق دوست رکھتا ہو جو کتب مطالعہ کا انتخاب اس کے واسطے نہایت موزونیت

سے کردے - ہمارے مدارس اور کالجون مین کتب خانہ جات موجود ہوتے ہین
مگر بدقسمتی سے کتابون کا پروفیسر وہان کوئی نہین ملتا - حال آن کہ اس کی زیادہ
ضرورت ہے -

حقیقی مشہور کتابین

حقیقی مشہور کتابون کی نسبت تو یہ قطعی فتوی ہے کہ وہ تمام وکمال پڑھی جانی
چاہیین - وہ چند گنتی کی کتابین ہین امرسن امریکہ کا ایک مشہور فاضل بیان
کرتا ہے کہ "مین کتب خانون مین بہت کم جاتا ہون اور کبھی ایسا اتفاق
ہوجاتا ہے تو مین اپنے اس خیال کو اور زیادہ مضبوط کرکے واپس آتا ہون کہ
تمام عمدہ کتابین میرے گھر کے مطالعہ کے کمرے مین موجود ہین - کسی فہرست کتب
کا ملاحظہ مجھے انھین مستند مصنفون کی طرف واپس لے جاتا ہے جو ہر ایک پرانے
کتب گاہ مین موجود ہین - اس مین کوئی ازدیاد مشکل ہوسکتی ہے بے شمار
کتابین یا تو عیب چین ہین یا مدحت سرائے ہین یعنی وقت کی بلند صداؤن کی
گونج مین ہوا بھرنے والی ہین یا اُن کی ضعیف کرنے والی -

کتب کے ترجمہ کا پڑھنا

امرسن کہتا ہے کہ مجھے تمام عمدہ کتب کا ترجمہ پڑھنے مین کچھ تامل نہین ہے جو کچھ ایک
کتاب مین فی الحقیقت عمدہ ہے وہ قابل ترجمہ ہے اطالین نے مترجم کو مطعون کیا
ہے مگر مین اُن کا شکریہ ادا کرتا ہون - مین نے کوئی کتاب لاطینی - یونانی - جرمنی
اطالین بلکہ فرینچ کی بھی اُس کی اصلی زبان مین نہین پڑھی جس کا ایک عمدہ ترجمہ
اپنی زبان مین مل سکا ہو - مین اس عظیم القدر انگریزی دار الخلافت کی زبان کا احسان
مند ہون جو ایک ایسا سمندر ہے جس مین تمام زیر آسمان بسنے والے ممالک کے
دریا آکر گرتے ہین جن کتابون کا ترجمہ مجھے اپنی مادری زبان مین مل سکتا ہے اُن کو

پیشور حراتی کی زبان پر کتاب پڑے کاشتیان پھر ان کیسان کے نام ... ہے

اب کی حبیب یوسٹن کو جاؤن تو دریاے چارلس سے تیر کر پار اُترون -

"اس بات کو بالیقین مان لو کہ کمینہ کتابین نہ پڑھنی چاہیئین اور پریس کے

انڈون سے جو تازہ بچے نکلتے رہتے ہین اُن کے شوق کو ترک کر دو- اُس کے پڑھنے

کی کچھہ ضرورت نہین جو تم بغیر دریافت کرنے کے گلی مین یا گاڑی مین سُن لوگے

ڈاکٹر جانسن نے کہا ہے کہ "مین ہمیشہ مکلف اور آراستہ دُکانون مین جایا کرتا تھا-

اور اچھے مسافر ہمیشہ عمدہ سراؤن مین ٹھہرتے ہین خرچ وہان زیادہ پڑتا ہے مگر عمدہ

صحبت اور اچھی خبرین وہین مل سکتی ہین- اسی طرح ایک عالم خوب جانتا ہے کہ

مشہور کتابین اول سے آخر تک عمدہ خیالات اور واقعات سے پُر ہوتی ہین"

گبن نے اپنے مطالعہ کے خاتمہ پر ایک مضمون بہ عنوان "میرے مطالعہ کا خلاصہ"

لکھا ہے- اُس مین سے چند مفید اشارات ذیل مین بیان کیے جاتے ہین-

"ڈیوک اوف ویوونی نے لوئیس چودھوین سے کہا تھا کہ 'پڑھنا دل کے لیے وہ

شے ہے جو آپ کے تیز میری داڑھون کے لیے ہین'- فی الواقع یہ دل کی غذا ہے کیونکہ

پڑھنے سے ہم اپنے خالق - اُس کی مخلوق اور خصوصاً اپنی ذات اور ہم جنسون کو

پہچان سکتے ہین- مگر اس غذا کو زہر مین تبدیل ہوتے بھی کچھ دیر نہین لگتی سلمی اس نے

اسی قدر پڑھا تھا جس قدر کہ گدوئی اس نے شاید اس سے بھی زیادہ مگر اُن کے پڑھنے

کے مختلف طریق نے ایک کو مہذب فیلسوف بنا دیا اور دوسرا سوا ے بد تمانشیچی اور فضیلت

کے پوچ گھمنڈ کے اور کچھہ نہ حاصل کر سکا-

"ہم کو باقاعدہ طور پر پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کا ایک خاص مقصد قرار دینا چاہیئے

پڑھنے پر ڈاکٹر جانسن کی رائے

گبن کی رائے پڑھنے پر

اس قاعدے کی غفلت پر اکثر بڑے بڑے مطالعہ کنندون نے ناواقفیت سے ذلت اُٹھائی ہے۔ وہ لوگ جلدی مین زقندین لگاتے اور ایک مضمون سے دوسرے مضمون پر کودتے پھاندتے چلے جاتے ہین۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیالات کو مجتمع کرنے کے ناقابل ہین۔

"ہم کو کیا پڑھنا چاہیئے؟" یہ بھی ایک سوال ہے جس کا جواب ہر ایک شخص اپنے پسندیدہ مضمون کے لحاظ سے آپ دے دے گا۔ ایک عام نصیحت جس کے دینے کی مین جرات کر سکتا ہون وہی ہے جو پلنی نے دی ہے کہ "زیادہ پڑھنا بہ نسبت بہت چیزین پڑھنے کے اچھا ہے" اول عمدہ تصانیف کا ایک پسندیدہ انتخاب کر لینا چاہیئے اور اُن کو بار بار پڑھنا چاہیئے یہان تک کہ طبیعت مضمون اور زبان سے بخوبی مانوس اور آشنا ہو جاے۔ مین مشہور اور معروف مصنفون کی نسبت مختصر طور پر اس قدر کہنا چاہتا ہون کہ راے زنی مین وہی مصنف بڑھے ہوے ہین جنھون نے مفید حقائق سے اپنی کتب کو سجایا ہے۔ جنھون نے تمام قسم کی حقائق کو دریافت کیا ہے اور قصہ مختصر یہ کہ جنھون نے پرانی لگیر کا پیٹنا ترک کر کے غلطی مین تنہا رہنا اُس سے افضل سمجھا ہے کہ ایک انبوہ کا ساتھ صداقت کی دلیل ہو۔ ایسے مصنف ہمارے خیالات کی تعداد کو بڑھاتے ہین اور اُن کی غلطیان بھی اُن کے جانشینون کے لیئے مفید ثابت ہوتی ہین۔

کتاب "انٹلکچوئل لائف" کا مصنف ہمارے اس مضمون کی نسبت ایک جدید خیال ظاہر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ: "پڑھنے کا فن ایک قسم کا عاقلانہ عبور ہے۔ ان ایام مین تو کتب خانون کے کتب خانے عبور کیے جا سکتے ہین جب کہ اُن کے نتائج ہماری موجودہ

کتب علوم مین بغیر تلاش اصول مل سکتے ہین - اس فن کا اصول یہ ہے کہ کام کام
متعلقہ اور غیر متعلقہ مضامین پر گذرتے جائین جو کچھ اپنے مطلب کا دست یاب ہو لے لین
مگر کوئی بیرونی راہ نمائی اس مین ہماری معاونت نہین کر سکتی - کیون کہ سواے
ہمارے اور کوئی نہین بوجھ سکتا کہ ہماری طبیعت کو کون سی شے کی طلب ہے - ہر ایک
اخبار مین جو ہم دیکھتے ہین ایک چھوٹا سا ٹکڑہ پڑھنے کے قابل ہوتا ہے بس فن اسی کا نام
ہے - اس ٹکڑے کو تمام پر اپنا وقت ضایع کرنے کے بدون نکال لین -

لارڈ بیکن بھی پڑھنے کی نسبت ایک عمدہ نصیحت کرتے ہین - وہ کہتے ہین کہ بعض
کتابین صرف چکھنے کے لئے ہین بعض نگل جانے کے واسطے - اور بعض چگالی کیے
جانے کے قابل ہین اور بعض ہضم کیے جانے کے لایق - یعنی بعض کتابون کے
بعض حصہ پڑھنا چاہیین بعض پورے طور پر بلا استعجاب پڑھ جانی چاہیین بعض کو
مکرر سہ کرر پڑھنا چاہیے اور بعض توجہ اور دل چسپی سے مطالعہ کرنی چاہیین - بعض
کتابین - دوسرون کی وساطت سے پڑھی جانے کے لائق ہوتی ہین یعنی اُن
کے وہ خلاصہ پڑھنا چاہیے جو اور لوگون نے لکھے ہین - پڑھنا کامل آدمی بناتا ہے
مباحثہ مستعد آدمی - اور لکھنا - ایک صحیح آدمی - پس اگر ایک آدمی کم لکھے تو اُس کو
قوی الحافظہ ہونا چاہیے اگر کم بحث کرے تو طبع رسا رکھنی چاہیے اگر کم پڑھے تو زیادہ
مکار ہونا چاہیے تا کہ اُن چیزون کا اپنے آپ کو عالم دکھا سکے جو فی الواقع وہ نہین جانتا -
تواریخ سے آدمی دانا ہوتا ہے - اشعار سے سخن گو - ریاضی سے تیز فہم - نیچرل فلسفہ
سے گہرا - اخلاق سے سنجیدہ - اور منطق سے مبحث -

پلینی کہتا ہے کہ کوئی کتاب ایسی بُری بھی نہین ہو سکتی کہ اُس مین کچھ نہ کچھ خوبی

نہ ہو۔ واٹسن نصیحت کرتا ہے کہ ہر ایک کتاب کا دیباچہ اور ضمیمہ پڑھنا چاہیے کہ وہ
کتاب کے حالات کا آئینہ ہوتے ہین۔

ڈاکٹر والٹس کہتا ہے کہ پڑھنے سے ہم نہایت وسعت کے ساتھہ دور و نزدیک ممالک کے
زندہ اور مردہ اشخاص کے کاروبار۔ اعمال اور خیالات سے آگاہ ہوتے ہین اس قدر
آسانی کے ساتھہ کہ گویا وہ ہمارے اپنے وقت اور قوم مین موجود تھے۔ جب ہم اچھی
تصنیفات پڑھتے ہین تو اُن خیالات سے آگاہ ہوتے ہین جو نہایت محنت اور جان
فشانی سے کیے گئے تھے۔

پڑھنے کی نسبت بشپ ہال کی راے ناظرین کو بہت خوش کرنے والی ہوگی۔
بشپ ہال کہتے ہین کہ ”مین کسی چیز کی نسبت اس سے زیادہ تعجب نہین کر سکتا
کہ ایک انسان سُست کیون کر رہ سکتا ہے اور خصوصاً ایک طالب علم باوصف
اس سب ترقی عقل۔ شیرینی علم۔ گوناگونی مطالعہ۔ اور اس تقاضاے خیالات کے۔
دست کار لوگ جب کام کرتے ہین تو ہم پڑھنے مین مشغول ہوتے ہین۔ وہ لوگ
ایک ہی چکر مین دوڑ دوڑ کر تھک جاتے ہین اور سیر ہو جاتے ہین مگر ہمارا انتخاب بے
حد و پایان ہے۔ اورون کی محنت کو تفریح کی ضرورت ہوتی ہے مگر ہماری محنت
ہی ہمارے کام کی تفریح ہے۔ ہمین کام کی محتاجی کے باعث کبھی انتظار نہین کرنا پڑتا۔
کس قدر بے شمار کتابین ہین جو آدمیون نے ہنر اور زبان پر لکھی ہین! کس
قدر بے شمار جلدین ہین جو خدا نے اس دنیا کے لکھی ہین! ہر ایک مخلوق جن کا
ایک حرف ہے اور ہر دن ایک نیا صفحہ ہے! کون سا شخص ہے جو اُن کے مطالعہ
سے تھک جائے گا؟ نظم مین جو لطافت ہے۔ فلسفہ مین جو دور بینی ہے۔ ریاضی مین

جو تیز فہمی ہے۔ تواریخ مین جو عجائبات ہین۔ فصاحت مین جو شیرنی ہے۔ کون شخص ہے جو اس علم کے حظ سے بے خود نہ ہو جاے گا؟ ۔ آؤ ہم آنکھین کھول کر دیکھین! کیا ہمارے خالق کی کتاب مین کوئی ایسا صفحہ ہے جو مطالعہ کے قابل نہین ہے؟ کون سا مخلوق ہے جس نے اس کے معجزات نہین دیکھے؟ کون سا واقعہ ہے جو ہمارے مشاہدے کو کشش نہین کر رہا ہے؟ کس قدر مصروف زنانین ہین جو قیمتی وقت کو خوش باتون مین گذار دیتی ہین اور رات کے جلد گذر جانے کی شکایت کرتی ہین! کون سا نافہم دل ہے جو فاضل مصنفون سے باتین کرتے کرتے تھک جاوے گا جو ایسے بے ضرر اور خوش گوار دوست ہین۔

لوگ ہم کو حقیر سمجھین جب ہم کو یہ حقیقی مسرت حاصل ہے تو ہمارے پاس کوئی وجہ اُن سے حسد کرنے کی نہین ہے ہم اس سے بہتر اور کیا ہونے کی خواہش کر سکتے ہین جو کچھ کہ اب ہین؟ علاوہ اس کے اور تمام قسم کی خوشیان پُر تکلیف ہین اور صرف خاتمہ ہی اُن کی تلافی ہے لیکن علم کی تلاش ہی خود خوشی ہے خود مطالعہ ہی ہماری زندگی ہے اور ایک دنیا کے عوض مین بھی ہم اسے نہین فروخت کرین گے پس مطالعہ ثمر اور علم کا وقوف کیسا شیرین ہے جس روح نے ایک دفعہ اس کا مزہ چکھ لیا ہے وہ تمام دنیوی عیش و عشرت کو ہیچ اور بے قدر سمجھے گا۔

ڈاکٹر کیننگ کہتا ہے کہ "کتابون مین دنیا کے بڑے آدمی ہم سے باتین کرتے ہین اور ہم کو اپنی نہایت بیش قیمت خیالات دیتے ہین کتابین ہم سے دور رہنے والے لوگون اور مُردون کی آوازین ہین۔ کتابین سچی مصلح ہین وہ اُن آدمیون کو جو اُنھین ایمان داری سے استعمال کرتے ہین ہماری نوع کے عمدہ تر اور بزرگ تر آدمیون

کی مجلس اور صحبت مین لے جاتے ہین - کچھ پروا نہین اگر مین غریب ہون مجھے پروا
نہین اگر میرے زمانے کا اقبال میری تاریک جھوپڑی مین نہ آئیگا - اگر عالم اور شاعر
میرے گھر مین آکر سکونت اختیار کرین گے - اگر ملٹن میرے دروازے سے آکر مجھے
پیریڈائیز گا کر سنائے - اگر شیکسپیئر عالم تصورات اور انسانی دل کے عمل مین مجھے
لے چلے - اگر فرینکلن اپنی عملی دانائی کی دولت سے مجھے مالا مال کردے تو مین کبھی
کسی دانا دوست کے نہ ہونے کا غم نہ کرون گا اور مین ایک مہذب آدمی ہو جاؤن گا
گو مجھے اُس مین جسے یہان کی سوسائٹی کہتے ہین دخل نہ دین ........ مین
جانتا ہون کہ بعض آدمیون کو اور خصوصًا دست کاری کی محنت کرنے والون کو کتاب
پر توجہ قائم کرنا کس قدر محال ہے مگر اُن کو اس مشکل پر غالب آنے کی کوشش کرنی
چاہیئے اُن کو بہت ہی دلچسپ مضامین یا اُن کے ساتھ مل کر پڑھنا چاہیئے جن کو
وہ محبت کرتے ہین کوئی چیز دنیا مین کتابون کا بدل نہین ہو سکتی - یہ تنہائی بیماری
اور غم مین دلنواز اور رفیق ہوتی ہین - دونون بڑا عظمون کی دولت اُس نیکی کے
مقابلہ مین نہین ٹھہر سکتی جو وہ پہونچاتی ہین - پس اگر ممکن ہو تو ہر ایک شخص کو چند
کتابین اپنے گھر مین جمع کرنی چاہیین - اور اپنے اور کنبہ کے واسطے کسی سوشل کتب
خانے مین رسائی حاصل کرنی چاہیئے - قریبًا تمام عشرت کے سامان اس پر سے
قربان کر دینے چاہیین - فقط -

تمام شد